



جمادى الاول 1443

وسمبر2021

جلد:45...شاره12

مجلس مشاورت مولا نامحراحراعظمي مصباحي مفتى محمد نظام الدين رضوي مصباحي مولا نامحرا دريس بستوى مصباحي مولا نامحرعبدالمين نعماني مصباحي

مجلس ادارت مدیراعلی: مبارکشین مصباحی منیجر: مجدمحبوب عزیزی تزئین کار: مهتاب پیامی

قیمت عام شاره: 30 روپ سالانه (بذریعه ساده ڈاک) 300 روپ سالانه (بذریعه رجسٹری) 600 روپ		ترسیل زر و هراسلت کا پته دفتر ما هنامه اشر فیه، مبارک پور عظم گڑھ یو۔ پی۔ ۲۷۲۴۰۲
دیگر بیرونی ممالک	كودْنمبر 250462 دفتر ما بهنامه اشرفيه 250049 الجلمعة الاشرفيه دفتراشرفيم بمبكى بؤن/فيكس 23726122	راب ASHRAFIA MONTHLY

ASHRAFIA MONTHLY A/c No. 3672174629 Central Bank Of India Branch : Mubarakpur IFSC : CBIN0284532

ا کاؤنٹ میں رقم جمع کرنے کے بعد آفس کے نمبر پر فون کریں یا نبر ریعہ ڈاکسطلع کریں۔ (منیجر)

نوت: آپ ما ههامه اشر فیه هر ماه انشرنیٹ پر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ Email : ashrafiamonthly@gmail.com mubarakmisbahi@gmail.com info@aljamiatulashrafia.org

مولانا محداددیس مصبای نےفیض کمپیو رُگر وُکس، گور کھ پورسے چھواکر دفتر ہاہ نامدا شرفیہ ، مبارک پور، اعظم گڑھسے شالع کیا۔

فهرست

نــگارشـــات

3	حقوق کی ادائیگی اور شکر گزاری مطالعهٔ قد آن	اداریــــه
8	حقوق کی ادائیگی اور شکر گزاری مبارکتین مصباتی مبارکتین مصباتی مبارکتین مصباتی مبال کی تعلیم بیان کرتی ہے (تیسری قبط) مولانا حبیب اللہ بیگ از ہری مطالعہ حدیث مبال کی شائیا بیٹل بیٹل بیٹل بیٹل بیٹل میں	تفهيمٍ قرآن
13	رسول الله برات الله برات مولانامحود على مشاہدى مقتى محمد نظام الدين رضوى مفتى محمد نظام الدين رضوى	تفهيم حديث
15	۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیا فرماتے ہیں علماہے دین؟ مفتی محمد نظام الدین رضوی	آپ کے مسائل
	کیافرماتے ہیں علاے دین؟ مفتی محمد نظام الدین رضوی مطریات مولانا پٹیل عبد الرحمٰن مصباحی میلاند کے دیا کے جذبہ ا	فـــکرامــروز
19	مسلمانوں کے زوال کے چنداسباب روسی کے دولی مسلمانوں کے زوال کے چنداسباب	شعاعيں
22	مسلمانوں کے زوال کے چنداسباب ریاض فردوسی خوراک کاعالمی دن غریبوں سے بھونڈامذاق حادری مصباحی	
	معمولات هل سنت	
24	۔۔۔۔ معمولات اهل سنت ۔۔۔۔ گیار ہویں شریف کے شرعی تقاضے مفتی توفیق احسن مصباحی	ترغيبعمل
	مفعات	
26	حضرت مخدوم سيدا شرف جهانگيرسمناني كي چند تصانيف وملفوظات (چوتھی قسط) مبارکشين مصباحی	بزمتصوف
2.2	ـــــــــــــــــــــــــــــــــــــ	
32	۔۔۔۔۔۔۔ اساطین تصوف ۔۔۔۔۔۔ حضرت ابوعلی حسن بھری شخصہ انت ہ	ذكرجميل
2.4		
34	علامه پیرسیداحه علی شاه غورغشتوی • : مدان شه	انوار حيات
36	سلسله قادریه کے چنداکابر مفتی محمد ساجدر ضامصباحی/مهتاب پیای مفتی محمد ساجدر ضامصباحی/مهتاب پیای مسلسله قادریه کے جنداکابر مفتی محمد ساجدر ضامصباحی/مهتاب پیای مسلسله	فكـــرونظــر
	ـــــادبيات	<i>J JJ</i>
43	نور کے ساغر میں حمد و مناجات کی تابثیں (آخری قبط) مبارک حسین مصباحی	گوشهٔادب
49	اصلاحِ عوام مبارک حسین مصباحی	نقدونظر
51	نعتیں ' اکثر مجمد حسین مشاہدر ضوی /ڈاکٹر واحد نظیر / توفیق احسن بر کا تی	خيابانحرم
	م کتوبات	
52	مولانامجمه عرفان قادری/ قمراخلاقی امجیدی = .	صدائےباز گشت
- 1	سرگرمیاں	
54	وارانس سے فج پرواز شروع کرنے کا مطالبہ/محدث بریلوی کی علمی خدمات/جامعہ اشرفیہ مبارک بور،ایک نشست میں	خيروخبر
	مكمل قرآن/دار العلوم قادريه چرياكوٹ ميں جشن اعلى حضرت ويادِعلامه بدر القادری/تحريک دعوت انسانيت كاہم اقدام	

داریـــه

/ AY

حقوق کی ادا کی اورشکر گزاری مَنْ لَا یَشْکُرُ النَّاسَ لَا یَشْکُرُ اللَّهَ (حدیث)

مبارك سين مصباحي

مومن کی زندگی میں دوقتم کے حقوق ہوتے ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد لینی اللہ تعالی کے حقوق اور بندوں کے بندوں پر حقوق، ان دونوں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ اللہ تعالی توار حم الراحمین ہے وہ جب چاہے ذرے کو آفتاب بنادے اور جب چاہے ایک سیاہ کار اور بر کار انسان کومعاف فرمادے مگر اللہ تعالی اپنے بندوں کے باہمی حقوق کومعاف نہیں فرما تا، ایک بندے کا جو دوسرے بندے پر حق ہوتا ہے حق توبیہ ہے کہ وہ بہر صورت خندہ پیشانی سے اس کا حق اداکرے اور صاحب حق کا شکر یہ بھی اداکرے۔

قرض کی ادایگی اور قرض خواه کی شکر گزاری:

ایک بندے نے دوسرے بندے سے ضرورت پر قرض لے لیا تو وعدے کے مطابق اولین فرصت میں اداکر ہے اور اس کے قرض دینے کا شکر میہ اداکر کے اور اگر مقروض کی نیت میں فتور آگیا شکر میہ اداکر کے اور اگر مقروض کی نیت میں فتور آگیا استطاعت کے باوجود وقت پر ادائہیں کرتا یا وعد ہے جاتا ہے مگروہ صرف بے وقوف بنار ہاہے ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندے تو عفو و درگرز فرما دیتے ہیں لیکن اگر قرض دینے والا مقروض کو معاف نہیں کرتا توروز جزااس کو اس کا حق نیکیوں کی صورت میں دلایا جائے گا اور اگر اس مقروض کے پاس نیکیاں سرے سے ہیں بی نہیں توقرض خواہ کے گناہ مقروض کو دے دیے جائیں گے اور اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اس صورت حال میں اللہ تعالیٰ کی شان کر یکی کے خلاف ہے کہ وہ مقروض کو پر وانہ نبیات عطافہ مائے۔

امير ابل سنت مُحضرت علامه شاه محمد الياس عطار قادري فرمات بين:

"معاشرے میں دیگرئی چیزوں کے ساتھ قرض کی واپسی کے معاطم میں بھی ہے اعتدالی نظر آتی ہے۔ غیرت مندی اور مروت کا تفاضا آویہ ہے کہ جس سے قرض لیا ہے اپ اس محسن کے گھر جلد جاکر شکر یہ کے ساتھ قرض اداکر آتے ، مگر آن کل حالت اس کے البٹ ہے۔ ایک تعداد کا حال یہ ہے کہ وقت پر واپس کرنے کی یقین دہائی کراکے قرض ما نگتے ہیں، لیکن جب لوٹانے کی باری آتی ہے توادا کی پر قادر ہونے کے باوجود قرض خواہ کو دھکے کھلاتے اور مختلف حیلے بہانے کرکے اسے پریشان کرتے ہیں۔ کچھ لوگوں کاذبن جلدی قرض لوٹانے کا ہو تاہی نہیں ، انہوں نے 6 مہینے بعد ہی واپس کرنے کاذبن بنار کھا ہو تاہی نہیں ، انہوں نے 6 مہینے بعد ہی واپس کرنے کاذبن بنار کھا ہو تاہی نہیں کرتے بلکہ جھوٹ بول کرچند دنوں کی مہلت پر قرض لیتے ، پھر طے شدہ وقت کے پورا اس کے بیبے واپس کرتے ہیں۔ پچھ لوگ ایک بڑی رقم قرض لیتے ہیں اور پھر قرض خواہ کو بلاوجہ توڑ پھوڑ کر لیتی تھوڑی تھوڑی کرکے اس کے بیبے واپس کرتے ہیں۔ پر قرض دار کر سکتا ہو تھی تاہوں تھوڑی تھوڑی تھوڑی کرکے گا اور ظالم قرار بائے گا۔ چاہے روزے کی حالت میں ہویا سور ہاہواس کے لیے گناہ کھاجا تارہے گا (گویا ہر حال میں گناہ کا میٹر چاتا کا رہو گا اور جر صورت میں اس پر اللہ پاک کی لعنت پڑتی رہے گی۔ آگر اپناہ کا سے کا گوئی ان کا رہ تے ہیں۔ (قم کا کا نہاہ م) سے بے گار تو ک کا کوں کہ اس کا یہ فعل کیرہ گرش میں سے ہے مگر لوگ اس معمولی خیال کرتے ہیں۔ (قم کی انہوں میں سے ہے مگر لوگ اس معمولی خیال کرتے ہیں۔ (قم کا کا نہاہ م) سے 61) کچھ لوگ قرض کے نام پر دو سروں کے لاکھوں بلکہ کروڑوں رو سے ہڑ ہے کہ والے کو سے معمولی خیال کرتے ہیں۔ (قم کی کا نہ ہو کہ کی دی کے دائے کی کی دور سے والے کی کی دور ان رو سے ہڑ ہی کروڑوں رو سے ہڑ ہے کروات کو سے معمولی خیال کرتے ہیں۔ (قم کی کا نہ ہو کروٹوں کو لوگ کی دور سے والے کی کی کورٹوں کی دور ہو کروڑوں کی دور ہو کروڑوں کی دور ہو کروٹوں کو دی ہو کروٹوں کو کروٹوں کی دور ہو کروٹوں کی دور ہو کروٹوں کو کروٹوں کی دور ہو کروٹوں کی دور ہو کروٹوں کی دور ہو کروٹوں کی دور ہو کروٹوں کی کو کروٹوں کی دور ہو کروٹوں کی کروٹوں کی کوروٹوں کی معالے کی کوروٹوں کی کوروٹوں کی کوروٹوں کی کوروٹوں کی کوروٹوں کی کوروٹوں کی کور

اداریـــه

ہیں، بھی توبیسب آسان لگ رہاہو گالیکن قیامت میں بہت مہنگا پڑجائے گا۔"

قرضادانه كرنييرامام احمدرضا كافتوى:

جناب مرزاعبدالقادر بيك صاحب بريلي محله نوابان ماه ربيج الآخر 1326 ه كاحسب ذيل سوال آيا:

کیافرماتے ہیں علاہے دین ومفتیان شرع متین اس مسلہ میں کہ زیدایک یا چندا شخاص کے زر نقد کافرض دارہے جواس کی آمدنی ہوتی ہے وہ
اس کوبفراغت خرج کرڈالتا ہے اور زیادہ دستیاب ہونے پر عمارت بنوانے و تجارت کرنے پر تیار ہوجاتا ہے تفاضہ اور وعدہ ہونے پر بھی ادائی کی فکر نہیں
کر تاہے قرضہ ٹرھانے کے خیال میں رہتا ہے ، اس عمل پر چند مثالیس ان بزرگان بے نفس کی کہ جواتفاقیہ جزوی قرضد اررہے ہوں یاسی مجبوری سے قرضہ
کی حالت میں اس دارفانی سے رحلت فرما ہوئے ہوں زیدا پنی صفائی پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وعدہ کرلینا میراکام تھااور پوراکر نااللہ تعالی کا کام ہے ۔ پس
قرضہ کوبزرگان دین پر اور وعدہ پر قرضہ کی ادائی کی فکر نہ کرنے کواللہ تعالی پر منسوب کرناکیسا ہے ؟ اوراگر اسی ٹال مٹول میں قرض خواہ وقرض دار دونوں
فوت ہوگئے توہوم جزااور روز حساب کیا؟ اور کیونکر اس کامعاملہ طے ہوگا؟عنداللہ۔ جواب تفصیل عطافر ما یاجائے۔

مجد دو مفکر امام احمد رضامحدث بریلوی نے حسب ذیل جواب عنایت فرمایا:

"الجواب: حديث ميس برسول الله طليط الله على أفرمات بين:

"ليّ الوّ اجد يحل عرضه "(صحح البخارى كتاب فى الاستقراض باب اصاحب الحق مقال الخ، قد يمى كتب خانه كرافي 323/1) " و مطل الغنى ظلم" (صحح البخارى كتاب فى الاستقرارض باب مطل الغن ظلم، قد يمى كتب خانه كرافي 323/1) ہاتھ پہنچتے ہوئے كا ادائے دين سے سرتا في كرنا اس كى آبر و كوحلال كرديتا ہے يعنی اسے براكہنا اس پر طعن وتشنيع غن برسر ظا

کرناجائز ہوجا تاہے اورغنی کادبرلگاناٹلم ہے۔ اشاہ والنظائر میں ہے:"خیاف کار عدر

اشباه والنظائر ميں ہے: "خلف الوعد حرام" وعده جموناكر ناحرام ہے۔ (الاشباه والنظائر كتاب الحظر والاباحة الفن الثاني، ادارة القرآن كرامي 2/109)

حدیث میں ہے رسول الله ﷺ فرماتے ہیں:

أية المنافق ثلث اذا احدث كذب واذا وعد اخلف واذا أتمن خان، اوكما قال صلى الله تعالى عليه وسلم فان الاحاديث في المعنى كثيرة. (صحح البخاري كتاب الايمان بابعلامة المنافق قد يكي كتب فاند كراي 10/1)

منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب بات کرے جھوٹ کہے، اور جب وعدہ کرے خلاف کرے، اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے خیانت کرے۔ (یاجیساکہ آپ نے فرمایا اور اس معنی میں احادیث کثیر ہیں۔ ت)

والدین کے حقوق اور احسانات:

اسلام ایک پاکیزہ اور مہذب مذہب ہے،اس میں باہمی حقوق اور احسانات کے تذکار ہیں، والدین کریمین، بہنوں، بھائیوں اور والادکے

اداريــــه

حقوق ہیں۔ اعزہ وا قارب، غریوں، نیموں، مسکینوں اور ضرورت مندوں کے حقوق ہیں۔ قرآن کریم اور احادیث میں ان کے تذکار بڑی جامعیت کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔ سردست ہم صرف والدین کے حقوق اور احسانات کوقرآن عظیم کی روشنی میں بیان کرتے ہیں۔
الله تعالی فرما تاہے: "وَقَضَى رَبُّڪَ الَّا تَعْبُدُوۤ اللّا اِیَّا کُو بِالْوٰلِدَیْنِ اِحْسُنَا الْمَا یَبْلُغُنَّ عِنْدَكَ الْحِبَرَ
الله تعالی فرما تاہے: "وَقَضَى رَبُّڪَ الَّا تَعْبُدُوۤ اللّا اللّا اَیَّا کُو بِالْوٰلِدَیْنِ اِحْسُنَا اللّا اِمَّا یَبْلُغُنَّ عِنْدَكَ الْحِبَرَ
اکٹ هُمَا اَوْکِلَاهُمَا فَلَا تَقُلُ لَّهُمَا اَنْ وَلَا تَنْهَدُهُمَا وَقُلُ لَّهُمَا قَوْلاً کَورِیُما اِنْکَلهُمَا اَقْدَلاَ کَورِیُما اِنْکَلهُمَا اَوْکُولُوْکُولِهُمَا جَمَا کَا اللَّالِی اِن کے مُنْهُمَا جَمَا کَارَ اَلْہُائِی صَغِیْرًا ﴿ "رَیْنَ الرَائِیْنَ اِنْکُلُ اِنْکَارُ اِنْکُلُ اِنْکُلُولُونَا اللّائِیْ وَمُنْکُولُونَا اللّائِیْکُولُونِ اللّائِیْکُولُونُونَا اللّائِیْکُونُ اِنْکُلُولُونَا اللّائِیْکُونُونِ اِنْکُلُونُونِ اللّائِیْکُونُونُونُونِ اللّائِیْکُونُونُونِ اللّائِیْکُیْکُونُونِ اللّائِیْکُونُونِ اللّائِیْکُونُونِ اللّائِیْکُونِ اللّائِیْکُونُونِ اللّائِیْکُونُونُونِ اللّائِیْکُونُونِ اللّائِیْکُونُونِ اللّائِیْکُونُونِ اللّائِیْکُمُونُونُ مُعْلَیْکُونُ اللّائِیْکُونُونُ اللّائِیْکُونُونُ اللّائِیْکُونُونُ اللّائِیْکُونُونُ اللّائِیْکُونُونُ اللّائِیْکُونُونُ اللّائِیْکُونُ اللّائِیْکُونُونُ اللّائِیْکُونُ اللّائِیْکُونُونُ اللّائِیْکُونُ اللّائِیْکُونُ اللّائِیْکُونُ اللّائِیْکُونُ اللّائِیْکُونُ اللّائِیْکُونُونُ اللّائِیْکُونُ اللّائِیْکُونُ اللّائِیْکُونُونُ اللّائِیْکُونُ اللّائِیْکُونُ اللّائِیْکُونُ اللّائِیْکُونُونُ اللّائِیْکُونُونُ اللّائِیْکُونُ اللّائِیْکُ اللّائِیْکُ اللّائِیْکُونُ اللّا

ترجمہ:اور تمھارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سواکسی کونہ ٹوچواور ماں باپ کے ساتھ اچھاسلوک کرواگر تیرے سامنے ان میں ایک یادونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں توان سے ''ہُوں'' نہ کہنااور انہیں نہ جھڑ کنااور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔اور ان کے لیے عاجزی کاباز و بچھانرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے رت توان دونوں پر رحم کر جیساکہ ان دنوں نے جمھے چھٹین میں یالا۔

بلاشبہدایک انسان کی زندگی میں والدین کاکردار بڑا اہم ہوتا ہے ، مال کی شخصیت بڑی مقدس اور محترم ہے ، مشکوۃ شریف کی حدیث ہے حضرت معاویہ بن جاہمہ سے مروی ہے کہ حضرت جاہمہ بار گاور سول میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یار سول اللہ بھی اللہ بھی اللہ بھی اللہ بھی اللہ بھی اللہ بیا ہوا ، آپ ان کی ہوا ، آپ ان کی الدہ بیں ؟ میں نے کہا جی حضور ہیں ۔ ارشاور سول کریم ہوا ، آپ ان کی حضور ہیں ۔ ارشاور سول کریم ہوا ، آپ ان کی خدمت میں لگ جاؤکیوں کہ "فإن الجدنة عند رِ جلِهَا "کہ جنت ان کے قدم کے نیچ ہے ۔ (مشکوۃ ، ص: 421 ، کتاب الآداب ، باب البروالصلة ، کہل کرکات ، مبارک بور) احمد ، نسائی اور بیہ قی نے شعب الا میں روایت کیا۔

اس حدیث کوحفرت طرانی نے اساد جیدسے روایت کیا،ان کے الفاظ یہ ہیں:

حضرت جاہمہ وُٹُلُنْگُاڑُ نے روایت فرمایا: "میں بار گاہ رسول ﷺ ٹیٹی جہاد کرنے کے لیے مشورہ کرنے کے لیے حاضر ہوا، آقاﷺ نے دریافت فرمایا: کیاآپ کے والدین ہیں۔ میں نے عرض کیا: جی حضور ہیں۔ توآپ نے فرمایا: ان کی خدمت کرو" فَاِنَّ اجْدُنَّةَ حَمْت اَوْ جُلِهِ مَا "کیول جنت والدین کے والدین ہیں۔ میں نے عرض کیا: جی حضور ہیں۔ توآپ نے فرمایا: ان کی خدمت کرو" فَاِنَّ اجْدُنَّةَ حَمْت اَوْ جُلِهِ مَا "کیول جنت والدین کے قدمول کے نیچ ہے۔ " (مرقاۃ المفاتی جن وی میں آپ فورکریں ، محرّمہ مال نے عہدِ لاشعوری میں آپ کے ساتھ اپنی ممتاکا مظاہرہ فرمایا، قریب نوماہ "قرآن عظیم اور احادیث کی روشنی میں آپ غورکریں ، محرّمہ مال نے عہدِ لاشعوری میں آپ کے ساتھ اپنی ممتاکا مظاہرہ فرمایا، قریب نوماہ

حران کیم اور احادیث می رو می بیل آپ مور کریں، صرمه مال کے عہدِ لاستوں کے بیان سے قلم عاجزہے ، والد ماجد خون پسینہ بہاکر آپ کے لیے بیٹ میں رکھا، ولادت کے وقت شدید تکلیفیں بر داشت کیسِ ان کی قربانیوں کے بیان سے قلم عاجزہے ، والد ماجد خون پسینہ بہاکر آپ کے لیے رزق حلال لاتے، حسبِ خواہش کپڑے لاتے اور کھانے پینے کے سامان لاتے رہے بہر کیف والدین کریمین کے بے شار احسانات ہیں۔ان کے حقوق کی مکمل ادا گی اولاد کر دے بظاہر میر ممکن نہیں۔ان کی شکر گزاری بھی حد درجہ لازم ہے، قرآن کریم میں بید دعامذ کورہے: "اے میرے رہے توان دونوں پر رحم کر جیسے ان دونوں نے مجھے چھٹین میں پالا۔" اللہ تعالی ہم سب کو والدین کا حسان شناس اور اطاعت گزار بیائے آمین۔"

اب ہمیں یاد آرہے ہیں عارف باللہ حضرت بایزید بسطائی [وصال:15 شعبان 231ھ]۔ آپ نے اپنے ایک مرید کورخصت کرتے وقت نصیحت فرمائی" آگرکوئی احسان کرے توخداکا شکر اداکر نااور کیم محسن کا کیوں کہ اللہ تعالیٰ ہی نے اس کے دل کومہر بان کیا ہے۔" (انوار الاولیا کا مل، ص:69) معندوں پر اللہ تعالیٰ کے احسانات اور حقوق:

اب ہم تحریر کے دوسرے رخ حقوق اللہ کی طرف آتے ہیں۔اللہ تعالی نے اپنے بندوں پر بے شار احسانات فرمائے ہیں، تمام حقوق کی تقصیل بیہاں ممکن نہیں ، آپ صرف انسانی وجود ہی کو دیکھ لیجیے ، احسن الخالقین نے انسان کواحسن تقویم کا شاہ کار بنایا ، دل ، دماغ ، آئکھ ، کان ، ناک ، ہاتھ اور پیر بنائے ، سوچنے بیجھنے کی قوت عطافر مائی ، علم و حکمت ، زہدو تقوی اور کاروبار حیات کی توانائیاں عطافر مائیں ، اچھے سے اچھا کام بھی کرنے کی صلاحیت عطافر مائی ، نماز ، روزہ ، حج ، عمرہ ، صدقہ ، خیرات اور زکوۃ دینے کی لیافت سے سرفراز فرمایا ، اچھے اور رحم دل ماں باپ عطافر مائے ، بہنوں ، بھائیوں اور رشتہ داروں سے سرفراز فرمایا ، دوست احباب اور دیگر متعلقین سے مالا مال فرمایا ، کھانے پینے ، رہنے سہنے کی ہزاروں نعمیس عطا

اداریـــه

فرما تار ہتا ہے اور سب سے بڑی بات میہ ہے کہ مذہب اسلام سے نوازااور مسلک حق اہلسنت و جماعت کی سر فرازی عطافر مائی۔امتیازی مقام میہ عطافر مایا کہ نبی آخر الزمال ہوگائی گائی کی امت میں پیدا فرمایا،عشق رسول ہوگائی گائی ہے پایاں دولت بھی عطافر مائی، صحابۂ کرام اور اہل ہیت اطہار رضوان اللہ تعالی علیم اجعین کی عقیدت و محبت سے سر فراز فرمایا،سلاسل تصوف میں لاکھوں اولیا،اغواث،ابدال کی جیرت انگیز وارفتگی سے نوازا۔ان چند نعمتوں کاہم نے ذکر کرنے کی سعادت حاصل کی ورنہ تفصیلات کے لیے نہ ہمیں معلومات اور نہ سلیقے سے لکھنے کی صلاحیت۔ شکر کی حقیقت نعمت کا تصور اور اُس کا اظہار ہے، جب کہ ناشکر کی نعمت کو بھول جانا اور اس کو ٹیمیانا ہے۔ 'تفسیر صراط الجنان میں ہے:

دشکر کی تعریف میں ہے کہ سی کے احسان و نعمت کی وجہ سے زبان ، دل یا آعضا کے ساتھ اس کی تعظیم کرنا۔''

خوشحالی میں شکر کرنے والا شاکر ہے جب کہ مصیبت میں شکر کرنے والا شکور ہے۔عطا(یعنی دینے) پر شکر کرنے والا شاکر ہے جب کہ منع (یعنی نہ دینے) پر شکر کرنے والا شکور ہے۔

قرآن عظیم سے استدلال:

الله عَرُّوَجُلُّ قرآن پاک میں ارشاد فرماتاہے:

وَإِذْتَاَذَّنَ رَبُّكُمُ لَئِنْ شَكَرْتُمُ لَازِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَنَا بِي لَشَدِيْدٌ ﴿ وَقَالَ مُوْسَى إِنْ تَكُفُرُوۤ الْأَدُو مِنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا ﴿ فَإِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿ (سوره ابرائيم، آيت: 8،7)

ترجمہ:اور یاد کروجب تمھارے رب نے سنادیا کہ اگر احسان مانو گے تومیں شھیں اور دوں گااور اگر ناشکری کرو تومیرا عذاب سخت ہے اور موسلی نے کہااگرتم اور زمین میں جتنے ہیں سب کافر ہوجاؤ توہیشک اللہ بے پرواہ سب خوبیوں والا ہے۔ صدر الافاضل حضرت علامہ سیدمجمد نعیم الدین مراد آبادی خزائن العرفان میں اس آیت مبار کہ کے تحت فرماتے ہیں:

"اس آیت سے معلوم ہواکہ شکرسے نعمت زیادہ ہوتی ہے۔ شکر کی اصل بیہ ہے کہ آدئی نعمت کا تصوّر اور اس کا اظہار کرتے اور حقیقتِ شکریہ ہے کہ آدئی نعمت کا اس کی تعظیم کے ساتھ اعتراف کرے اور نفس کواس کا نُوگر بنائے۔ یہاں ایک بارکی ہے وہ یہ کہ بندہ جب اللہ تعالی کی نعمتوں اور اس کے طرح طرح کے فضل و کرم واحسان کا مطالعہ کرتا ہے تواس کے شکر میں مشغول ہوتا ہے اس سے نعمیں زیادہ ہوتی ہیں اور بندے کے دل میں اللہ تعالی کی تحبت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ یہ مقام بہت برترہے اور اس سے اعلی مقام بیہے کہ منعم کی تحبت یہاں تک غالب ہو کہ قلب کو نعمتوں کی طرف التفات باتی نہ رہے ، یہ مقام صدیقوں کا ہے۔ اللہ تعالی اپنے فضل سے ہمیں شکر کی توفیق عطافرمائے۔"

چاراحادیثسےروشندلائل:

"جے شکر کرنے کی توفیق ملی وہ نعت کی زیادتی ہے محروم نہ ہو گاکیوں کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے" کیٹن شکے ڈٹھر لَا زِیْدَنَ شُکے مُر" یعنی اگر تم میراشکر اداکرو گے تومین حصیں اور زیادہ عطاکروں گا۔ جسے توبہ کرنے کی توفیق عطاموئی وہ توبہ کی قبولیت سے محروم نہ ہو گاکیونکہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے" وَ هُوَ الَّانِی کَی قَبْلُ النَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِم "یعنی اور وہی ہے جواپنے ہندوں سے توبہ قبول فرما تا ہے۔ (در منثور، ابر اہم، تحت الآیۃ: 7،5/9) (2) ۔۔ حضرت نعمان بن بشیر مِنْ النَّقَالُ سے روایت ہے، حضور اقد س مِنْ النَّالِيَّا فِي اللَّا اللَّامِ اللَّا

''جو تھوڑی نُعتوں کاشکر ادانہیں کر تاوہ زیادہ نعتوں' کابھی شکر ادانہیں کر تااور جولوگوں کا شکر ادانہیں کر تاوہ اللہ تعالیٰ کابھی شکر ادا نہیں کر تااور اللہ تعالیٰ کی نعتوں کو ہیان کرنا شکر ہے اور انہیں بیان نہ کرنانا شکری ہے۔

(شعب الأيمان، الثاني والستون من شعب الايمان - ـ الخ، فصل في المكافأة بالصائع، 6/616، الحديث: 9119)

ب سیار ادا ہے۔ اور اللہ تعالی ان کی مطالبہ فرماتا ہے، جبوہ تو اللہ تعالی ان کی مطالبہ فرماتا ہے، توان سے شکر ادا کرنے کا مطالبہ فرماتا ہے، جبوہ شکر کریں تو اللہ تعالی ان کی نعمت کوزیادہ کرنے پر قادر ہے اور جب وہ ناشکری کریں تو اللہ تعالی ان کوعذاب

اداريـــه

ر سینے پر قادر ہے اور وہ ان کی نعمت کو ان پر عذاب بنادیتا ہے۔ (رسائل ابن الی دنیا، کتاب الشکر لله عرّوجلّ، 484/1، الحدیث: 62) (4)...سنن ابوداؤد میں ہے کہ رسول اکر م ﷺ نے حضرت معاذبن جبل وَقَائِقَا کُومِر نماز کے بعد بید دعاما نگنے کی وصیت فرمائی: ''اَللّٰهُمَّ اَعِیْنی عَلٰی ذِکْرِ كَ وَشُکْرِ كَ وَحُسْن عِبَادَتِكَ ''یعنی اے اللّٰہ! عَرَّوْجَلَّ، تواییخ ذکر، اینے شکر اور اچھے طریقے سے

ا پنی عبادت کرنے پر میری مد د فرما۔ (ابوداؤد، کتأب الوتر، باپ فی الاستغفار، 123/2، الحدیث: 1522)

يهلى حديث كى توضيح:

ینم حدیثِ پاک میں ہے کہ اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے: " لَمِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْلَنَّکُمْ "تم میراشکراداکرو تومیں تنصیں اورزیادہ عطاکروں گا۔ اللہ تعالی خالق و مالک ہے ، اس کے خزانوں میں کوئی کی نہیں ہے ، وہ جس کو چاہے اور جتنا چاہے عطافرما تا ہے۔ اللہ تعالی ہی منعم حقیق ہے۔ ارشادِ رسول کریم ﷺ گا نے: " و إنها أنا قاسم و الله یعطی " (بخاری شریف) آقافرماتے ہیں: اور میں بس تقسیم کرتا ہوں دینے والا تواللہ ہی ہے۔ " امام احمد رضا محدث بریلوی نے بڑی دکش ترجمانی فرمائی ہے۔

کون دیتا ہے دینے کو منھ چاہیے دینے والا ہے سحیا ہمارانبی

دوسرابیان توبہ کرنے والوں کا ہے۔ بیتجی قرآن عظیم کی آیتِ کریمہ" و هُوَ الَّذِی یَفْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِۃ" سے واضح ہے۔ دعا،
توبہ، استغفار، رونا، گر گرانا، بیسب عبادتیں ہیں۔ اللہ تعالی کو بیسب بڑی محبوب ہیں، جن پر کریم کاکرم زیادہ ہوتا ہے ان کارونا تر پنااور گربیہ و
زاری کرنااللہ تعالی کو حد درجہ پسند ہوتا ہے۔ اللہ تعالی کے نیک اور صالح بندے نہ دولت واقتد ارما تکتے ہیں اور نہ عیش وعشرت، نہ قبروحشر کی
آسانی چاہتے ہیں اور نہ جنت کی بہاریں، ان کا مقصود تو صرف اپنے خالق جل وعلا کی خوشنودی اور اس کے پیارے رسول ہڑا لٹھ کیا گی رضا ہوتی
ہے۔ عہدِ صحابہ سے لے کر آج تک اس کے محبوب بندول کار جمان یہی رہا ہے۔ کس بندہ خدانے کیا خوب کہا ہے۔

جنت میں جھیج دے یاجہنم میں ڈال دے طبوہ دکھائے تومری حسر نکال دے

دوسری حدیث کی توضیح:

دوسری حدیث پاک میں بھی تین بنیادی باتیں ہیں: جو تھوڑی نعتوں پر شکر گزاری نہیں کر تاوہ زیادہ نعتوں پر بھی خداے بزرگ کا شکر ادانہیں کر تا۔ بظاہر نقطۂ نظر انتہائی مختصرہے مگر سچے ہیہ ہوامع الکلم والے پیغیبر پڑالٹا کا پیٹے اس میں معانی کے بے شار خزانے بھر دیے ہیں۔ اگرامثال اور علمی فکات پر گفتگو کی جائے تو قاریئن مسحور اور بے خود ہوجائیں۔

اللہ تعالی حقیقی منعم ہے، وہ اپنے احسانات شکر گزاری کے بغیر بھی بڑھاسکتا ہے اور وہ ارحم الراحمین ہے تواب بندہ شکر ادانہ کرے جب بھی معاف فرماسکتا ہے، اور دنیا میں بھی عفوو در گزر فرماتا ہیں رہتا ہے بچے اور حق بیہ ہے کہ اگر میدانِ محشر میں میزانِ عدل پر ہم جیسے گنہ گاروں کے اعمال کا وزن کیا جائے تو ہمارا اولین ٹھانہ جہنم ہی ہو، ہاں مگر وہ کریم ہے، رؤف ہے اور رحیم ہے اور ہم سب مومنوں کے آقا اور داتا رحمتہ للعالمین اور شفیج المذنبین ہیں۔ شفاعتِ کبری کا مقدس تاج آپ کے سراقد س پر در خشاں ہوگا، آپ کو مقام محمود عطا ہوگا، آپ بل صراط اور میزانِ عدل پر غم خوارِ امت ہوں گے۔ امت میدانِ حشر میں پریشان ہوگا، انبیا ہے کرام کی بارگا ہوں میں مدد طلب کرنے کے لیے جائے گی مگران انبیا ہے کرام کی زانوں پراِڈ ھَبُوْ اللّٰ غَیْری ہوگا۔ مولانا حسن رضاً بریلوی نے کیاخوب ترجمانی کی ہے۔

میرے اعمال کابدلہ توجہنم ہی تھا میں توجا تامجھے سر کارنے جانے نہ دیا

ایک اہم بات میہ کہ جوبندوں کا شکر میادانہیں کر تاوہ اللہ تعالی کا بھی شکر گزار نہیں ہو تا۔ پہلے توآپ حدیثِ پاک میں تقدیم و تاخیر پر غور فرمائیں: "من لایشکر الناس لایشکر الله" ہے کہ مخلوق کا ذکر خالق ومالک سے پہلے ہے۔ وجہ س کی بیہ ہے کہ بندوں کا شکر بیاداکر نا

اداريـ

۔ بلا شبہہ بار گاوالٰبی کی شکر گزاری سے مقدم ہے، کیوں کہ ایک انسان اگر بندوں کے احسانات کاادب کے ساتھ شکر یہ ادانہیں کرتا، یاحقوق العباد میں کو تاہی بربتا ہے توجب تکمحس باصاحب حق معاف نہیں کر تاوہ یقینًا اسے اپنی گرفت میں لے لے گا۔اوراس کے عوض قرض خواہ کے ۔ مراتب بلند ہوں گے اور احسان ناشناس اور حق ادانہ کرنے والوں کی نیکیاں قرض خواہ کودے دی جائیں گی۔

٭ تیسر ی خاص بات بہ ہے کہ بندہ معومن اگراینے خالق، مالک اومحس حقیقی کا ذکر خیر کر تاہے ، زبان سے ہو باقلم سے ، درس و تدریس ہویا ۔ دعوت وتبلیغ سے ، مدارس، مساجداور خانقاہوں کی خدمات سے ہویااینے مال وزر سے ، بہر حال تذکار بھی احسان شناسی اور شکر گزاری کااہم ذریعہ ہیں۔ ہاں جو کم نصیب اللہ تعالی کے ذکر خیر سے محروم ہیں، ناشکری کا بیدانداز انتہائی فتیج اور بدترین ہے۔

تیسری حدیث کی توضیح:

تیسری حدیث شریف میں خاص نکتہ رہے کہ ناشکر گزار بندوں کواللہ تعالی اپنے عذاب میں مبتلا فرما دیتا ہے، بلکہعض او قات اخیس نعتوں کوان کے لیے وبال بنادیتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کوناشکری کی قباحتوں اور در دناک عذابوں سے محفوظ ر کھے۔

چوتھی حدیث کی توضیح:

چوتھی حدیث میں سیر نامعاذین جبل خلائقاً کو آقاہے دو جہاں ٹیلاٹیا گئے نے ہر نماز میں بید دعاما نگنے کی وصیت فرمائی۔" اے اللہ تواپیخہ ذكر، شكراورا چھے طریقے سے اپنی عبادت کی توفیق عطافرہا"۔ آقاﷺ ﷺ نے اس دعامیں ذکر خدا کی توفیق مانگنے کاحکم دیاہے آپ تاریخ اسلام میں صوفیاے کاملین اور علاے ربانیین کی زندگیوں کا گہرائی سے مطالعہ کریں توآپ کواندازہ ہو گا کہ وہ سوتے جاگتے ،اٹھتے بیٹھے مسلسل ذکروفکر میں مصروف رہتے۔ایک بندہ مومن اگرسنت کے مطالق باوضوسوجائے اور صبح کلمہ طبیہ کا ورد کرتے ہوئے بیدار ہوجائے تواس کے سونے کا ہر سانس عبادت میں لکھاجائے گا۔ حاصل یہ کہ ایک بندہ مہومن شریعت کے دائرے میں جوبھی کرے گاوہ سب عبادت ہو گا۔ ہمارے رسول کریم اللهار الله الله الله الأعمال بالنيات "(بخاری شریف)" اعمال کا دور و مدار نيتوں پر ہے "،اگرنيت صالح ہے تووہ عمل بھی الله علی الأعمال کا دور و مدار نيتوں پر ہے "،اگرنيت صالح ہے تووہ عمل بھی صالح اور عبادت ہے۔ایک بندہ مهومن کی یہی شان بندگی ہے۔ار شادالہی ہے:

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْإِنْسَ إِلَّا لِيَغْبُدُون " ـ (سورة ذريك: 56)

اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی لیے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

دوسری دعاشکر گزاری کی اور تیسری دعاحسن عبادت کی۔ ہم سب کوالله کریم ذکر، شکر اور حسن عبادت کی توفیق سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔ ہم دعاکرتے ہیں مولا تعالی ہم سب کو شکر گزاری کے ساتھ حقوق العباد اداکرنے اور اظہار تشکر کے ساتھ اورحقوق اللہ کی ادا گی کی توفیق عطا فرمائے ممکن ہے ایک بندے کے دوسرے بندے پراحسانات ہول جسن معاشرت یہی ہے کہ ایک بندہ ضرورت پر دوسرے بندے کے کام آئے، باہم ضرور توں کی تکمیل سعادت مندی ہے۔ ہم سب کو چاہیے کہ صاف دل سے خوشگواری کے ساتھ ان کے احسانات کا بدلہ حیائیں آ ـ بروز حشر جب نیکیوں کواصحاب حقوق کو دیاجائے گاتب احساس ہو گااے کاش ہم نے حقوق اداکر دیے ہوتے تواس سے ہزار گنا بہتر تھا۔ ہاں مگراللہ تعالی اوراس کے پیارے رسول یقینیا ہمارے گناہوں کومعاف کردیں گے۔آ قاﷺ گاارشاد گرامی ہے"شفاعتی لاھل الڪبائہ مِنْ أُمَّتِيْ میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہوں کے لیے ہے۔اللہ تعالی ارحم الراحمین ہے وہ اپنے بندوں سے سترّ ماؤں کی محبتوں سے زیادہ محبت فَرَما تا ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کواپنے اور اپنے رسول کریم ﷺ کے حقوق کی ادا گی کا جذبہ شوق عطافرمائے جسن معاشرت،احسان وکرم اورحسن سلوک ہے۔اللہ عالی ہے ہے۔ کے ساتھ زندگی گزارنے کی توفق ارزانی فرمائے۔آمین۔ فصیل شکر میں آ، صبر کے حصار میں آ

جہاں گزر نہیں غم کا اسی دیار میں آ

وسمبر 2021 ماەنامەاشر فيە تفهیم قرآن (تیری قط)

ہرشے اللہ کی سبیج بیان کرتی ہے

مولانا محمد حبيب الله بيك ازهري

مزید فرمایا: وَ لَقَدُ التَّیْنَا کَ اوْ دَمِنَا فَصُلاً لِیجِبَالُ اَوِیْ مَعَهُ وَ الطَّیْر _ [سورهٔ سا: 10] ہم نے داؤد کو اپنا فضل عطا کیا، اور کہا: اے پہاڑواور پرندو!داؤد کے ساتھ شیخ بیان کرو۔

اسی کے مثل ایک اور مقام پر فرمایا:

وَ اذْكُرُ عَبْدَنَا دَاؤَدَ ذَا الْأَيُّنِ ۚ إِنَّا ۚ اَوَّابٌ ۞ إِنَّا سَخَّرُنَا الْحِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحُنَ بِالْعَشِيِّ وَ الْإِشْرَاقِ ۞ وَ الطَّيْرَ مَحُشُورَةً ۗ لَا لِمِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحُنَ بِالْعَشِيِّ وَ الْإِشْرَاقِ ۞ وَ الطَّيْرَ مَحُشُورَةً ۖ كُلُّ لَهُ آوَّابٌ _ [-ورهُ ص:18-1]

اور ہمارے طاقت ور بندے داؤد کو یاد کرو، بے شک وہ اللہ کی طرف بہت رجوع کرنے والا بندہ ہے، بے شک ہم نے پہاڑوں کو اس کے لیے مسخر کردیا، وہ صبح وشام اس کے ساتھ اللہ کی سبجے بیان کرتے ہیں، اور ہم نے جمع شدہ پرندے بھی اس کے لیے مسخر کردیے، سب اس کے تابع فرمان ہیں۔

ان تمام آیات کا خلاصہ بید کہ اللہ رب العزت نے پہاڑوں اور پر برندوں کواس بات پر مامور کر دیا تھا کہ وہ حضرت داؤد ﷺ للگا کے ساتھ شیخ کریں ،اسی لیے جب آپ شیخ کرتے توصرف جن وانس ہی نہیں بلکہ جملہ حیوانات و بہائم اور سارے نبادات و جمادات آپ کے ساتھ اللہ وحدہ لاشریک کی شیخ میں مصروف ہوجاتے ،اور اسی کی عظمت و کہ بائی بیان کرتے ۔

حضرت زكريا غِيرًا كي تسبيح:

حضرت ذکریا غِلِیدًا بڑے جلیل القدر پیغیر ہیں، آپ کا زمانہ حضرت عیسی غِلِیدًا کے زمانے سے قریب ترہے، قرآن کریم میں آپ کا نام سات مرتبہ آیا ہے، سورہ آل عمران، سورہ کم میں اور سورہ کا نبیا میں آپ کے بعض احوال قدرے تفصیل کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں، سورہ آل عمران کے مطابق کے آپ پرایک ایساوقت بھی گزراہے جس میں آپ کوعام گفتگو پر قدرت حاصل نہیں تھی، اس وقت آپ کی زبان مبارک نبیج وہلیل کے لیے خاص کردی گئی تھی، اور آپ اللہ کی حمدوثنا میں مصروف رہاکرتے تھے۔

واقعہ بیہ ہے کہ آل سلیمان کے نامور فرزند حضرت عمران کی بیوی
حنہ کواخیر عمر میں استقرار ہوا، توآپ نے نذر مانی کہ میں اپنے بیچ کواللہ کی
عبادت اور بیت المقدس کی خدمت کے لیے وقف کر دوں گی، کیکن اللہ
کی مرضی سے آپ کو بیٹی ہوئی توآپ نے اپنی بیٹی کا نام مریم رکھا، اور
اخیس بیت المقدس کی خدمت کے لیے وقف کر دیا، اس وقت سب
سے بڑامسئلہ حضرت مریم کی کفالت کا تھا تو حضرت زکر یا ﷺ لگانے آپ
کو اپنی کفالت میں رکھا اور سن شعور کو چہنچنے کے بعد ان کی عبادت
وریاضت کے لیے ایک گوشہ متعین کر دیا، جہاں آپ عبادت اور ذکر الہی
میں مصروف رہاکرتی تھیں، حضرت زکر یا ﷺ الآلا خضرت مریم کی خبرگیری
کے لیے جاتے توان کے پاس بے موسم کے پھل دیکھاکرتے تھے، ایک
دفعہ آپ نے حضرت مریم سے بوچھاکہ بند کمرے میں بے موسم کے
کھل آتے کہاں سے ہیں؟ تو حضرت مریم نے کہاکہ بے اللہ کی طرف سے
کھل آتے کہاں سے ہیں؟ تو حضرت مریم نے کہاکہ بے اللہ کی طرف سے
کھل آتے کہاں سے ہیں؟ تو حضرت مریم نے کہاکہ بے اللہ کی طرف سے
کے بیا اور اللہ جسے جاہتا ہے بے حساب روزی عطافرما تا ہے۔

بے موسم کے پیمل دیکھنے کے بعد حضرت زکریاغِالیہ آلا کے دل میں خیال آیا کہ جورب بے موسم کا پھل دینے پر قادرہے وہ میری بانجھ ہوی کو صحت مند کرنے اور مجھے بیرانہ سالی میں اولاد عطاکرنے پر بھی قادرہے، تو اسی وقت انھول نے اپنے رب کی بارگاہ میں دست سوال پھیلا کر کہا:

رَبِّ هَبْ لِي مِنْ تَكُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ إِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاۤ ﴿ الرَّهَ العَرانِ:38]

اے میرے رب! توجیحے اپنی طرف سے نیک اولاد عطافرما، بے شک تودعا قبول فرمانے والاہے۔

الله نے آپ کی دعاس لی اور آپ کو اولاد کی نعمت سے نوازا، اس کی تفصیل ہے ہے کہ جب آپ محراب میں کھڑے ہوکر نماز اداکر رہے سے توفر شتہ حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اللہ آپ کو یکی کی بشارت سنا تا ہے، جوعیسی کی تصدیق کرے گا، سردار ہوگا، عور توں سے دور ہوگا، نبی ہوگا اور نیک ہوگا۔ اس پر حضرت زکریا غِلاِللَّا کی خوشیوں کی انتہا نہ رہی،

وتمبر 2021

استاذ جامعه اشرفیه، مبارک بور

مطالعة قرآن

آپ نے فرط حیرت سے پوچھاکہ مجھے اولاد کیوں کر ہوسکتی ہے جب کہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں ، اور میری بیوی بانجھ ہے ؟ تو فرشتے نے کہا کہ بیہ اللّٰہ کے لیے انتہائی آسان ہے ، کیوں کہ جو رب اپنے بندے کوعدم سے وجود میں لانے پر قادر ہے وہ آپ کواس عمر میں اولاد عطاکرنے پر بھی قادر ہے ، اس کے آگے قرآن کریم میں ہے :

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّنَ اَيَةً ﴿ قَالَ اَيَتُكَ اَلَا تُكُلِّمَ النَّاسَ ثَلْثَةَ اَيَّامِرِ اِلَّا رَمُزًا ۗ وَ اذْكُرُ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّ سَبِّحُ بِالْعَشِيِّ وَ الْإِبْكَادِ ۞ [مورة آلعران: 41]

کینی ذکریانے اپنے رب سے دعا کہ خدایا اس کی کوئی علامت عطاکر دے، اللہ نے فرمایا: تمھارے پاس اس کی علامت بیہ ہوگی کہ تم تین دن تک صرف اشارے سے بات کر سکوگے، (اس دوران) اینے رب کا خوب ذکر کرو، اور صبح وشام اس کی پاکی بیان کرو۔

اس ارشاد کے مطابق جب حضرت حنہ کو استقرار ہوا تو حضرت زکر یا ﷺ کا کی زبان مبارک بند ہوگئ، عام گفتگو پر قدرت ختم ہوگئ، اور آپ کے لبہائے مبارک سے حمد باری، ذکر الہی اور کلمات تسیج کے علاوہ کوئی دوسری بات نہیں سنی گئ، آپ سلسل تین دن اور رات اللہ کا شکر اداکر تے رہے، اس کی تسیج اور پائی بیان کرتے رہے، اور اس کی یاد میں مصروف رہے، اور جب اپنی محراب عبادت سے باہر تشریف میں مصروف رہے، اور جب اپنی محراب عبادت سے باہر تشریف لائے تو اپنی قوم سے مخاطب ہوئے، اور اشارے کی زبان میں ان کو تسیج اور نمازی دعوت دی، فرمایا:

ُ فَخُرَجُ عَلَى قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ فَأَوْجَى الْكِهِمْ أَنْ سَبِّحُوا الْمُهِمْ أَنْ سَبِّحُوا الْمُؤرَةُ وَعَشِيًّا [سورة مريم:11]

توزکریا محراب سے باہر اپنی قوم کی طرف آیا، اور ان کو اشارہ سے کہاکہ شیج وشام اپنے رب کی پاکی بیان کرو۔

حضرت عيسى غِيلِيًا كي تسبيح:

حضرت عیسلی غِلاِیِّلاً اللّٰہ کے بندے اوراس کے رسول ہیں، اللّٰہ

نے آپ کو بغیر باپ کی وساطت کے حضرت مریم وطائی تجالئے کے بطن سے پیدا کیا، اور آپ کواپنی نشانی قرار دیا، آپ کو کلمة الله اور روح الله جیسے گرال قدر القاب سے نوازا، اور آپ کو دنیا وآخرت میں وجاہت عطافرمائی، اللہ نے آپ کو مختلف مجزے عطافرمائے، اور بنی اسرائیل کی جانب رسول بناکر مبعوث فرمایا۔

دیگر انبیا ومرسلین کی طرح آپ نے اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی، اور اخیس اللہ کے ساتھ شرک کرنے سے منع فرمایا، لیکن آپ کے بعد آپ کے ماننے والوں نے درس توحید کو چھوڑ کر تثلیث کاعقیدہ وضع کرلیا، آپ کواور آپ کی مال کوالو ہیت کا درجہ دے دیا، اور حیرت کی بات بیہے کہ اسے حضرت عیسی غِلالِیّلاً کی تعلیمات کا حصہ قرار دے دیا، قرآن کریم میں ہے کہ قیامت کے دن جب ان کامعاملہ اللہ کے حضور پیش ہو گا تواللہ رب العزت مشسرک کاار تکاب کرنے والے عیسائیوں کی توہی کے لیے حضرت عیسی غِلیلاً سے بوجھے گاکہ کیاتم نے ا پنی قوم کوبه دعوت دی تھی کہ اللّٰہ کوچپوڑ کر شھیں اور تمھاری ماں کوخدا بنالیا جائے اور تم دونوں کی عمادت کی جائے تو حضرت عیسی غلیقیلا فرمائیں گے کہ اے اللہ تیرے لیے شرک سے پاکی ہے، اور تیری شان اس سے فزول ترہے کہ توایئے کسی بندے کو عقیدہ توحید والوہیت کی تبلیغ پر مامور کرے،اور وہ تیرے ساتھ شرک کی سازش رہے، تیرے لي سيج و تقديس ہے، تيرے ليے عظمت وكبريائى ہے، اور تيرے ليے ہرقشم کے شرک ومماثلت اور حلول واتحاد سے پاکی ہے، قرآن کریم نے اس بورے واقعے کودرج ذیل آیات میں بیان فرمایا ہے:

وَ إِذْ قَالَ اللهُ يَعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَانْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ ا

[سورة مائده: 116]

اوراس وقت کویاد کروجب الله یو چھے گاکہ اے عیسی بن مریم!کیا تم نے لوگوں سے کہا تھاکہ اللہ کے بجائے مجھے اور میری مال کو دوخد ابنالو، توہ کہیں گے کہ تیرے لیے شرک سے پاک ہے، میرے لیے جائز نہیں کہ میں وہ بات کہوں جس کا مجھے حق نہیں،اگر میں نے یہ کہا ہو تا توضر ور جانتا ہے، لیکن میں جو تیرے علم میں جانتا، جو میرے دل میں ہے تووہ جانتا ہے، لیکن میں جو تیرے علم میں

مطالعة قرآن

ہے میں وہ نہیں جانتا، بے شک توسارے غیوب کوجاننے والاہے۔ اس طرح حضرت علیسی ﷺ آقیامت کے اللہ کے حضوراس کی تشبیح وتخمید بیان کریں گے ، اور ہرقشم کے کفروشرک سے بیزاری ظاہر کریں گے۔

نماز، توبہ واستغفار، ذکرودعا، اور شیخ و آبگیل اللہ کو بہت زیادہ پسندہ، اسی لیے اللہ وحدہ لاشریک نے اپنے نیک اور محبوب بندول کو حکم دیا کہ وہ ہمہ وقت اپنے رب کا ذکر کرتے رہیں اور اسی کی شیخ اور پائی بیان کرتے رہیں۔ اور بدبات اظہر من اشمس ہے کہ ہمارے آقا ومولی حضور رحمت عالم ﷺ اللہ کے سب سے زیادہ محبوب ومقرب ہیں، اسی لیے قرآن کریم میں آپ کو جابجا عبادت کا حکم دیا، مختلف طریقوں پر عبادت کرنے، ہمہ وقت شیخ ورد زبان رکھنے اور اپنے رب کی یاد میں مصروف رہنے کی تاکید کی، ایک مختاط اندازے کے اپنے رب کی یاد میں مصروف رہنے کی تاکید کی، ایک مختاط اندازے کے مطابق تقریباً سولہ سے زائد مقامات پر آپ کو سیخ و تہلیل کا حکم دیا گیا تہیج کے باب میں نازل ہونے والی آیات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت نے آپ کو درج ذیل طریقوں پر شیخ کا حکم دیا۔

کہ اللہ رب العزت نے آپ کو درج ذیل طریقوں پر شیخ کا حکم دیا۔

کہ اللہ رب العزت نے آپ کو درج ذیل طریقوں پر شیخ کا حکم دیا۔

- (1)-مطلقاتیج۔ (2)-شیچ کے ساتھ ساتھ حمدالہی۔
 - (2)-مختلف او قات میں تبدیج۔ (3)-مختلف او قات میں تبدیج۔
- (4)- شبیج کے ساتھ مختلف اعمال۔
- (5)-فتح مکہ کے بعد اور وفات سے پہلے ہیں۔

اب آئے اس اجمال کی قدر تے قصیل جانے کی کوشش کرتے ہیں۔

(1) - مطلق شیخ کا حکم: الله جل سجانه نے سورہ واقعه میں دوم تبه، سورہ حاقعہ میں ایک مرتبہ سیج کا حکم دیا، اور اس سیج کو کسی وقت یا کیفیت کے ساتھ محتص نہیں کیا بلکه مطلقاً فرمایا کہ اپنے رب کی سیج بیان کرو۔ البتہ سورہ واقعہ اور حاقعہ میں سیج کا حکم دیا توفرمایا: فکسیج پاکسید دیتِک العظید دیتی عظمت والے رب کی پاک بیان کرو، جب کہ سورہ اعلی میں فرمایا: سیج اسک دیتی الدی الدی بیان کرو،

(2) تنبیج کے ساتھ ساتھ حمد باری: قرآن کریم کی مختلف سور توں میں اللہ عزوجل نے اپنے محبوب بھالتھ کا تا تھے ساتھ ساتھ

سیج کے ساتھ حمداللی کی ممکنہ صورتیں کیا ہوسکتی ہیں اسے ہم نے اپنے مقالے کے شروع میں "تسبیح کے صیغے"کے عنوان سے بیان کیا ہے، اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں مختلف کلمات تسبیح کے فضائل بھی بیان کیے ہیں۔

(3) - مختلف او قات میں تسمیح: اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب پاک ﷺ کو مختلف او قات میں تسمیح: اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب پاک ﷺ کو مختلف او قات میں تسمیح بیان کرنے کا حکم دیا، الطور خاص نماز کے لیے کھڑے ہونے کے وقت مناز سے فارغ ہونے کے بعد، رات کے مختلف حصول میں اور فجر کے وقت تسمیح کا حکم دیا ہے، اسی طرح طلوع وغروب کی وقت تسمیح کی تاکید ہے، جیسا کہ ہم نے اپنے اس مقالے کے شروع میں دسمیع کے او قات "کے حمن میں تقصیل کے ساتھ میان کیا ہے۔

(4) میں مارکہ میں ان اللہ میں ازل جہال جہال جہال جہال جہال ہیں ازل ہونے والی بیشتر آیات مبارکہ میں جہاں آپ کو سیج پر مامور کیا گیا وہیں بعض دوسرے اعمال قلبیہ اور عبادات بدنیہ کا بھی تھم دیا گیا، مثلاً سور کا جم میں جہال جم میں سیج کے ساتھ ساتھ نماز اور سجدے کا تھم دیا گیا، اور فرمایا:

وَ لَقَنْ نَعْلَمُ اتَّكَ يَضِيْقُ صَدُرُكَ بِمَا يَقُونُونَ ﴿ فَسَبِّحُ مِمْ اللَّهِ عِنْ اللَّهِ فِي صَدْرُكَ بِمَا يَقُونُونَ ﴿ فَسَبِحُ مِحْمُ اللَّهِ فِي اللَّهِ عَلَى اللَّهِ فَاعْبُدُ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيكَ اللَّهِ فِي اللَّهِ فَي اللَّهِ فَي اللَّهِ فَي اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّالَّا اللَّا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّاللَّهُ اللَّهُ ال

لیعنی ہمیں معلوم ہے کہ ان کی ہاتوں سے آپ کادل تنگ ہوجاتا ہے، تواپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرو، اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہوجاؤ، اور اپنے رب کا بلاوا آنے تک اس کی بندگی کرتے رہو۔

ماەنامەاشرفيە

مطالعة قرآن

سور وَفر قان مِين اللَّهِ عَلَى سَاتِهِ وَكُلَ كَاتَكُم دِيا لَيا، فرمايا: وَ تَوَكَّلُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُونُ وَسَبِّحْ بِحَمُنِ ٩ ـ

اس زندہ رب پہ بھروساکروجس کوموت نہیں آسکتی،اوراسی کی تعریف کرتے ہوئے پاکی بیان کرو۔

سوره طل، سوره ق اور سوره طور میں صبری تعلیم دی، پھر سیج کا حکم ہوا، جب کہ سوره غافر میں صبر کے ساتھ استغفار کی تعلیم دی، پھر سیج کا حکم دیا، فرمایا:

ُ فَأَصْبِرْ إِنَّ وَعُمَاللَّهِ حَقَّ وَّالْسَتَغُفِرُ لِنَانَبِكَ وَسَبِّحُ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ﴿ _[سورهٔ فافر: 55]

صبر کرو، بے شک اللہ کا وعدہ سچاہے، اپنے لیے استغفار کرو، اور صبح وشام اسی کی تحمید تسبیح بیان کرو۔

ان تمام آیات مبارکہ میں مختلف اعمال کے ساتھ تیجے کا تکم دیا گیاہے، جس سے تیج کی غیر معمولی اہمیت واضح ہوتی ہے، اور بید قیقت بجاطور پر سمجھ میں آتی ہے کہ اللہ کو تیجے بہت زیادہ پسندہے، اس لیے اس نے دیگر اعمال خیر کے ساتھ لازمی طور پر تیجے کا تکم دیا۔

واضح رہے کہ بیچے کی دوسمیں ہیں، ایک سبیح لسانی، دوسرے سبیح . قلبی ـ اوران آیات میں دونوں قسمیں مراد کی جاسکتی ہیں،اگرنسبیج لسانی مراد ہوتوان آیات کامطلب ہیہوگاکہ دیگر کارہائے خیر کے ساتھ زبان کشبیج و تہلیل میں مصروف رکھو،اوراس کی صورت بہ ہوگی کہ جب بدنی عبادت مثلاً سجدہ کروتوز ہان سے اس کی تبییج بیان کرتے رہو، جب قلبی عبادت مثلاً توکل کرو تو زبان سے اس کی سبیج ببان کرتے رہو، اور جب . لسانی ذکر مثلاً استغفار کرو تب بھی زبان سے اس کی شبیج بیان کرو، اس طرح ہر لمحہ اس کی تسبیح اور پاکی بیان کرتے رہو، یہ تبیج لسانی کی صورت ہوئی ۔اوراگر شبیج قلبی مراد ہو توان آیات کامطلب یہ ہوگا کہ جب ایپے اعضاو جوارح كومختلف كار ہائے خير ميں مصروف ر ڪھو تودل کواس کی سبیج میں لگادو،اوراس کی صورت پیہ ہوگی کہ جب بھی کوئی کار خیر کرو تواییخہ رے سے اچھی امیدر کھو، اور یقین جانو کہ اللہ کی شان اس سے بلند ہے کہ کوئیاس سے نیک امیدر کھے اور وہ اسے ناامید کر دے۔جب سجدہ کرو تو بہامپدر کھوکہاللہ کی شان بہ نہیں کہ کوئی دل بر داشتہ، ملول خاطراس کے حضور سجده ریز ہو،اور وہ اسے سکون قلب عطانہ کرے۔ جب مصائب وآلام يرصبركرواوراس كي فيصلول يرراضي هوجاؤ تودل ميں به يقين ركھو کہاللّٰدگی یہ شان نہیں کہ کوئی اس بیہ توکل کرے اور وہ اسے خائب وخاس

اوٹادے، کوئی اس کی رضائے لیے صبر کرے اور وہ اس کی دست گیری نہ کرے۔ اس طرح جب زبان سے استغفار کرو تودل میں اس یقین کوجگہ دو کہ اللہ کی بید شان نہیں کہ کوئی اس سے معافی چاہے اور وہ اسے معاف نہرے، اس کا نام سیجے قبلی ہے۔

نه كرے، اس كانام سيج قلبى ہے۔ (5)-افير عمر عمل سيج كا حكم: الله جل شانه نے اپنے محبوب پاك الله الله الله عمر عمل بكثرت سيج واستغفار كرنے كا حكم ديا، فرمايا: بِسُعِد الله الرَّحْمِ الله الرَّحِلِيم و إذا جَاءَ نَصُرُ الله وَ الْفَتْحُ ﴿ وَ رَايْتَ اللَّاسَ يَلُ خُلُونَ فِي دِيْنِ اللهِ اَفْواجًا ﴿ فَسَيّحَ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرُهُ الرَّالَةُ كَانَ تَوَّابًا ﴿ وَرَهُ نَعْر: 1-3]

الله ك نام سے شروع جوبرا مهربان خوب رحم فرمانے والا ہے۔ جب الله كى مد آجائے اور مكم فتح ہوجائے، اور لوگوں كوالله ك دين ميں فوج در فوج داخل ہوتے ديھو، تواپنے رب كی تعریف كرتے ہوئے اس كی تنجے بيان كرو، اس كے حضور استغفار كرو، بے شك الله توبہ قبول فرمانے والا ہے۔

اس سورت مبارکہ میں اللہ رب العزت نے اپنے حبیب میں اللہ رب العزت نے اپنے حبیب میں اللہ ور وسیع پیانے پر عربوں کے قبول اسلام کے بعد آپ کی وفات کاوقت قریب ہوجائے گا، لہذا اپنے رب کی بارگاہ میں حاضری کی تیاری کرو، اور کثرت کے ساتھ سبیح بیان کرو، اور خوب استعفار کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رخالی تھیا ہے مروی ہے کہ اس سورت کے نزول کے بعدر سول کائنات ہوں گاڑا گاڑار کوع و سجود میں بکثرت یوں کہاکرتے تھے:

سبحانك اللهم ربنا وبحمدك، اللهم اغفرلي-اے الله! تیرے لیے حمد اور پاکی ہے، اے الله! مجھے معاف فرما۔[بخاری شریف: تتاب التفسیر، تفسیر سورہ نفر]

اس باب میں اور بھی احادیث ہیں ، اور تقریباً ساری روایات کا ماصل یہی ہے کہ رسول اللہ ہڑا تھا گئے اپنے رب عزوجل کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اخیر عمر میں بکٹرت سبیح و نقذیس بیان کیا کرتے تھے۔ اور ہمہ وقت اس کی یاد میں مصروف رہا کرتے تھے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اللہ عزوجل اور اس کے بیارے رسول ہڑا تھا گئے کے حکم پر عمل کرتے ہوئے خوب استعفار کریں اور ہمہ وقت اس کی تشیخ اور پاکی بیان کرتے رہیں ، بطور خاص اخیر عمر میں تبیح کی کثرت کریں۔ (جاری)

طالعة حديث

تفهيم حديث

رسول الله شُلْاللهُ لِللهُ كَاحِلْبُهُ مَبِارك

مولانامحمو دعلى مشابدي

کے شوق زیارت کوجلا، ایمان کوحلاوت اور قلب وجاں کو تقویت ملے۔ حضرت سیدنا امام حسن مجتبی وظافیقاً اپنے ماموں حضرت ہند بن انی ہالہ وظافیقاً سے روایت کرتے ہیں:

عَنِ الْحُسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: سِأَلْتُ خَالِي هِنْدُ بْنَ أَبِي هَالَةَ، وَۚكَانَ وَصَّافًا عَنَّ حِلْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَنَّا أَشْتَهِي أَنْ يَصِفَ لَى شَيْئًا مِنْهَا، أَتِّعَلَّقُ بِهِ، قَالَ : "كَانَ رَسُولُ الله عَيِّكَ فَخْمًا مُّفَخَّمًا ، يَتَلَأُلاُّ وَجْهُهُ تَلَاّلُوا الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرَ، أَطْوَلَ مِنَ الْمَرْبُوعِ، وَأَقْصَرَ مِنَ ٱلْمُشَذَّبِ، عَظِيمَ الْهَامَةِ، رَجَلَ الشُّعْرَ، إِنِ انْهَرَاقَتْ عَقِيصَتُهُ فِرَّقَ، وَإِلَّا فَلَا يُجَاوِزُ شَعَرُهُ شَحْمَةً أُذُنَّيْهِ، إِذَا هُوَ وَفَرَّهُ، أَزْهَرَ اللَّوْنِ، وَاسِعَ الْجِينِ، أَزَجَّ الْخُوَاجِّبِ، سَوَابِغَ فِي غَيْرٌ وَوَاسِعَ الْجُينِ، أَزَجَّ الْخُواجِّبِ، سَوَابِغَ فِي غَيْرٌ وَرَّ وَرَا الْعَنْ وَرُّ الْعَنْ وَرُّ الْعَنْ وَرُّ اللَّهِ وَاللَّهِ اللَّهِ وَاللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ أَشُمَّ، كَثَّ اللِّهُ عَيْرًا، سَهْلِ اللَّحْيَةِ، سَهْلِ الْخَدَّيْن، ضَلِيعَ الْفَمٰ، أَشْنَبَ، مُفْلَجَ الْأَسْنَانِ، دَقِيقَ الْمَسْرُبِّةِ، كَأَنَّ عُنْقَهُ جِيدُ دُمْيَةٍ، فِي صَفَاءِ الْفِضَّةِ، مُعْتَدِلَ الْخَلْق، بَادِنًا مُتَمَاسِكًا، سَوَاءَ ٱلْبَطْنِ وَالصَّدْر، عَريضَ الصَّذْر، بَعِيدَ مَا يَيْنَ الْمَنْكِيِّينِ، ضَخْمَ الْكَرَادِيس، أَنْوَرَ الْمُتَجَرَّدِ، مَوْصُولِ مَا بَيْنَ اللَّبَّةِ وَالسُّرَّةِ بِشِغْرٍ يَجْرِي كَالْخُطِّ، عَارِي الثَّدْيَيْنِ وَالْبَطْنِ مِمَّا سِوَى ذَٰلِكِّ، أَشْعَرَ الذِّرَاعَيْنِ، وَالْمَنْكِيَيْنِ، وَأَعَالِيَ الصَّدْرِ، طَويلَ الزَّنْدَيْن، رَحَّبَ الرَّاحَةِ، سَبْطَ الْقَصَب، أَشُثْنَ الْكَفَّيْنِ، وَالْقَدَمَيْنَ، سَائِلَ الْأُطْرَافِ، خُمْصَانَ أَلْأُخْصَيْنِ، مَسِيَحَ الْقَدَمَيْنِ، يَنْبُو عَنْهُمَا الْمَاءُ، إِذَا زَالَ زَالَ قُلعًا، يَخْطُو تَكَفَّيَّا، وَيَمْشِي هَوْنًا؛ ذَرِيعَ الْمِشْيَةِ، إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبَ، وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيعًا، خَافِضَ الطُّرْفِ، نَظَرُهُ إِلَى الْأَرْضَ أَطْوَلُ مِنْ نَظَرَهِ إِلَى السَّمَاءِ، جُلُّ نَظَرَهِ ٱلْمُلَاحَظَةُۥ يَسُوقُ أَصْحَابَهُۥ يَبْدَر مَنْ لَقِيَهُ بِالسَّلَامِ"

قَالَ: قُلْتُ: صِفْ لِي مَنْطِقَهُ، قَالَ: "كَانَ رَسُولُ الله عَلَى مُنْطِقَهُ، قَالَ: "كَانَ رَسُولُ الله عَلَى مُتَوَاصِلَ الْأَحْزَانِ، طويلِ الْفِكْرةِ، لَيْسَ لَهُ رَاحَةٌ، لَا يَتَكَلَّمُ فِي غَيْرِ حَاجَةٍ، طَوِيلَ السُّكُوتِ، يفْتَحُ كَلَامهَ وَيَخْتِمُهُ بَجُوامِع الْكَلِم، فَصْلٌ لَا فُضُولَ، وَلَا بَجُوامِع الْكَلِم، فَصْلٌ لَا فُضُولَ، وَلَا

رے خلق کو حق نے عظیم کہا ترے خلق کو حق نے جمیل کیا

کوئی تجھ ساہوا ہے نہ ہو گاشہا ترے خالق حسن وادا کی قسم

اللہ تعالی نے اپنے حبیب مکرم شرائ گائے گئے کہ معنوی اخلاق اور

صفاتی حسن کے ساتھ ظاہری اور جسمانی حسن و جمال اور بے مثال اخلاق

وکر دار کا لا زوال جوہر عطافر مایا تھا۔ محب صادق اپنے محبوب کے نشان
قدم سے بھی محبت کرتا ہے ، اور اس کی زندگی سے متعلق ہربات سے مقدم سے بھی محبت کرتا ہے ، اور اس کی زندگی سے متعلق ہربات سے مادت اسے کے کہ میں اس کے ایک کرتا ہے ، اور اس کی زندگی سے متعلق ہربات سے انگریوں اس کی دندگی سے متعلق ہربات سے انگریوں اس کی دندگی سے متعلق ہربات سے انگریوں اس کی دندگی سے متعلق ہربات سے انگریوں کی کرتا ہے ، اور اس کی دندگی سے متعلق ہربات سے انگریوں کی کرتا ہے ، اور اس کی دندگی سے متعلق ہربات سے انگریوں کی کرتا ہے ، اور اس کی دندگی سے متعلق ہربات سے انگریوں کی کرتا ہے ، اور اس کی دندگی سے متعلق ہربات سے انگریوں کی کرتا ہے ، اور اس کی دندگی سے متعلق ہربات سے انگریوں کی کرتا ہو کرت

وہی کام سرانجام دے جواس کے محبوب کو مجبوب ہے تاکہ مواور وہی کام سرانجام دے جواس کے محبوب کو محبوب ہے تاکہ محبوب کو محبوب کی رضا اور خوشنودی حاصل کرسکے ۔ کمالات ظاہری و معنوی کے جامع حضور نبی کریم ﷺ کی ذات ستودہ صفات سے محبت کرنے والے کے دل میں فطری طور پر بیہ جاننے کی خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اس عظیم ہستی کاسرا پاکسا تھا، قدو قامت اور شکل وصورت کیسی تھی، ان کے چلنے کا انداز کیا تھا، وہ گفتگوکسے کرتے تھے، اپنے صحابہ کے ساتھ وہ کس طرح پیش آتے تھے، گفتگوکسے کرتے تھے ، اپنے صحابہ کے ساتھ وہ کس طرح پیش آتے تھے،

اپنے گھر والوں کے ساتھ کس طرح پیش آتے تھے، اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کیسے کرتے تھے۔

رسولِ رمیم بین گاری میراپاے حسن وجمال کوبیان کرنے کے ایک الل قلب و نظر نے فصاحت و بلاغت کے جوہر دکھائے ہیں، شاعروں نے فامہ فرسائی کی حدکر دی ہے لیکن کوئی بھی اس مہیط حسن اللی کی رعنا بیوں کا احاطہ نہ کر سکا۔ ہماری ظاہری آئکسیں اگرچہ رسول اللہ بھی گانٹی کی حیات ظاہری میں اس پیکر حسن و جمال کی دکش اداؤں کو دیکھنے کے حسن سراپا کا جو لفظی مرقع ہم تک پہنچا ہے، جب ہم محبت رسول بھی نظافی کی نے بین تودل مسرت محبت میں ماہوران شہیاروں کا مطالعہ کرتے ہیں تودل مسرت و مشادمانی سے محبوس ہوتا ہے، جب ہم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ زاد ہما اللہ شرفا و و شادمائی پرکیف فضا میں موجود ہیں، اور رسول رحمت بھی تا گائی کے جمال اجمال موجود ہیں، اور رسول رحمت بھی تا گائی کے جمال بیز ہوائی ہیں۔ بہر کو ہوجاتے ہیں کہ دیار حبیب کی خوش گوار اور عطر جہال آرا میں اس قدر محوجود ہیں، اور رسول رحمت بھی خوش گوار اور عطر جہال آرا میں اس قدر محوجود ہیں، اور رسول رحمیب کی خوش گوار اور عطر جہال آرا میں اس قدر محوجود ہیں، اور رسول رحمیب کی خوش گوار اور عطر جہال آرا میں اس قدر محوجود ہیں، اور رسول رحمیب کی خوش گوار اور عطر بین ہماری مشام جال کو معطر کرتی ہیں۔

ُذیل کی سطور میں ہم رسول الله ﷺ کے حلیہ مبارک کا ذکر جمیل اس الله ﷺ کے حلیہ مبارک کا ذکر جمیل اس الله ﷺ کی سامتی کے دل میں رسول الله ﷺ کی ذات سرایا قدس سے عشق و محبت کا تعلق پختہ سے پختہ تر ہوجائے اور اس

مطالعة حديث

وَفِي رُواَيةِ غَيْرِه: "لَمْ يَكُنْ ذَوَاقًا، وَلَا مَدْحَةً، وَلَا مُدْحَةً، وَلَا مُدْخَةً، وَلَا تُغْضِبُهُ الدُّنْيَا، وَلَا مَا كَانَ لَهَا، وَإِذَا تُعُوْطِيَ الْحُقُّ، لَمْ يَعْرِفْهُ أَحَدٌ، وَلَمْ يَقُمْ لِغَضَبِهِ شَيْءٌ، حَتَّى يَنْتَصِرَ لَهُ، وَلَا يَنْتَصِرُ لَهَا، إِذَا أَشَارَ أَشَارَ بِكَفِّهِ كُلِّهَا، وَإِذَا تَعَجَّبَ قَلَبَهَا، وَإِذَا تَحَدَّثَ اتَّصَلَ بِهَا يَضْرِبُ بِرَاحَتِهِ الْيُمْنَى بَعَجَّبَ قَلَبَهَا، وَإِذَا تَحَدَّثَ اتَّصَلَ بِهَا يَضْرِبُ بِرَاحَتِهِ الْيُمْنَى بَاطِنِ إِبْهَامِهِ الْيُسْرَى، وَإِذَا غَضِبَ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ، وَإِذَا غَضِبَ الْعَرْضَ وَأَشَاحَ، وَإِذَا غَضِبَ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ، وَإِذَا غَضِبَ الْعَمْمَ الْعَمْمَ الْعَلَى النبوة للبيهقى، ج:١، ص:٢٨٦، ٢٨٨، ٢٨٨، دار الكتن العلميه)

ترجمہ:حسن بن علی مِنالیہ تبالے فرماتے ہیں میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے دریافت کیا ، اور وہ رسول اللہ ﷺ کے حلیہ مبارک کو بڑی وضاحت سے بیان کرتے تھے، اور میں چاہتا تھا کہ وہ مجھے رسول اللہ انصول نے بیان کیا کہ: "رسول الله ﷺ نہایت عظیم اور باو قار شخصیت کے مالک تھے، چود ہویں رات کے جاند کی طرح آپ کا چیرہ مبارک چمکتا تھا، قد مبارک عام در میانے قد سے کچھ لمبااور بہت کمبے قد سے تھوڑا کم تھا، سر مبارک اعتدال کے ساتھ بڑا تھا، بال مبارک کچھ بل کھائے ہوئے تھے،سرکے بالوں میں سہولت سے مانگ نکل آتی تورینے دیتے ور نہ مانگ نُكَالِنَحُ كَاامِتُمَامُ نِهُ فَرِمَاتِي ، رسولِ اللَّهُ شَلَّتُناكُمُ إِلَّى إِلَى جِبِ زياده بهوتِ تو کانوں کی لو سے زیادہ لمبے نہ ہوتے، رسول اکرم ﷺ کُلُو اللّٰہ عَیْک دار روشن رنگ دالے تھے، پیشانی وسیع اور کشادہ تھی، کمبی، ماریک خمداریککوں دالے تھے جو پوری اور کامل تھیں، ان کے کنارے آپس میں ملے ہوئے نہیں تھے،ان کے در میان ایک رگ تھی جوغصے کے وقت ابھر آتی تھی، ناک کا بانسہ ہار یک اور لمیااس کے اوپر اونجانور دکھائی دیتا، جس نے غور سے نہ دیکیا ہو تاوہ خیال کر تاکہ رسول کریم ٹیل ٹائٹری ناک مبارک در میان سے اویکی ہے، کھنی داڑھی والے اور کشادہ و ہموار رخساروں والے تھے، دانت مبارک تھلے اور کشادہ تھے، سینے کے بال ناف تک باریک لکیر کی طرح ن. تھے، گردن مبارک اتن خوب صورت اور باریک تھی جیسے گوہر آب دار کو تراشا گیا مواور وه رنگ وصفائی میں جاندی کی طرح سفیداور حیک دار تھی، در میانی اور معتدل خلقت والے تھے، مضبوط اور متوازن جسم والے تھے، سینہ اورپیٹ برابر اور ہموار تھا، رسول کریم ﷺ کا اللہ کا اسینہ مبارک کشادہ تھا، دونوں کندھوں کے در میان کچھ دوری اور فرق تھا، ہڈیوں کے جوڑ

موٹے اور گوشت سے پر تھے، جسم کاوہ حصہ جو کپڑے سے یابالوں سے کھلا ہو تاہہ روشن اور حپک دار تھاسینے کے اوپر ناف تک ایک کیبر کی طرح بال ملے ہوئے تھے، چھاتی اور پیٹ بالوں سے خالی تھے، دو نول بازووں، بال ملے ہوئے تھے، چھاتی اور پیٹ بالوں سے خالی تھے، دو نول بازووں، کندھوں اور سینہ کے بالائی حصہ پر بال تھے، کلائیوں اور پنڈلیوں کی ہڈیاں موٹی اور مضبوط کمی تھیں، انگلیاں کمبی اور پاوں کے تلوے قدر سے گہرے تھے، قدم ہموار اور استے نرم و نازک کہ ان پر پانی نہ تھہر تا تھا، چلتے تو توت کے ساتھ آگے کی جانب جھک کر چلتے، بڑے سکون اور و قار کے ساتھ تیز تیز چلتے، چلتے ہوئے، جانب جھک کر چلتے، بڑے سکون اور و قار کے ساتھ تیز تیز چلتے، چلتے ہوئے، نظر ہوئے معلوم ہو تاکہ آقا کے کریم چھاتھا گئے بلندی سے نشیب کی طرف از جہر کسی کی طرف متوجہ ہوتے، نظر ہم تھا کہ کیارگی متوجہ ہوتے، نظر جھاکر جلتے، نگاہ آسان کے بجائے زمین کی طرف زیادہ ہوتی، رسول اللہ جھاکر جلتے، نگاہ آسان کے بجائے زمین کی طرف زیادہ ہوتی، رسول اللہ چھاکہ کرام و خل تھا ہے۔ اور جوشن بھی ماتا ہے سلام کرنے میں پہل کرتے۔ "

بول حال اور گفتگو کے متعلق کچھ ذکر کریں توانہوں نے کہا: ''نی کریم ﷺ سلسل عُمُكَين رہتے اور ہمیشہ غور وفکر میں ڈوبے رہتے ،کسی وقت بھیٰ رسول نہ کرتے، کلام کی ابتدا اور اختتام اللہ تعالیٰ کے نام سے فرماتے، کلام حامع كلمات يمشتمل بوتا، اور كلام الك الك الفاظ وكلمات والابوتا، بات إلىي مکمل ہوتی کہ اس میں تشکی یازیادتی نہ ہوتی، سخت دل اور ظالم بھی نہیں تھے اور نه ہی کو تاہ اندیش پاکسی کو حقیر سمجھنے والے ،کسی کا احسان اگر چیہ تھوڑا ہو، اس کابڑا خیال کرتے اور اس کی نیکی میں سے کسی چیز کی بھی مذمت نہیں ۔ كرتے تھے۔ کھانے پینے كى كسى چيز میں عیب نہیں نكالتے تھے اور نہ ہى اس کی بے حاتع بیف کرتے۔ دنیا اور اس کے تمام امور آقامے کریم مٹلانٹا بائٹا گو غضبناک نہ کر سکے، ہاں اگر حق سے تحاوز کی جاتی تو کوئی چیز بھی رسول اللہ ﷺ کیا ہے غصے کواس وقت تک نہ روک سکتی جب تک اس کا انتقام نہ لے لیتے، اپنی ذات کے لیے ناراض نہ ہوتے اور نہ ہی اپنی ذات کے لیے انتقام لیتے تھے،اشارہ فرماتے تواینے پورے ہاتھ سے اشارہ فرماتے،جب كسى بات پر تعجب كااظهار فرمات تو تتحيلي كوالٹاكر دييت، جب بات فرمات تو آپ کی بات ہتھیلی کوتحریک دینے کے ساتھ ملی ہوتی اور اپنی دائیں ہتھیلی البینے بائیں انگوٹھے کی اندر والی جانب بند کرتے، جب غصے میں ہوتے تومنہ پھیر کیتے اور احتراز فرماتے اور جب خوش ہوتے تواپی نظر جھکا دیتے، رسول اللَّد ﷺ لَيْنِ كَازِيادہ سے زیادہ ہنسناصر ف مسکراہٹ تک محدود تھا۔مسکراتے تواولوں کی طرح سفید دانت ظاہر ہوتے۔ "(جاری)۔ 🖈 🌣 🌣

فقهیات

کیافرماتے هیں مفتیان دین/سوال آپ بھی کر سکتے هیں

آپ کے مسائل

-*--*- ** مفتى اشرفيه محمد نظام الدين رضوى ك قلم سے **- *- * - * - * - *

أدهار فروخت كرنے كى صورتيں

ادھار فروخت کرنے کی کیا کیاصور تیں ہیں؟

الجواب:

ادھار فروخت کرنے کی دوصورتیں ہیں، ایک جائز، دوسری

ناجائزبه

(1)- اگر جانور کی خرید و فروخت مقرره دام مثلا دس ہزار (1000) روپے میں ہوجائے پھر مثلاً ایک مہینہ ادھار ہونے کی وجہ ہے 10 فیصدیاً کم و بیش بڑھا کر دے توبہ صورت ناجائز و گناہ ہے کہ بیدادھار دام (قرض) سے نفع اٹھانا ہے جو سود ہے، مولاے کائنات حصنہ علی مضلی خلافیہ ہیں دارہ ہیں کی بیدال اللہ طالغتا پھڑے نا

حضرت علی مرتضیٰ وَمِنْ النَّهِ اللَّهِ عَلَيْنَا اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّ فرما یا که قرض کی وجہ سے جو نفع لیاجائے وہ سود ہے۔ (مند حارث)

فقہانے بھی اپنی کتابوں میں اسے سود بتایا ہے اور سودلینا دینا حرام و گناہ ہے اس لیے خرید و فروخت کی اس صورت سے پر ہیز کرنا فرض ہے۔

(2) دوسری صورت ہیہ ہے کہ شروع ہی میں خرید و فروخت ادھار دام کے بدلے میں ہو مثلا ہی کہ میں نے بیہ جانور ایک یا دو مہینے کے ادھار دام کے بدلے میں ہو مثلا ہی کہ میں نے بیہ جانور ایک یا دو مہینے یہ صورت جائزہ کہ جس دام پر جانور بیچا ہے دو مہینے بعد بھی وہی دام وصول ہورہا ہے بیہاں ادھار یا قرض کی وجہ سے مقررہ دام پر کچھ بھی اضافہ کا لینا دینا نہیں ہے، ہاں جانور کا اصل دام بیہلے ہی مثلا دو ہزار اضافہ کا لینا دینا نہیں ہے، ہاں جانور کا اصل دام بیہلے ہی مثلا دو ہزار 2000) روپے بڑھادیا گیا ہے کیوں کہ بیمعلوم ہے کہ خریدار ادھار ہی لے گا اور ادھار کی وجہ سے تاجروں کے عرف میں دام زیادہ ہو

ہدائیہ میں ہے:

. ويزاد لاجل الاجل.

تھیں لیخی ادھار کی وجہ سے دام بڑھادیا جاتا ہے۔اس میں کوئی

حرج نہیں، یہ جائز ہے کیوں کہ چڑخص کو یہ اختیار ہے کہ وہ اپناجانور کم یا زیادہ جتنے میں چاہے بیچ بس فریقین کی رضامندی ضروری ہے۔ اگریہاں خریدو فروخت کی یہ صورت ہو توجائز ہے۔ و الله تعالیٰ اعلم

قربانی کاایک مسئله

بارگاہ عالی میں عرض ہے ہے کہ چندسال قبل عزیز المساجد میں مسائل قربانی کے سلسلے میں ایک بابر کت محفل منعقد ہوئی تھی، اس محفل میں استاذ مکرم حضور سراج الفقہادام ظلہ العالی نے فرمایا تھا کہ حدیث شریف" ایام النحر ثلاثة" میں "نجر "کی اضافت" ایام "کی طرف ہے۔"

یہ اضافت والی بات سمجھ میں نہیں آر ہی ہے۔

الل حدیث شریف میں تو "ایام" کی اضافت "نحر" کی طرف ہے، جیسے کہ "صلاۃ الظهر "اور صوم شهر رمضان" میں "صلاۃ" اور "صوم" کی اضافت "ظهر" اور "شهر رمضان" کی طرف ہے۔

پہلے تومیں نے ماہنامہ اشرفیہ میں اسے پڑھا پھر حضور والا کی تقریر کی ریکارڈنگ بھی سنی لیکن سمجھ نہ سکا۔

لوگوں کی رہنمائی کے لیے اس مسلے کو ویب سائٹ پر عیدالاضی سے قبل شیر کرنا ہے لیکن حضور والا کی اہم ترین امور میں مصروفیت دیکھ کرواٹس ایپ پربار بار سوال کرنے کی ہمت نہیں ہور ہی تھی۔ اس مسلے کو سیجھنے لیے میں نے چند احباب سے رجوع بھی کیا لیکن جواب نہ ملا۔ چند دنول سے ہمارے ایک ساتھی جامعہ میں ہیں ان سے میں نے کہا کہ: 'آپ اساذ مکرم حضور سراج الفقہا دام ظلہ العالی سے بالمشافہہ جاکر سجھ لیں''۔ تین چار دن ہوگئے لیکن ابھی تک انعیل ساتھ کے دوانہ ہور ہو اپنے گھر کے لیے روانہ ہور ہے ہیں مان اس لیے مجھے مجبورًا واٹس ایپ کے ذریعہ بارگاہ عالی میں ہیں اس لیے مجھے مجبورًا واٹس ایپ کے ذریعہ بارگاہ عالی میں ہیں اس لیے مجھے مجبورًا واٹس ایپ کے ذریعہ بارگاہ عالی میں

فقهیات

در خواست دینی پڑی۔ اب رہ نمائی کے لیے بار گاہِ عالی کی جانب نگاہ امیدائشی ہوئی ہے۔

الجواب:

آئی تمھارے سوال پر میری نظر پڑی، لگتا ہے کہ لغزش زبان سے یہ فرق ہوا، یہاں صرف اضافت کا لفظ کافی تھا۔ کہ اصل کہی ہے کہ ایک شے کی اضافت دوسری شے کی طرف دونوں میں سے ایک کے سبب اور دوسرے کے مسبب ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ خواہ مسبب یا حکم کی اضافت سبب کی طرف ہوجیسے صلاۃ الظہر، خواہ سبب کی اضافت مسبب اور حکم کی طرف جیسے یوم الجمعة اور یوم النحر۔ تواستدلال بھی صحیح ہے اور حکم بھی صحیح ہے ہاں بیان میں صرف اضافت کا ذکر ہونا چا ہے تھایا ہے کہ ایام کی اضافت نحرکی طرف ہے لینی سبب کی مسبب کی طرف ردج ذیل عبارت سے اس بات سبب کی مسبب کی طرف ردج ذیل عبارت سے اس بات کی وضاحت اور تا بیر ہوتی ہے۔ ردالحتار کی درج ذیل عبارت سے اس بات کی وضاحت اور تا بیر ہوتی ہے۔ ردالحتار میں ہے:

الاصل في اضافة الشئ الى الشئ أن يكون سببا ... وقد تكرر وجوب الأضحية بتكرر الوقت وهو ظاهر ووجدت الإضافة فإنه يقال يوم الأضحى كما يقال يوم الجمعة أو العيد وإن كان الأصل إضافة الحكم إلى سببه كصلاة الظهر، لكن قد يعكس كيوم الجمعة. والدليل على سببية الوقت امتناع التقديم عليه كامتناع تقديم الصلاة . (ردالمحتار ج6 ص 625 كتاب الاضحية ، دارالفكر، بيروت).

یہ صرف ایک سہولفظی ہے اس سے مکم اور استدلال میں کچھ کھی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن اشاعت مقصود ہو تواصلاح کرلی جائے تاکہ پہلفظی سہو بھی نہ رہے، توجہ دلانے کا شکر بیہ۔جن الله الله .

والله تعالى اعلم

كارِ خَيرك ليے زكوة كى رقم كااستعال

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته کیافرماتے ہیں علماے دین مسلد ذیل میں کہ:
ہمارے علاقے کے چھوٹے چھوٹے دیہاتوں میں علمی یامعاش اعتبار سے پسماندہ سنی مسلمان رہتے ہیں وہاں کی مساجد میں باضابطہ کوئی امام نہیں ہوتا۔ عوام میں سے کوئی شخص نماز پڑھادیتا ہے جسے نہ تو

نماز کے مسائل معلوم ہوتے ہیں اور نہ ہی اس کی قرات ما پھو زبه
الصلوة کی حد تک درست ہوتی ہے۔ہم سنیوں کے یہاں نہ کوئی
تنظیم اور نہ ہی کوئی ادارہ ان دیہا توں پر توجہ دیتا ہے۔ اس کے برخلاف
بد مذہبوں کے ادارے ایسے گاؤں (جہاں کی مسجد میں کوئی امام نہ ہو)
میں پہنچ کر وہاں کے سنی مسلمانوں سے تعلق پیدا کرتے ہیں اور اپنے فنڈ
سے ان سجدوں میں اپنا امام مقرر کر دیتے ہیں۔ بھولے بھالے سنی
مسلمان مفت میں پابندی کے ساتھ نماز پڑھانے والے امام کا انظام پا
کر بہت متاثر ہوتے ہیں اور پھر دھیرے دھیرے ان ہی کے ہوجاتے
ہیں یورایور دیہات ہمارے ہاتھ سے نکل جارہا ہے۔

ان حالات کودیکھتے ہوئے کچھ ملت کے جمدرداور مخیر حضرات نے ایک تنظیم بنائی جس کا واحد مقصد الیے دیہاتوں میں اپنے فنڈ سے ایسے اماموں کا انتظام کرنا ہے جو پنٹے وقتہ نماز ، نماز جمعہ ، رمضان شریف میں نماز تراوی کے پڑھائیں اور ان دیہاتوں میں ایسے مدرسین کا انتظام کرنا ہے جو بچول کو قرآن مجید کی تجوید کے ساتھ تعلیم دیں۔ اسی طرح وقت ضرورت اصلاحی پروگرام منعقت کیاجائے تاکہ ان کے عقت اکد وائمال درست رہیں اور بدیذ ہیوں کی دسترس سے

مگراس کام کے لیے خطیرر قم کی ضرورت ہے جواراکین تنظیم کی ماہانہ ممبری فیس سے بوری نہیں ہوسکتی اس لیے دریافت طلب امر بیہ ہے کہ کیاان کار خسیسر کے لیے زکوۃ کی رقم کا حیلہ سنسر عی کیاجا سکتا ہے؟

الجواب:

تقابل ادیان کے جو اغراض و مقاصد بیان کیے گئے ہیں ان
کے پیش نظریہ شعبہ ایک اہم دینی شعبہ ہے جس کی قوم و ملت کو
ضرورت بھی ہے اور آج ایسے افراد نایاب یا بہت کم یاب ہیں جو اس
طرح کے اغراض و مقاصد میں اپنا سرمایہ صرف کریں اس لیے اس
شعبے کے قیام و فروغ میں مال زکاۃ بعد حیلہ شرعی صرف کیا جاسکتا ہے
ہاں اس کا کھاظ رہے کہ بقدر صاجت صرف ہو، کچھ اہل خیر کو بھی اس
کے تعاون کے لیے راغب کرناچا ہے۔ واللہ تعالی اعلم۔

ﷺ

نظریات ا

مرببیات کی سائنسی توجیه ایک فکری تجزیه



مولانا پٹیل عبدالرحمٰن مصباحی

انگریزی کی ایک کہاوت ہے

رکوع سجدہ والی نماز کے ساتھ خاص قرار دیا ہے۔ حکمت وعلت کے
اس تاریخی سلسل کے باوجود توجہ طلب امریہ ہے کہ حکمت اور چیز ہے
اور جدید سائنس چیز ہے دیگر۔ بلکہ خود حکمت وعلت بھی ایک دوسر ہے
کے غیر ہیں۔ حکمت اپنے دامن میں ماڈیت اور روحانیت کے دونوں
جہان لیے ہوئے ہے، جب کہ جدید سائنس اپنی تنگ دامنی کے سبب
محض ماڈی دنیا تک محدود ہے۔ جدید سائنس اپنی اصل میں ظاہر
پرست واقع ہوئی ہے جب کہ اسلام دین ہونے کے حیثیت سے دنیاو
تخرت، ظاہر وباطن، عقیدہ وعمل اور ایمان بالظاھر وایمان بالغیب کے
جوئی سائنس کی چھوٹی سی ظاہر پرست ستی کے ذریعے عبور کرنے کی
ہوئی سائنس کی چھوٹی سی ظاہر پرست ستی کے ذریعے عبور کرنے کی
کوشش کرنا: چھے سے سمندر خالی کرنے جیسا بلکہ اس سے بھی زیادہ غیر

The theology, that marries the science of today, will be the widow of tomorrow.

''آج اگر مذہبیات کی شادی سائنس سے کرائی گئی تو کل وہ(مذہبیات) ہیوہ ہوجائے گی۔''

کم تھیبی ہے آج کل سے کام ہمارے یہاں بڑے پیانے پردینی علوم کی تشریح میں کیاجارہاہے۔ اسلام نے اشیامیں اصل اباحت کو قرار دیاہے، بہی ایک قاعدہ تمام سائنسی ایجادات اور جدید نظریات کو قبول کرنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کے لیے کافی ہے، جب تک وہ اسلامی اصولوں سے متصادم نہ ہوں۔ اس کے ساتھ قرآن کی: تدبر و تفکر اور تنجیر کائنات کی دعوت؛ ہر جدید کو اپنے اندر صفح کرنے اور اس سے دینی و دنیوی فوائد حاصل کرنے کے جواز کا اہم ماخذ ہے۔ بلا وجہ دور از کار تاویلات میں پڑ کرسائنسی تشریح کا فخر حاصل کرنے کی آج کل جوریس تاویلات میں پڑ کرسائنسی تشریح کا فخر حاصل کرنے کی آج کل جوریس تعبیر متوازن معلوم ہوتی ہے۔ المیہ ہی ہے کہ اہل سنت وجماعت؛ جن کے اسلاف اس قسم کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ شے؛ آج کل وہ جن کے اسلاف اس جدید توجیہات والے چکر میں مبتلا ہوتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔

معقول ہے۔

کوئی ضرورت نہیں کہ آسپیں شپ (Spaceship) کی سائنسی ایجاد کے پس منظر میں براق کی توجیہ کی جائے یاشقِ صدر کو آپریشن کا پیش خیمہ قرار دیاجائے یاشق القمر کی توجیہ کے جائے یاشق صدر کو کنٹرول کی مثال سامنے رکھی جائے یااو قات ممنوعہ میں نماز سے روک جانے کو سورج کی مفر شعاعوں کے ساتھ جوڑا جائے۔ وغیرہ وغیرہ وغیرہ اس لیے کہ خرقِ عادت افعال اور روحانی تجربات کو بھی بھی ارتیت کے نگ دائر نے میں مقید نہیں کیا جاسکتا۔ جب بھی اس قسم کی کوشش کی عال قسم کی کوشش کی حائے گئ تب ہم خود جانے انجانے میں مجردات کے خیل کا اعلیٰ معیار گرانے اور روحانیت کے عظیم تصور کو مجروح کرنے میں ساتھ دے رہے ہوں گے۔ اس می عبدیہ بمعنی لایعنی توجیہات کی واضح مثال سر سید کی نیچر بیت، ابوالاعلیٰ مودود دی کی سیاست، جاویہ غالہ کی کوشت سید کی نیچر بیت، ابوالاعلیٰ مودود دی کی سیاست، جاویہ غالہ کی کی جبت سید کی نیچر بیت، ابوالاعلیٰ مودود دی کی سیاست، جاویہ غالہ کی کوششوں کا اور وحید الدین خان کی وطنیت پر مبنی توجیہات میں دکھی جا سکتی ہوئی چاروں افراد کی مفاہمتی کوششوں کا

بلاشبہ حکمت مومن کا گمشدہ خزانہ ہے اور جو حکمت یافتہ ہے وہ خیر کثیر کا مالک ہے۔ لہذا احکام کی حکمتوں کو اجاگر کرنا اور ان کے ذریعے اسلام کی حقانیت کا اعلان کرنا؛ یقیناً ایک محمود و مؤز عمل ہے۔ فقہانے صدیوں تک مسائل کی علتوں کا استخراج کیا ہے، پھر معقول علتوں پر احکام کو دائر بھی کیا ہے۔ حتی کہ وہ نصوص جو بظاہر عقل کے خلاف معلوم ہوں ان کی معقول توجیہ یاان کے دائرہ عمل کی تحدید بھی کی ہے۔ مثلاً قبقہہ سے فساد نماز ووضو کی نص کو اس کے مورد لیتی کہ کی ہے۔ مثلاً قبقہہ سے فساد نماز ووضو کی نص کو اس کے مورد لیتی کہ

نظریات

حاصل سوائے نئی نسل کی مذہب بیزاری کے اور کچھ نہیں نکلا۔ سائنس کے نقش قدم پر مذہبیات کی مادّی توجیہ کا پیمل اس لیے بھی خطرناک ہے کہ بیر دو دھاری تلوار ہے اور اس کے دونوں ہی کنارے ہمارے لیے ایمان لیوا ہوسکتے ہیں۔ ایک طرف یہ کھٹکا ہے کہ جس سائنسی تحقیق پر توجیہ کی بنیادر کھی گئی ہے اگروہ کسی نئی تھیوری کے ۔ سبب راتوں رات تبدیل ہوگئی تواس وقت کیفیت یہ ہوگی کہ نہ جائے ۔ ماندن نہ پائے رفتن۔ سائنس کو کوتے بھی بات نہیں سنے گی اور مذہب کے دفاع کی بھی کوئی راہ نہیں سوجھے گی۔ دوسری طرف اس بات کابھی ڈر ہے کہ ملحدین جواب تک دین کے اعتقادی و روحانی نظام کی وجہ سے لاجواب ہیں ان کو ماد بیت کے میدان میں دین کومات دینے کی آسان راہ ہاتھ لگ جائے گی۔ان کے لیے بہت آسان ہو گاکہ ہماری توجیہ میں دکھائی گئی مطابقت کو ماطل قرار دیے کرکسی سادہ ذہن کودین سے بدخن کر دیں۔ یادر تھیں سائنس کے نظریات بھی بھی حتی نہیں ہوتے، ہرنئی ریسرچ کے بعدایک نیاموقف سامنے آ جا تا ہے۔ یمی وجہ ہے کہ مغرب میں ism اور logy کی بھرمار نظر آتی ہے۔ جسے ہمارے پیال الفاظ تندیل کرکے مصدر بناتے ہیں ویسے سائنسی دنیا میں آئے دن ازم اور لوجی کے نام پر ایک نیا نظر یہ مان لیا جاتا ہے۔ نتائج کے اعتبار سے غیریقینی ہونے کا یہی وہ عیب ہے جس کی وجبہ سے سائنس تبھی بھی مذہب کا متبادل نہیں ہوسکتی۔

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ، جدید سائنس اور مذہب کے بیان کردہ روحانی تجربات یا ماورائے عقل مجزات کے در میان مفاہمت کی اس قسم کی کوشش؛ منسوخ ادیان کے ذریعے ماضی قریب میں ہو چکی ہے اور نتیجے میں انہیں الحاد سے منہ کی کھانی پڑی ہے۔ ہندوازم ہو چلی ہے اور اب انہیں علی کوئی راہ نظر نہیں آرہی۔ گرمیش کے دھڑ پر ہاتھی کا سرفٹ تدارک کی کوئی راہ نظر نہیں آرہی۔ گرمیش کے دھڑ پر ہاتھی کا سرفٹ ملک کی کوئی راہ نظر نہیں آرہی۔ گرمیش کے دھڑ پر ہاتھی کا سرفٹ ملک رہنے والی روایت کو آپریشن کی بنیاد بتا کر اترانے والا ہندو؛ آج تک ملک میں کا بیر افران سن کر ہمگا بگا گھڑا ہے کہ اگر انسان کے سرکی جگہ جانور کا سرکانا ٹھیک ہے بلکہ قابل فخر ہے تو مرد کے آلہ تناسل کو عورت کے آلہ تناسل میں تبدیل کرناکیوں غلط ہے، خصوصاً تب جب کہ دونوں ہی انسان ہیں۔ ایسے ہی تثلیث کو سائنسی بنیادوں پر ثابت کہ دونوں ہی انسان ہیں۔ ایسے ہی تثلیث کو سائنسی بنیادوں پر ثابت کے کو کوشش کرنے والا عیسائی جب ملحدین کی کوشش کرنے والا عیسائی جب کا خوا

کے ہاتھ چڑھتا ہے توایک سے تین کی جگہ بے چارے کی تین سے ایک کی الٹی گنتی شروع ہوجاتی ہے۔ایسی لا یعنی تشریحات کے نتیجے میں آخر کارید منسوخ مذاہب؛ مابعد جدید دور میں اپنی الحاد زدہ شکل ہی پر رضامند ہوتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔

ناسخ الادبان اور دین کامل کے طور پر انسانیت کی آخری پناہ گاہ اسلام ہے۔خداکے آخری پیغام کی روشنی اور آخری پیغیمر کی رہنمائی میں آخری دور کی امت کے لیے وحی اور سنت کی جوظیم شاہ راہ د کھلائی گئی ہے وہ اسلام ہے۔ وحی اور پیغمبرانہ فراست کی وسعتوں کو جدید سائنس کے محدود پیانے سے ناپنے کی کوشش کرناایسے ہی ہے جیسے وہ بچہ جس کے حواس ابھی کمال کونہیں پہنچے ہیں اس کا بتکلّف اعلی تجربات کے میدان میں اپنی حیثیت منوانے کی کوشش کرنا۔ بسااو قات ہم اچھی نیت کے ساتھ مذہبیات کی سائنسی توجیہ کا دروازہ کھولتے ہیں مگر جب اس میں بے احتیاطی کامست ہاتھی لے کر کوئی نااہل داخل ہونے لگتاہے توصرف ظاہری ڈھانچے ہی کونہیں، بنیادوں کوبھی ہلا کرر کھ دیتا ہے۔ ہمیں صراحت کے ساتھ بدبتانا ہوگا کہ ہم اسلام کو پیغیرانہ تعلیمات کی بنیادیر مانتے ہیں؛جن کا ماخذوحی ہے، اپنی ناقص عقلوں کی بنیاد پر نہیں مانتے۔ ہم کوشش کرتے ہیں کہ نسی بھی اسلامی حکم کا Reason تلاش کریں اور اس کے ذریعے عقل کو مطمئن کریں ، لیکن اس کا بیہ مطلب ہر گزنہیں کہ ہم عقل کے گھوڑے پر سوار ہوکروحی کی آسانی عظمتوں کو فراموش کر چکے ہیں۔ جیسے دلیل کی بنیاد پر بات کوماننا ہماراایک طریق ہے ایسے ہی وحی کی بنیاد پر عقل سے ماورا ہاتوں کو ماننا ہمارااولین طریق ہے۔

تقریر مسکد، تقریب فہم، تسکین مخاطب اور معترض پر معارضے کے لیے جدید سائنس کا سہارالینا مذموم نہیں ، لیکن اگراس سے آگ بڑھ کر دین کی بنیاد سائنس پر رکھنے کا طریقہ اپنایاجائے توبیہ غیر کفومیں رشتہ کرنے کے متر ادف ہوگا۔ مناسب توبیہ ہے کہ دین جس قسم کی اعلیٰ اقدار پر مشتمل ہے ، اس کے لیے وحی جیسا اعلیٰ source of بھی خوبصورت ہواور ان کا گھر لیعنی دنیا بھی آبادر ہے۔ مذہبیات کے لیے وحی سے کم ترکوئی سہاراتراشا لیعنی دنیا بھی آبادر ہے۔ مذہبیات کے لیے وحی سے کم ترکوئی سہاراتراشا گیا تو آجی مذہبیات کل بیوہ ہوکررہ جائے گی۔

اسلامیات

شعاعس

مسلمانوں کے زوال کے جینداسباب

رياض فردوسي

لوگوں کا بیرویہ ٹھیک نہیں ہے۔ علم توعلم ہے۔ ہولم کی اپنی الگ الگ نوعیت ہے۔ ہمیں ہر نفع بخش علم کو حاصل کرنا چا ہیے۔ قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علم کے بارے میں اس طرح کا کوئی فرق نہیں ہے۔ ایک طرف اللہ تعالی نے آدم مِٹلیلِیاً کا وقعہ ہیزوں کے نام سمھائے، تو دوسری طرف علوم ہدایت بھی بتائے، ذوالقرنین فیللِیلاً کا واقعہ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ کواس زمانے میں آئ کی اصطلاح میں انجینئرنگ کا علم بھی حاصل تھا۔ جس کی بدولت اس بادشاہ نے قوم کو یا جوج ماجوج کے ظلم وستم سے بیجانے کے لیے ایک دولار بنائی تھی۔ (مزید مطالعہ سورہ کہف آیت۔ 83 تا 198)

تیسرا سبب ہماری قوم کے بچوں اور پیوں کا science سے بے رغبتی اور دوری ہے۔ آج بھی دسویں جاعت کا متحان پاس کرنے کے بعد بہت کم لڑکے اور لڑ کیاں science

بہت سے ہائر سینڈری اسکولوں میں سائنس کا شعبہ ہی نہیں ہے ۔ واضح ہو کہ scientific حقائق کا جتنا قران پاک میں بیان ہوا ہے، اتنا تو آج کے تحریف شدہ الحامی کتابیں توریت، زبور اور انجیل میں بھی ذکر نہیں ہوا۔ سورہ آل عمران آیت نمبر۔ 191 میں اللہ تعالی لوگوں کو زمین اور اسانوں کی تخلیق پرفور کرنے کی دعوت دے رہاہے، کائنات کی ترتیب وارتخلیق، سورج اور چاند کی گردشیں، ہواوں، کہاڑوں، بادلوں، بحلی کا ذکر، مال کے پیٹ میں بچے کی stagewise پیشائش کا ذکر قران پاک میں ہی ماتا ہے۔ کیا یہ تمام باتیں مسلمانوں کو پیدائش کا ذکر قران پاک میں ہی ماتا ہے۔ کیا یہ تمام باتیں مسلمانوں کو پیدائش کا ذکر قران پاک میں ہی ماتا ہے۔ کیا یہ تمام باتیں مسلمانوں کو پیدائش کا ذکر قران پاک میں ہی ماتا ہے۔ کیا یہ تمام باتیں مسلمانوں کو پیدائش کا ذکر قران پاک میں ہی ماتا ہے۔ کیا یہ تمام باتیں مسلمانوں کو پیدائش کا ذکر قران پاک میں ہی ماتا ہے۔ کیا یہ تمام باتیں مسلمانوں کو پیدائش کا ذکر قران پاک میں ہی ماتا ہے۔ کیا یہ تمام باتیں مسلمانوں کو پیدائش کا ذکر قران پاک میں ہیں دے رہی ہیں؟

آج دنیا میں وہی ممالک اورا قوام آگے ہیں، جہال کے لوگ science پڑھنے میں آگے ہیں۔ پچھلے کئی صدیوں سے جو بھی چیزیں ایجاد ہوئی ہیں، ان سب کا سہرا غیرمسلموں کے سررہا ہے۔ مسلمانوں کا خاص کر رصغیر کے سلمانوں کا کوئی کردار نہیں ہے، صبح اٹھنے

پہلی وجہ مسلمانوں کی تعلیم سے بے رخی اور دور کی ہے۔

تعلیم سے مراد علم دین اور علم دنیا دونوں ہی ہیں، ایک انسان دنیاوی

تعلیم حاصل کرکے اچھی نوکری تو پا سکتا ہے، بینک بیلنس جمع کر سکتا

ہے، اچھامکان بناسکتا ہے، عیش و آرام کے سامان مہیا کر سکتا ہے، جسے

دکھ کرکوئی شخص بھی بول سکتا ہے کہ اس نے کافی ترقی کی ہے، یہ شخص

کامیاب و کامران ہے، لیکن اس کی کامیابی صرف مادی ہے۔ علم دین

کے بغیر وہ اخلاقی تعلیم اور تربیت سے محروم ہے۔ جس کی وجہ سے

زندگی کے ننازعات اور اہم فیصلوں میں اسے رہنمائی حاصل نہیں

ہوتی۔ جینے بھی جرائم آج ہورہے ہیں، زیادہ تراس میں غیر دنی تدریبی

اداروں کے لوگ ہی ملوث پائے جاتے ہیں، کیوں کہ اسکولوں اور

کالجوں میں اخلاقی تعلیم فراہم ہی نہیں کی جاتی ہیں، کیوں کہ اسکولوں اور

کوچاہیے کہ وہ علم دین و دنیا دونوں ہی حاصل کریں۔

کوچاہیے کہ وہ علم دین و دنیا دونوں ہی حاصل کریں۔

مسلمانوں کی حکومت ایشیا ،افریقہ اور پورپ براظم کے بعض علاقوں تک پھیلی ہوئی تھی تو پورپ کے لوگ علم کے تحصیل کے بعض علاقوں تک پھیلی ہوئی تھی تو پورپ کے لوگ علم کے تحصیل کے لیے مصر، بغداد اور اسپین کے Universities میں پڑھنے کے لیے آتے تھے ۔وہ لوگ عربی زبان میں لکھی ہوئی سائنس ،علم فلکیات، طب، فلسفہ ،ریاضیات اور دیگر کتابوں کاغیرع فی زبانوں میں ترجمہ کرکے استفادہ حاصل کرتے تھے۔ دور حاضر میں وہی لوگ ہم سے آگے نکل گئے اور ہم تعلیم کے میدان میں ان سے پیچھے رہ گئے۔ سے آگے نکل گئے اور ہم تعلیم کے میدان میں ان سے پیچھے رہ گئے۔ میں اور فرماتے ہیں وہ دنیاوی تعلیم کواصل ورین کہیں ہی نہیں ہی تھے اسے حقیر جانتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اصل علم تو دین کائی علم ہے ، بھی تو یہ بھی سننے کو ملتا ہے کہ دنیا بنانا ہے تو دین پڑھو۔ ایک صاحب تو دین پڑھو۔ ایک صاحب تو دین پڑھو۔ ایک صاحب تو اسکول اور کالج کے سرٹیفکیٹ کو کاغذی رسید کہتے ہیں۔ بعض لوگ کے علی تعلیم کے خلاف ہیں، دنیاوی تعلیم کے متعلق الوگیوں کے علی تعلیم کے خلاف ہیں، دنیاوی تعلیم کے متعلق الوگیوں کے اعلی تعلیم کے حصول کے خلاف ہیں، دنیاوی تعلیم کے متعلق

اسلاميات 20

ٹانگوں والے انسان ہیں؟ سے لے کر رات کو سونے تک Tongue cleaner اور مچھر بإنجوال سبب اللدكي دي هوئي نعمتول يرغيرول كاقبضه بھگانے کے لیے Goodnight تک جینے بھی سامان ہم اپنی زندگی میں استعال کرتے ہیں ،سب کاسب یہودی،نصرانی اور غیرمسلموں کا

ایجاد کیا ہواہے۔(الاماشاءاللہ) چوتھاسبب قوم مسلم کی فرسودہ سوچ اور منفی mindse ہے (الاماشاءاللہ) یہ قوم اپنے کچھرے بن اور مغلوبیت کی وجہ سے اینے اندر کی کمزور بوں کو ڈھونڈنے کے بجائے ، دوسروں کو قصوروار تھرانے میں لگی ہوئی ہے۔

جب دیکھے تواسرائیل ،امریکہ اور دیگر پوروپین ملکوں کوہی ذمہ دار ٹھراتی ہے، ہمارے ملک بھارت میں بھاجیا اور آرایس ایس کاروناروتی ہے۔اُسے اپنی خامیاں، کو تاہیاں، خرابیاں نظر نہیں آتی۔ قومسلم ہر وقت یہ سوچتی ہے کہ امریکہ اور یہودی، بھارت میں بھاجیا، سنگھ اور دیگر اسلام وشمن عناصر اس کے خلاف سازش كررہے ہيں، يهودي اور نصراني مسلمانوں كے مستقل دشمن ہيں، ليكن ہم مسلمان اس غفلت میں ہیں کہ ہم بہترین امت ہیں،ہم سے کچھ مواخذاہ ہی نہیں کیاجائے گا؟

یہودی بھی اسی طرح سوچتے تھے کہ ہم لوگ تواللہ کے بیٹے اور چہیتے ہیں،ان کی اسی تشجھی پر اللہ تعالیٰ فرما تا ہے کہ اگر ایسی ہی بات ہے تو بتاؤ!الله تمهیں عذاب کیوں دیتا ہے؟ ہم بھی یہی سوچتے ہیں کہ ہم توخیرامت ہیں بھلے ہی ہم معروف کام کریں بانہیں اور نہ ہی منکرسے خود کواور دوسروں کوروکیں ،جس طرح اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو ان کے غیراخلاقی اعمال کے وجہ سے Nebuchadnezzar کوان پر مسلط کر دیاجس نے ہیکل سلیمانی کو برباد کر دیا اور بعد میں Roman Titus نے AD70 میں دوسری بار بیکل سلیمانی کو توڑ پھوڑ دیا، ٹھک اسی طرح اللہ تعالی نے مسلمانوں کے بداعمالیوں کے وجہ سے قدیم دور خلافت عباسیه مین مسلمانول پر ہلاکوخان اور جدید دور میں America کوہم پرمسلط کر دیاہے،ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے تنزلی کے میچے اساب کا پیتہ لگائیں اور اسے دور کرنے کی کوشش کریں۔ اس چکرسے نکلیے کی فلال ہمارے خلاف سازش کر رہاہے اور اگروہ کربھی رہاہے توہم کیوں نہیں ان کے خلاف سازش کریاتے ہیں آخر Americans اور دیگرلوگوں کی طرح ہم بھی ایک سراور دو

ہے۔ سورہ بقرہ آیت نمبر۔ 29 میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ وہی ہے جس نے تمھارے لیے زمین میں جو کچھ ہے سب پیدا کیا۔اس سے مراد مطعومات،مشروبات اور ملبوسات توہے ہی اس میں ان چیزوں کو بھی شامل کر کیجے، جو زمین کے اندر مدفون ہیں، اس کے علاوہ wind energy اور water اور wind hydroelectricity پیدا ہوتی ہے۔ایک لفظ میں کیے تواللہ کی نعتیں،قدرتی ذرائع اور وسائل پرمسلمانوں کانہیں،بلکہ غیرمسلموں کا قبضہ اور کنٹرول ہے، خلیج ممالک میں تیل کے کنویں توہیں، کیکن تیل نکالنے کی مشینیں مغربی ممالک کی ایجاد کردہ ہیں۔ یہودی اور نصرانی ہر وقت الله کی نعمتوں کا دریافت کرنے میں لگے ہوئے ہیں، ابھی امریکہ اینے ہی ملک میں پیٹرول اور ڈیزل کا متبادل shell gas دریافت کر جیا ہے، Geographical exploration کے سبب جب امریکیه اور افریقه میں (Dark continent) دریافت ہوااور وہال ان کو قدرتی خزانوں کا پتہ حلا تو Dutch Portuguese French اور British ومال بینچ گئے اور وہاں اپنی British قائم کی اور ان قدر تی خزانوں کے مالک بن بیٹھے اور خوب فائدہ حاصل کیا، غفلت کے سبب مسلمان ان تمام چیزوں سے محروم رہ گئے۔

مسلمانوں کامسلمان ہونے پر شرم!

ایکٹر نصیرالدین شاہ نے اسلام سے متعلق جو بیان دیاہے وہ بے حد شرم ناک اور قابل مذمت ہے، جرائم کے لiے اللہ تعالی نے جن سزاؤں کا حکم دیا ہے اس کی تنقید کرنے سے وہ اسلام سے خارج ہو سکتا ہے(اس کا فیصلہ امارت شرعیہ یا ہمارے قابل قدر مفتیان اکرام وفقہاعظام کریں گے).

نصیر الدین شاہ کو چور کے ہاتھ کاٹنے اور بدکاری کرنے والوں کوسنگسار کرنے کی سزاؤں پر تنقید نہیں کرنی چاہیے تھی۔ انہیں یہ بھی معلوم ہونا جا ہے کہ مومن کی شادی صرف مومن سے ہی ہوسکتی ہے۔ اسى طرح سلمان خان اوراس كالوراخاندان كنيش كى عبادت كرتا ہے۔ یہ تومیین شرک اور کفرہے، علماکے وفد کوان لوگوں سے مل کران کے عقائد کی خرابیوں کو بتانا جائیے تاکہ وہ توبہ کر سکیں اور اسلام پر مکمل

وسمبر 2021 ماەنامەاشر فيە 21 اسلاميات

> اسلام کی صحح تعلیمات سے واقف ہیں، ہمیں بھی جائے کہ دوسرے لوگوں کوجودین کی تعلیمات سے ٹھک ٹھک واقف نہیں ہیں،

> انہیں دین کی دعوت دیں تاکہ وہ گمراہ کن ہاتوں سے اجتناب کریں مسلمانوں میں ایک خطرناک بیاری پیدا ہو چکی ہے کہ ہاری اکثریت مذہب کو انفرادی واجتماعی اصلاح کے بجایے مالی وذاتی فائدہ کے لیے استعال کررہی ہے اور ان لوگوں کواس کا احساس تک نہیں ہے۔اسلام کا اولین مقصد ہر ایک کی اصلاح ہے،لیکن اسلام کے اس اصول پرشائدہی کوئی قائم نظر آتاہے۔وعدہ خلافی ہمارے معاشرے میں اس قدر عام ہے کہ شائد ہی کوئی شخص اسے خراب سمجھتا ہو۔ جھوٹ کی کثرت سے گھر، بازار ، دفاتر ، مساجداور مدارس اٹے پڑے ہیں۔ جیرت کی انتهااس بات کی ہے کہ مسلمان تاجرا پنی چیزوں کوفروخت کرنے کے لیے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کا استعمال کرتا اور سہارالیتا ہے۔شہر، تھجور، كلونجى اور ديگر اشيا بيجة وقت اسے مذہبی شعار بتایاجاتا ہے۔اسكولوں، کالجوں، دکانوں، ہینتالوں کے نام مکہ، مدینہ، اسلامی واقعات اوراسلامی شخصات کے نام پر رکھے جاتے ہیں تاکہ سلمانوں کے جذبات کا فائدہ صیر اٹھایاجا سکے **اہم نصیحت!**

اسلام اورمسلمانوں کے تعلق سے غلط فہمیوں کودور کرنے کے لیے انفرادی واجتماعی روابط ضروری ہیں، وفود کے ذریعے ملا قاتیں، بلا تكلف كُفتگوميّن، سميوزيم، سمينار، تقاريروخطابات، كار نرميْنگين وغيره کااہتمام کرناہوگا۔ Inter Faith Dialougeیٹی مختلف مذہبی لیڈروں اور قائدین کے در میان مذاکرات بھی اس سلسلے میں مفید اور مؤثر ثابت ہوسکتے ہیں مستشرقین اور آربیہ ساجیوں نے ماضی میں اسلام اور پیغیبر اسلام بڑا تھا گئے پر کئی حملے کیے توہارے علماہ کرام نے عیسائی بادر بوں اور ہندو رہنماؤں سے مناظرے کیے اور شکست دی، لیکن ان م کے مناظروں سے اسلام کی عظمت ورفعت اورمسلمانول میں اعتاد اور حوصلہ توپیداہو تاہے کیکن فریق ثانی کو اسلام کا قائل نہیں کرایا جاسکتا، کیوں کہ مناظرے میں ایک فریق ہار تااور دوسراجیتتاہے جب کیہ دعوت کا کام دلوں اور دماغوں کومتانژ کرنااور مدعوکے دل میں داعی سے انس پیدا کرنا

اوراس کے دل و دماغ میں سوالات پیداکرکے اسے سوچنے اور غوروفکر کرنے کا موقع دینا ہے۔اس کیے آج کے دور میں مناظرہ Debate کے بجابے مکالمہDialogue کی ضرورت ہے۔ مکالمے ومذاکرے میں فراتی کے دلائل کوسننا،اس کے اچھے نکات کی تعریف کرنااور بعض اختلافی باتوں پر دلائل کے ساتھ گفتگو کرنا ضروری ہے۔ مکالمے میں اپنی بات کو پوری سوچھ بوچھ کے ساتھ پیش کرناایک فن ہے اوراپنی بات کی مؤثر انداز میں ترسیل کرنا Effective Communication دور جدید کاایک آرٹ ہے۔ ہماری دعوتی منصوبہ بندی میں اس قسم کے ماہرین کو تیار کرنا بھی ضروری ہے۔بیعت عقبہ ثانی کے بعدر سول بڑا شائی نے مدینہ کے سرداروں کی فرمائش پر کہ ان کے پاس ایسامعلم بھیجیں جوائیس اسلام کی تعلیم دے سکے، توآے ﷺ نے سیرنا مصعب بن عمیر طلاعی کو بھیجا جو بہت ہی مخلص اور ماہر نفسیات صحابی تھے، لوگوں کو اسلام پر آمادہ کرنے کی غیر عمولی صلاحيتيںان ميں موجود تھيں سيرت رسول ﷺ بنائيل مُنظمين "حلف الفضول" کا ذکرآ تاہے جوحاہلیت کے دور میں طاقت ور ظالموں سے انصاف کے خواہش ظاہر فرمانی تھی کہ اگراس فسم کی تنظیم پھرینے تواس میں شامل ہونا

آخر میں!

آسٹریلیائی کرکٹ بورڈ کا یہ شرط رکھنا کہ اسٹریلیا کی مردوں کی کرکٹٹیم افغان مرد کرکٹٹیم کے ساتھ کرکٹ اس شرط پر کھیلے گی ہے، جب افغانستان کی نئی حکومت وہاں کی خواتین کرکٹٹیم کوکھلنے کی احازت دیں،اس طرح کاشرط ایک ملک کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی کے برابرہے، جو قابل مذمت ہے۔ اگر پاکستانی کرکٹٹیم نے یہ شرط رکھی ہوتی کہ20 T کرکٹ میں چوکے اور حیکے پرنا چنے والی الر کیاں نقاب میں ہوگی توآج عالمی پیانے پربڑاہنگامہ کھڑا ہوجاتا، تمام پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیامسلمانوں کے پیچھے پر جاتاکہ اسلام ایک دقیانوسی مذہب ہے اور مسلمان ایک حالل قوم۔اس لیے کوئی ہنگامہ نہیں ہےکہ اسٹریلیا مسلمانوں کاملک نہیں ہے۔ دور حاضر میں ترقی یافتہ ملکوں کے لوگ اوران کے حکمرانوں کے نزدیک اسلام اور مسلمانوں کی کوئی قدر وقیت نہیں ہے،وہ ہمیں صرف استعمال کی چیز مجھتے ہیں۔ 🏠 🏠

ا وتمبر 2021 ماهنامهاشر فيه 22

خوراک کاعالمی دن غربیوں سے بھونڈامذاق ےپیٹ سونے یرمجبورلوگ

حافظ محمه ماشم قادري مصباحي جمشيد بور

اڑی ہوئی ہے۔ رب العالمين سارے جہان كا پالنہار ہے، اپنی تمام مخلوق

کے رزق (خوراک) کا انظام فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: ترجمہ:اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسانہیں جس کا رزق اللہ کے ذمۂ کرم پرنہ ہواور جانتا ہے کہ کہاں تھہرے گااور کہاں سپر دہوگا

سب کچھاکی صاف بیان کرنے والی کتاب میں ہے۔ (القرآن، سوره هود: 11 آیت 6) (کنزالایمان)

اس آیت میں مُطلَقًا جاندار مُراد ہیں لہذا انسان اور تمام حیوانات اس میں داخل ہیں،(تفسیر خازن ج:2 ص،340)شیخ سعدی شیرازی پَاللِیْنَے فرماتے ہیں 'کوئی شخص روزی اپنی لیاقت اور طاقت سے حاصل نہیں کرتا،اللہ سب کارزاق ہے"۔ دوسراقول ''رب تعالی نے رزق اینے ذمهٔ کرم پر رکھا، ورنہ دنیا والے وسط حلق سے بھی نوالہ نکال کیتے''۔ سچ اور حق تو یہی ہے کہ آج لوگ حلق میں پہنچنے سے پہلے ہی نکال لے رہے ہیں۔ آج کے اس لوٹ کھسوٹ کے دور میں بڑے بڑے،corporate کار پوریٹ، متحد ،منظم جماعت،اجتماعی شخصیت، تاجروں نے ایسے انتظام کرر کھے ہیں کہ سارے وسائل پر اُن کا قبضہ ہوجائے اور من مانی قیمت پر جنس کو بیجیں اوریہی وہ کرر ہے ہیں، جاہے دنیا بھوکوں مرے ان کی بلاسے۔ اڈانی ،امبانی کے ہریانہ وملک کے دوسرے علاقوں میں بنائے ہوئے بڑے بڑے گودام اس کی نشاندہی کررہے ہیں۔غریب کسان جولوگوں کی بھوک مٹانے کے لیے جی توڑ محنت کرکے غلہ پیدا کر تاہے، اُسی "اُن داتا" پر اپنا قبضہ جمانے کے لیے بوری قوت لگار ہاہے اس کام میں انکی مد دومعاونت میں حکومتیں بھی لگی ہوئی ہیں۔سال بوراہونے والاہے بورے ملک کا کسان اور عام آدمی اپنی جائز ماگلیس مانگ رہاہے اس جائز مانگ کے احتجاج میں اب تک 800 سوکے قریب کسانوں کی قیمتی جانیں قربان ہو چکی ہیں۔بات، بات پر ٹویٹ کرنے والے ہمارے وزیر اعظم صاحب کوان مرنے والول کی یاد نہیں آئی، پوری حکومت اپنی ضدیر

خوراک بیداکرنے والے ہی بھوک سے دوجار:

دنیامیں ہرسال 80 کروڑ سے زیادہ افراد بھوکے پیٹ رہنے یر مجبور ہیں اور ان میں سے ایک بڑی تعداد ان لوگوں کی ہے جو خوراک پیداکرنے اور زرعی صنعت سے وابستہ ہیں۔بڑے کارپوریٹ گھرانے اور حکومت کی پالیسی سے کسان اور دوسرے لوگ بھی پریشان ہیں، تین کالے قانون سے مہنگائی چرم پر پہنچ جائے گی ابھی ہی کیا کم ہے؟۔ جہاں لوگ بھوک سے پریشان ہیں،وہیں یہ بھی ایک سجائی ہے کہ بھوکوں سے زیادہ تعداد میں افراد موٹایے اور زیادہ وزن کا شکار ہیں۔ اقوام متحدہ کے "فوڈ اینڈ ایگر کیکیج آر گنائیزیشن" کے مطابق دنیا میں اتنی تعداد خوراک کی موجود ہے جس کی مد دسے 10 ارب افراد کو کھانا کھلایا جا سکتا ہے۔لیکن لوٹ کھسوٹ کی دوڑ میں کار پوریٹ گھرانوں نے بہت سی چیزوں میں اپنا پنجہ گاڑر کھاہے۔ ریلائنس سٹور ، جيوارك A new world of grocery shopping جوتين لاکھ سے زیادہ چیزوں کی مارکیٹنگ کرتی ہے سے لیکربگ بازار وغیرہ تك نے اپنی اجارہ داری قائم كرر كھی ہے، غريبوں تك خوراك پہنچنے میں بڑی ر کاوٹ ہیں۔

غذا كا عالمي دن 16 راكتوبر:16 اكتوبر كو" غذا كا عالمي دن" ہے کسی بھی تاریخ کوکسی بھی نام سے دن منانے سے اُس میں بہتری آتی ہے کہ نہیں ؟لیکن سے یہ ہے کہ یہ چونچلا روش، انداز،رکھ رکھاؤ۔ صرف دکھاوا فوٹو تھینچوانے کے سوا کچھ نہیں،اس سے کوئی بدلا ئونہیں ، ہوتا ہے۔ کروڑوں لوگ غریبی کی سطے سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں، بھوک سے بلبلارہے ہیں، حکومتوں کی اسکیموں میں لوٹ کھسوٹ سے نچ کر کچھ حصہ برائے نام ہی غریبوں تک پہنچتا ہے۔ باقی حجموٹا دکھا وا و حجویا اشتہار اخباروں کی زینت بنتا ہے، آپ خوب حانتے ہیں اور دیکھ 23 اسلاميات

دنياميں غربت اور بھوك كى صور تحال انڈيا كانمبر 102:

صحت مند غذا کا انتخاب کرناسیکھیے، ہر کھانے پر متوازن غذا کی اہمیت، صحت اور غذائيت كاصحت مين كر دار ، و ثامن سي ، و ثامن ڈي ، و ثامن ای، وٹامن کے وغیرہ وغیرہ کے اشتہارات دیکھنے میں توبہت اچھے ۔ لگتے ہیں۔ کیکن جس بھوکے کو دوروٹی ہی نصیب نہیں وہ ان وٹامن کی اوراشتہار کی اہمیت و حقیقت کیاجانے؟

بی بی سی17 اکتوبر 2019 کی ربورٹ کے مطابق: "کلوبل ہنگر انڈیکس"کے مطابق جنوبی ایشا کے ممالک میں انڈیاایشا کی تیسری بڑی معیشت ہے لیکن جنوبی ایشیامیں وہ سب سے پیچھے ہے۔ انڈیا 2010 میں 95 ویں نمبر پر تھااور اب2019 میں 102 ویں نمبر پر ہے۔ تازہ ترین رپورٹ جاری کی گئی ہے جس کے مطابق 17 ممالک کی فہرست میں پاکستان گذستہ سال کے مقابلے میں 12 ویں درجہ بہتری حاصل کرکے ۔ 94ویں نمبر پرآ گیاہے جبکہ انڈیاایک درجہ بہتری حاصل کرکے 102 ویں نمبر پر ہے۔ جنوبی الیٹیا کے دوسرے ممالک میں سری لنکا66ویں نمبر، نيبال 73 وين نمبر، بثَّله ديش88 وين اور افغانستان 108 وين نمبر پر ہے۔"گلوبل انڈیکس"میں انڈیا کانیچے ہونے کامطلب ہے کے اس ملک کی آبادی کو ضروری خوراک نہیں مل رہی ہے، اس کیے بچول کی شرح اموات زیادہ ہے، بچوں میں وزن کم ہے اور وہ خوراک کی کمی کا شکار ہیں۔حکومت کو جاہیے کہ خوراک کی جوانگیمیں لامیں اس کو آخری آدمی مطلب نحِلے سطح کے غریب تک پہنچانے کوضروری بنامیں ناکہ سب پہر میں ہی بندر بانٹ ہوجائے۔ مجھوکے کو کھا نا کھلانے کی فضیلت:

یوں توسیجی مٰداہب میں بھوکوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب دی گئ ہے، کیکن مذہب اسلام کی تعلیم میں بھوکوں کو کھانا کھلانے پر بڑے اجرو ثواب کی بشارت دی گئی ہے ۔ حضرت جابر وَثِلاَ عَلَيْ سے روایت ہے ا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مغفرت لازم کر دینے والی چیزوں میں سے بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا ہے"۔ (متدرک، کتاب التفییر اطعام السغبان -ج: 3/ص372 الحديث: 3990)

صہیب خلافی سے روایت ہے کہ رسول کریم ہلافا ایا نے فرمایا:خیارکیم من اطعمَ وللطَّعام:تم میں اچھاتخص وہ ہے جو كھاناكھلائے۔(تعليم الترغيب،والترهيب:948)

قرآن و حدیث میں بہت جگہ فضیلت آئی ہے۔اللہ ہم سب کو بھوکوں کو کھاناکھلانے کی توفیق عطافرمائے آمین ثم آمین۔ ***

(ص:48 كالقير) عام طور پركهاجاتا يك تافيداور رديف کا ایک مکائی عمل شاعری ہے، مگر ایبانہیں، شاعری وحدان دل، عرفان حیات اور شعور کائنات کاوہ فنی مظاہرہ ہے جس کے لیے لفظ و بیان کی جمالیات کاادراک وعمل بھی ضروری ہے۔ موضوعاتی شاعری کی اس تعریف پر کماحقہ بورااتر ناقدرےمشکل ہوتاہے ، قافیے کے انتخاب اور ردیف کی اختراع میں بڑی چابک دستی کا مظاہرہ کرنا ہوتا ہے۔ فکری اور معنوی ہم آہنگی کا اہتمام اور التزام بڑا دشوار گزار ہو تا ہے۔ سیر تورکی شاعری میں یہ تمام اوصاف و کمالات بڑی حد تک یائے جاتے ہیں۔

خاص بات یہ ہے کہ حمد و نعت کے لیے قلبی کیفیات کا بہت بڑادخل ہو تاہے، آپ اپنی حمدوں اور مناجاتوں میں اپنی واقعی حیثیت کو ہمیشہ نگاہ میں رکھتے ہیں۔ حمد نگاری کے وقت خدااور بندے کے فرق کو بوری طرح محسوس کرتے ہیں۔ آپ بیہ بخوبی جانتے ہیں کہ ہم کیا اور ہمارا وجود کیا ہے۔ فکر و فن، لفظ و معنیٰ ،حیات و کائنات کے آ مسائل،ردیف و قافیے اور فن عروض کے دیگراہم معاملات ، زمین و زماں اور مکین و مکاں سب اللہ تعالیٰ ہی کی تخلیق ہیں۔ وہ جاہے توان بہاروں کو نبیت و نابود فرمادے۔ آپ اس واقعی سیائی کو بھی گئیھ گئے ہیں"ہے نور کی شاعری بھی اسی کی "۔

ہمیں احساس ہے کہ ہم نہ ادیب ہیں اور نہ شاعر، نقد و نظر بڑی شخصیات کے کارنامے ہوتے ہیں۔ اسے زیادہ سے زیادہ آپ مولو مانه جائزه كبرسكتے ہیں اوربس۔

محب گرامی و قاربلندیا پیشاعراستاذالقراحضرت قاری اخلاق احد نوانی عزیزًی دام ظله العالی اور محب مکرم کرم فرماحضرت مولانامحمه محبوب عزیزی منیجر ماہ نامہ اشرفیہ دام ظُلہ العالی کے ہم دل کی گہرائیوں بے شکر گزار ہیں کہ ان حضرات کے مسلسل اصرار نے یہ چند صفحات لكھواليے،اللّٰہ تعالیٰ ان حضرات کواپنے حبیب ﷺ للّٰ اللّٰہ کے طفیل بھر پور جزاؤں سے سرفراز فرمائے علم، اقبال اورغمر میں خوب خوب برکتیں ۔ عطافرمائے۔آمین۔گر قبول افتد زہے عزو شرف۔

عشق وعرفان سے لبریز نعنت کے دریجے سے حمد کی اٹھتی خوشبوسے سرشار حضرت سید تور کے اس شعر پر قلم بند کرتے ہیں۔ بیٹھ کر بزم تصور میں پس گنبر سبز میرے سب زخم جگر حمد خدا کرتے ہیں

وسمب ر 2021 ماەنامەاشر فىيە معبولات اهل سنت

ترغيبعمل

گیار ہویں شریف کے شرعی تفاضے

مفتى توفيق احسن بركاتي

پھر شیخ محقق بیہ سوال اٹھاتے ہیں کہ مشاکُے کے اعراس اور ان کے ایام وصال کی اصل کیاہے؟اس سلسلے میں وہ اپنے شیخ امام عبدالوہاب متقی مکی وسیق کا جواب نقل فرماتے ہیں کہ بیہ مشائح کرام کا طریقہ اور دستور حلاآرہاہے اور اس میں ان کے نیک مقاصد ہوتے ہیں۔

سراج الہند علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بَلالِیْ فِنْ فرماتے ہیں:

"حضرت غوث اظم خِنْ اللّٰ اللّٰ کے روضہ مبارک پر گیار ہویں
تاریخ کوباد شاہ وغیرہ شہر کے اکابر جمع ہوتے ، نماز عصر کے بعد مغرب
تک قرآن مجید کی تلاوت کرتے اور حضرت غوث اظم خِنْ اللّٰ اللّٰ کَنَا کُل مدح اور
تعریف میں منقبت پڑھے ، مغرب کے بعد سجادہ نشین در میان میں
تشریف فرما ہوتے اور ان کے اردگرد مریدین اور حلقہ بگوش بیٹھ کرذکر
جہرکرتے ، اسی حالت میں بعض پر وجدائی کیفیت طاری ہوجاتی ، اس
کے بعد طعام ، شیر نی کی جو نیاز تیار کی ہوتی تقسیم کی جاتی اور نماز عشا
پڑھ کرلوگ رخصت ہوجاتے۔"

(ملفوظات عزیزی ، فارس ، مطبوعہ میر ٹھ ، یوپی ، ص: 60)

اس موضوع پر ایک جامع اور فیس کتاب مفتی سلامت اللہ نقش بندی رام پوری عالیہ فیلے نے لکھی ہے جس میں گیار ہویں شریف کے جواز واستحسان اور اس کے متعلقات پر فاضل مصنف نے بیس آیتیں ، چھیالیس حدیثیں ، دونقلِ اجماع اور پچپاس روایات فقہ وغیرہ درج فرمائیں اور منکرین و معترضین کے ہفوات و شکوک کا ردِّ بلیغ فرمائیں اور منکرین و معترضین کے ہفوات و شکوک کا ردِّ بلیغ فرمائی ہوری ہار مضان 3335 ھے مطابق جولائی 1917ء میں مطبع دید بہ سکندری رام پورسے طبع ہوئی ، اس کا دوسراالیہ یشن مفتی سید شاہد علی رام پوری کے ترجیے اور حاشیے کے ساتھ مکتبہ جمالی ، رام پور سے ربیح الآخر 840ء میں انجمع المصباحی مبارک پور مطابق اپریل 1997ء میں انجمع المصباحی مبارک پور عاممہ محمد احمد مصباحی وام ظلہ العالی (ناظم تعلیمات جامعہ انشر فیہ مبارک علامہ محمد احمد مصباحی وام ظلہ العالی (ناظم تعلیمات جامعہ انشر فیہ مبارک بور) نے تحریر کیا ہے اور اس پر نظر نانی بھی کی ہے بلکہ ترجمہ شدہ مسودے بور) نے تحریر کیا ہے اور اس پر نظر نانی بھی کی ہے بلکہ ترجمہ شدہ مسودے بور) نے تحریر کیا ہے اور اس پر نظر نانی بھی کی ہے بلکہ ترجمہ شدہ مسودے بور) نے تحریر کیا ہے اور اس پر نظر نانی بھی کی ہے بلکہ ترجمہ شدہ مسودے بور) نے تحریر کیا ہے اور اس پر نظر نانی بھی کی ہے بلکہ ترجمہ شدہ مسودے بور) نے تحریر کیا ہے اور اس پر نظر نانی بھی کی ہے بلکہ ترجمہ شدہ مسودے بور) نے تحریر کیا ہے اور اس پر نظر نانی بھی کی ہے بلکہ ترجمہ شدہ مسودے

غوث الظم، قطب زمال، تاجدار اولیا حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی عِلاِلْحُنْهُ ہر قمری ماہ کی گیارہ تاریج کو اپنے جدامجد سید الانبیا، خاتم النبیین محمد عربی پڑائٹ گئے ہے۔ منسوب ایصال ثواب کی ایک مفل منعقد کرتے تھے۔ اس پاکیزہ بزم میں بطور خاص بغداد شہر اور آبادی سے دور ذکر خدا اور عبادتِ الهی میں شغول ان بندگانِ خدا کو مدعو کیا جاتا کہ انسانی آبادی میں جن کا کوئی شناسانہ تھا اور نہ کسی دعوت میں آخیں مدعو کیا جاتا کہ کیا جاتا ہے۔ کیا جاتا ہے کیا جاتا کہ کیا جاتا ہے۔ کیا جاتا ہے کیا جاتا ہے کیا جاتا ہے کیا جاتا ہے۔ کے اوصاف و کمالات کا تذکرہ ہوتا، ان کی روح کو ایصال ثواب کیا جاتا اور پھر حاضرین ماحضر تناول کرتے۔

حضرت غوث عظم مِلَا لَحْمَة كَ انقال كے بعد بطور یادگاریہ تقریب ان کی ذات سے منسوب ہو گئ اور ان کاعرس بھی اس تارت کو ہونے لگا، اسی لیے آج بھی گیار ہویں شریف کی نسبت سے کی جانے والی مخلوں میں عموماً کنگر کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے اور اس کا ثواب حضرت غوث اعظم مِلاِ فِحْمَة کی روح کو پہنچایا جاتا ہے۔

"خفۃ الابرار" میں بحوالہ" تمکیلہ ذکرالاصفیاء"گیارہویں کی وجہ تسمیہ لکھی ہے کہ آپ ہرماہ میں گیارہ تاریخ چاند کوع س رسالت ماب بھالتا گئے گیارہویں آپ کے نام سے مشہورہے۔ (تحفہ ابرار، ص: 29)

گیار ہویں شریف ایصالِ ثواب کی ایک شم ہے اور ایصالِ ثواب قران و حدیث سے ثابت ہے، جس پر علما و محققین نے بہت سی کتابیں اور رسالے تحریر کیے ہیں۔

شیخ محقق شاہ عبدالتی محدث دہلوی اپنی کتاب "ماثبت بالستة" میں کھتے ہیں کہ میرے پیرو مرشد شیخ عبدالوہاب متفی مہاجر کی 9 رہیع الثانی کوغوث اظلم کوعرس کرتے تھے، بے شک ہمارے ملک میں آج کل گیار ہویں تاریخ مشہور ہے اور یہی تاریخ آپ کی ہندی اولاد و مشاکح میں متعارف ہے۔ (ماثبت بالسنة از: شاہ عبدالحق محدث دہلوی، عربی،اردومطبوعہ دہلی، ص: 167)

> ______ جامعه انثر فیه مبارک بور

وتمبر 2021

معبولات اهل سنت

زندگی گزار نامشکل ہوجا تا۔

کانیامبیضہ تیار کیااور بہت سے مقامات کا ترجمہ اور توضیح بھی کی ہے۔

قاریکن جانے ہیں کہ دنیا کو چاند پر پہنچے برسوں گزر چکے ہیں
جس کے ثبوت میں چند تصاویر اور بلند دعووں کے سواکچھ نہیں پیش
ہوالیکن بوری دنیا کو لقین دلایا گیا کہ فلاں ملک اور فلاٹ خص نے چاند پر
قدم رکھ دیااور چاند کی تنخیر میں تاریخ ساز کا میابی حاصل کر لی ہے، اس
انسانی عروج کی مختلف ذرائع ابلاغ سے خوب شہیر کی گئی اور دنیا کو لقین
کرنا پڑا، کیکن بہی دنیا اب تک ان سوالوں اور شہر میں انجی ہوئی ہے
کرنا پڑا، کیکن بہی دنیا اب تک ان سوالوں اور شہر میں انجی ہوئی ہے
کہ کسی مذہبی شخصیت سے منسوب دعوت اور لنگر کا کھانا جائز ہے یانا جائز ؟
کرنا پڑا، کیکن بہی دنیا اب قتوے ابلوڈ کیے جاتے ہیں جو اس ممل کو نا جائز ؟
وحرام بتاتے ہیں اور مسلمانوں کو اس طرح کے اجتماعی یا انفرادی کا موں
سے دور رہنے کا حکم دیا جاتا ہے ، یہ بہت بڑا مذہبی فراڈ اور علمی خیانت
ہے ، اور آج کی دنیا میں سانس لینے والے کسی ذی شعور انسان سے اس
طرح کے ہفوات کی امید نہیں کی جاسکتی۔

گیار ہویں شریف کی بیان کردہ حقیقت سے اندازہ ہوا کہ یہ خالص ذکرو فکر، یاداہی، تلاوتِ قرآن مجید، ضربِ ہو، دعوت عام وخاص اور دعامے مسلمین کی محفل ہے اور اجتماعی طور پر ایک متعیق تاریخ میں سے پاکیزہ کام ہوتا ہے جس کے جواز واستحسان پر شریعت نے کوئی پابندی نہیں لگائی ہے بلکہ غریبوں مسکینوں، پتیموں، لاچاروں، مفلسوں اور کس میرسی میں جسنے والی زندگیوں کواچھا کھانا کھلاکر جذبہ خیر خواہی کوبڑھا وادیا ہے۔

اس لیے ہماری ذمہ داری ہے کہ اپنی وسعت بھراس رسم کو باقی رکھیں اور اس کا نقد س پامال نہ ہونے دیں، بلکہ اس دن کو اور یاد گار بنانے کی کوشش کریں، لیکن بیہ ضرور خیال رکھیں کہ ہمارا کوئی کام خلافِ شرع نہ ہو، ور نہ ہم بھی مجرم کھبریں گے اور اس کام کے سبب ہماری مذہبی شناخت بھی مجروح ہوگی۔ آپ اس بات کی بالکل پروانہ کریں کہ ریکس جدیدر ہم کی بنیاد ڈالنے جیسا عمل ہے کیوں کہ دنیا میں ہر آن بدلاو اور اضافہ ہو تار ہتا ہے، یہ دنیا سلسل تغیر پذیر ہے بہ قول ڈاکٹر محمداقیال لاہوری:

یہ کائنات ابھی ناتمام ہے شاید
کہ آ رہی ہے دما دم صداے کن فیکون
شریعت مطہرہ نے ہمیں نگ ایجادات اور جدید وسائل سے
ستفیض ہونے سے منع نہیں فرمایا ہے بلکہ جائز حدول میں رہ کران کے
استعال کی اجازت دی ہے، اگر ایسانہیں ہوتا تواس ترقی پذیر دنیا میں

ذرا غور کریں! نقل وحمل کے ذرائع، ابلاغ و صحافت کے و سائل، جدید کرنی کی مختلف صورتیں، معیشت و تجارت کے جدید اصول، بینکنگ سٹم، قیام وطعام کی جدید سہولتیں، سفرو حضر کی آسان زندگی، یہ اور اس طرح کی بہت سی نئی چیزیں اور سامان انسانی زندگی کا لازمہ مجھی جاتی ہیں اور بلا تفریق ملت ہر کوئی ان کا استعال کرتا ہے، نیکیوں کے حصول کی تمنا، انسانیت کی بھلائی کی خاطر کی جانے والی کوششیں، معاشرتی فلاح وصلاح، اسلامی ثقافت کی برتری، مذہبی عظمت وامتیاز اور شریعت نے واملی کہ سمان کوشش سے ہماری شریعت نے وامی کہیں ممانعت نہیں کی ہے بلکہ ان امور کی ادائیگی پر حوصلہ افزائی کی ہے اور نیک کامول کی انجام دہی پر ثواب وانعام کی بشارت بھی دی ہے۔

گیار ہویں شریف کے موقع پر بھی اگر شرع مطہر کی بیان کردہ حدول کی رعایت کرتے ہوئے مسلمانوں کی بھلائی اور ان کی اصلاح کاکام کیاجائے، آخیس اصولِ شریعت سے آگاہ کیاجائے، آخیس مسائلِ فقہیہ کھائے جائیں، ان کی دل جوئی اور غم خواری کی غرض سے دعوتِ عام کا انتظام کیا جائے تو یہ کچھ غلط نہیں ہے، لیکن اس کے ساتھ ہماری ذمہ داری ہے کہ اس یاد گار بزم کے تقدس کاخیال رکھیں اور خلافِ شرع امور سے پاک وصاف رکھنے کی کوشش کریں، نیز کچھ نئی چزیں بھی شامل کر لیس جیسے بیتم اور نادار بچیوں کی شادی کے لیے اجتماعی کوشش کرنا، بیواؤں کو کپڑے اور اچھی چیزیں تحفہ دینا، غریب بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرنا، دعوتوں میں بھی بطورِ خاص ان بندگانِ خداکو بلانا جشیں کوئی نہیں ہوچشا اور جو اپنی غربت اور مفلوک بندگانِ خداکو بلانا جشیں کوئی نہیں ہوچشا اور جو اپنی غربت اور مفلوک بندگانی کی مزہ کا نہیں ہے یا ہے۔

اس موقع پر جومذ ہی پر وگرام رکھاجائے اس میں بطورِ خاص حضرت غوث اعظم عِالیُرُفِیْ کے کر دار وعمل، ان کی دین پروری، حلم و بر دباری، صبرورضا، احیاہ دین، طلب علم کی راہ کی شقتوں کوبر داشت کرنا، ہر لمحہ سچ بولنا، غربیوں کی دل جوئی کرنا، اساتذہ کا احترام اور مشائ کی تکریم کے عظیم ترین کارناموں کے نصیلی ذکر پر مبنی تقریریں ہوں اور ایسے در دمند علما و خطبا مدعو کیے جائیں جھوں نے ان احوال کا سنجیدہ مطالعہ کیا ہواور سبق آموز گفتگو میں ماہر ہوں اس طرح یہ پروگرام مفیدِ خاص وعام بنایا جاسکتا ہے۔ ﷺ

صوفيات]

بإنجوين قسط

بزمتصوف

حضرت مخدوم سيدا شرف جهانگيرسمناني كي **حضرت مخدوم سيدا شرف جهانگيرسمناني**

مبارك سين مصباحي

لطائفِ اشرفی فی بیان طوائف صوفی:

یہ وقیع ملفوظات اور ارشادات کا مؤقر مجموعہ ہے، اس کے مرتب سیر اشرف جہانگیر سمنانی کے مرید و خلیفہ شیخ العارفین حضرت شیخ نظام سیر اشرف جہانگیر سمنانی کے مرید و خلیفہ شیخ العارفین حضرت میں 750 ھیں شرف بیعت حاصل کیا، اس کے بعد حضرت شیخ یمنی اپنے شیخ مخدوم سید اشرف جہانگیر کی معیت میں تیس برس تک رہے۔ یہ معیت سفرو حضر ہر حگہ رہی آپ ایک سیچ خادم کی حیثیت سے لگے رہے۔ حضرت نظام سمنی کوعربی اور فارسی دونوں میں درک حاصل تھا۔ آپ ماشاء اللہ تعالی اجھے شاعر بھی متعدّ داشعار لطائف اشر فی میں ملتے ہیں۔

واضح رہے کہ یہ تیس برس 750ھ سے 780ھ تک کا زمانہ ہے۔ یہ زمانہ زیادہ تربیرونی اسفار میں گزرااس کا مطلب بیہ ہرگز نہیں کہ آپ نے لطائف جمع کرنے کا ممل ختم کر دیا، اس وقت تک آپ نے جتنے لطائف جمع فرمائے، سب حضرت مخدوم سید اشرف کی نگاہ سے گزار دیے، اس کے بعد آپ نے مخدوم الآفاق سید عبدالرزاق نورالعین کے وہ احوال جمع کیے جن کا تعلق ان دونوں بزرگوں [یعنی حضرت سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی اور حضرت سید عبدالرزاق نورالعین] سے تھا۔

حضرت شیخ نظام یمنی و کی نے لطائف اشرفی کے دیباچہ میں جو تحریر کیاہے، ذیل میں ہم اس کی تلخیص نقل کرتے ہیں:

''750 میں اس حقیر کو مقتداے اولیا حضرت قدوۃ الکبری امیر سیداشرف جہانگیر سمنانی سے شرف بیعت حاصل ہوا۔ اور قریب 30 سال خدمت شریف میں حاضری اور ان کے خرمن سعادت سے خوشہ چینی نصیب ہوئی۔ بقدر قابلیت واستعداد معارف و عوارف حاصل ہوئے اور آثار ولایت کامشاہدہ ہوا۔ جذب دل کے مطابق تعلقات دنیاوی سے دل سرد ہوااور حضرت کے دیدار سے دم برم مدارج میں ترقی ہوئی۔ اس اشامین عالم غیب سے میرے دل پر بیدالقا ہواکہ حضرت کے بعض انتا میں افغیب اور الفاظ متبرکہ اور بعض احوال ومقامات و کرامات قلم بند

کروں اور ان معارف و حقائق کا بھی بیان کروں جومشائخ روز گار اور اکابر دہار سے سفرو حضر میں حضرت کو حاصل ہوئے تھے، نیز حضرت کے بعض خوارق جو دشمنوں اور حاسدوں کے مقابلہ میں صادر ہوئے تھے۔ خصوصًاوه و قالُع جوشيخ جاجی چراغ ہنداور حضرت قدوۃ الکبریٰ کے در میان پیش آئے تھے لکھوں۔آپ کے خوارق عادات شارسے زائد ہیں کیکن جو احوال ومقامات قابل ضبط تتح اور ميري تمجه ميں آسكے ان كوقيد كتابت میں لاکر مخدوم کے سامنے پیش کیااور اول سے آخر تک ورق ورق ملاحظہ اقدس سے گذارابلکہ اکثر الفاظ بھی وہی استعال کیے جو حضرت کی زبان مبارك سے نكلتے تھے۔ بعض ماجرے جن كاتعلق صديت سے تھااور عام فہم نہ تھے اور نیزوہ کل کلمات جو حضرت نے سید عبدالرزاق کو سجادہ پر بٹھاتے وقت فرمایاتھا،تحریر کرنے کی محال نہ ہوئی۔صاحب سجادہ کے بھی بعض خوارق ومقامات جو حضرت قدوۃ الکبریٰ کی رحلت کے بعد صادر ہوئے لطائف شریف کے ذیل میں درج کردیے تاکہ ان کی خوشبوطالبان صادق اور مخلصان واثق تك يهنيج اور معلوم موكه وه گويا حضرت قدوة الكبرى كى بزم ميں حاضر ہيں اور ان كے كلام سے مستفيد ہورہے ہيں۔" (لطائف انثر في اول، ص: 107، 106)

حضرت شیخ مرتب نے ترتیب شدہ لطائف اپنے تیخ قدوۃ الکبریٰ سیداشرف جہائیر سمنانی کی بارگاہ میں پیش کیے اور حضرت نے از اول تا آخر ملاحظہ فرمایا اور اظہارِ مسرت فرمایا اس عمل کی برکت سے تمام لطائف مستند ہوگئے۔ اب ان میں کسی قیل و قال کی کوئی گنجائش نہیں رہی ، یہ لطائف مختلف ادوار اور متعدّد اسفار کے دوران نوٹ کیے گئے۔ بیسول برس کے فاصلے کے واقعات بعض لطائف میں کیجافرہا دیے ہیں ، ترتیب کی آسانی کے لیے یہ مناسب بھی تھا، مثال کے طور پردیکھیے حضرت کاسلطنت ترک فرمانا، بیعت کے لیے مناسب بھی تھا، مثال کے طور پردیکھیے حضرت کاسلطنت ترک فرمانا، بیعت کے لیے ہندوستان آنا، شیخ شرف اللدین کیجی منیری کی نماز جنازہ پڑھانا اور جون ہور میں سلطان ابر اہیم شرقی سے ملاقات ایک ہی صحیفے میں جمع فرما لور میں سلطان ابر اہیم شرقی سے ملاقات ایک ہی صحیفے میں جمع فرما لیور میں سلطان ابر اہیم شرقی سے ملاقات ایک ہی صحیفے میں جمع فرما

-دىمىب ر2021 استاذ جامعه اشرفيه، مبارك بور

صوفيات ا

دیے، حالال کہ ان واقعات میں بیسیوں برس کا فاصلہ ہے ۔ واضح رہے کہ حضرت مرتب نے تواریخ وسنین کا اہتمام نہیں فرمایا ہے، اس لیے بعض مواقع پر قارئین کو کچھ الجھنیں پیش آجاتی ہیں۔

حضرت شخ نظام یمنی نے بعض احوال اور خوارق کے لکھنے سے احتیاط برتی ہے، "رموز مملکت خویش خسروال دانند" حضرت شخ نظام کمینی نے اس میں مقدمہ، ساٹھ لطائف اور خاتمہ جمع فرمایا ہے۔ زبان فارسی، بیان عمدہ اور فصیح ہے، اسلوب روال دوال ہے، معارف تصوف میں بیان عمدہ اور فصیح ہے، اسلوب روال دوال ہے، معارف تصوف میں بیل بڑی گہرائیال اور وسعتیں ہوتی ہیں۔ ماضی میں تصوف کی بنیادی کتابیں باضابطہ داخل درس ہوتی تھیں۔ اسرار تصوف اگر چیام قاریکن کی دسترس باضابطہ داخل درس ہوتی تھیں۔ اسرار تصوف اور عائی قشیر اور حقائق ومعارف ہیں، کھمات کی تفسیر اور حقائق ومعارف ہیں، اشر فی میں مشوفات و کرامات ہیں، کلمات کی تفسیر اور حقائق ومعارف ہیں، اسرار کلام ربانی اور احادیث نبویہ ہیں، صحابۂ کبار اور اہل ہیت کرام کے امراز کلام ربانی اور احادیث نبویہ ہیں، صحابۂ کبار اور اہل ہیت کرام کے افرال اور معمولات ہیں، مشرکیت، طریقت اور حقیقت کے معارف اور کی تابندہ نفوش ہیں، شریعت، طریقت اور حقیقت کے معارف اور مدارج ہیں۔ آدابِ معیشت اور رموز سلطنت ہیں وغیرہ وغیرہ۔

مخدوم اَلآفاق حضرت سيد شاه عبدالرزاق نور العين ﷺ تحرير فرماتے ہيں:

"جامع مقامات اشرفیه غوشیه ابو الفضائل حضرت نظام الدین یمنی کونسبت وارادت حضرت قدوة الکبری سے ہے۔ تصانیف کثیرہ اور تالیفات کمیرہ ان سے منسوب ہیں۔ کنزالاسرار، تسخیر کواکب اور عمل تکسیر وغیرہ حضرت قدوة الکبری کے مقامات وحقائق طیر فرمائے حضرت شاہ وجید الدین المبیشوی محرفار میں فرمائے جسزت "وہ جامع کمالات اشرف، محرفظ الکبراثبات وفقی، اپنے بیرے محرم اسرار تھے۔ " محضرت نظام الدین غریب یمنی حضور سیدا شرف کی بارگاہ میں آنے سے قبل لطائف کی ابتدامیں فرمائے ہیں۔

وساوس نفسانی اور ججوم وساوس شیطانی میں آلودہ تھا۔

(لطائف اشرفی اول مطبوعه مخدوم اشرف اکیڈ می کچھوچیه شریف، ص: 19)

ذیل میں مقدمہ، ساٹھ لطائف اور خاتمہ کے عنوانات بلا تصرہ درج کرتے ہیں:

فهرست حصه اول:

مقدمہ-علم اور کتبِ صوفیہ کے دیکھنے اور کلمات مشاکُے کے سننے کے فوائداور اس کے شرائط و آداب لطیفیہ 1- توحید اور اس کے مراتب

سیفیہ 1- وسیداور اسے سراہب لطیفہ 2- ولی کی ولایت پہچاننااور اس کے اقسام لطیفہ 3-معرفت عارف و متعرف جاہل

لطیفہ4-صوی و متصوف وملامتے و فقیر، ان کی شناخت اور اس گروہ کے اقسام اور ارباب ولایت لیخنی غوث وامامان و او تادوابر ارو ابدال واخیار کے ذکر اور تیجیے ہوئے اولیا کی تشریح اور تصوف کیا چیز ہے اور صوفی کس کو کہتے ہیں۔

ب لطیفہ 5 مجزہ و کرامت اور استدراج میں فرق اور کرامت کے دلائل اور معراج شریف کا تذکرہ

لطیفہ 6-شیخ ہونے کی اہلیت ، اقتداکی شرائط ، مرشد و مرید کے آداب جو چالیس اکابر کے مقرر کردہ آداب کامجموعہ ہے اور مسکلۂ توحیداوراس کامطلب

لطيفه7-اصطلاحات تصوف

لطيفه 8- حقيقت معرفت، راهِ سلوک وسلسلهُ تربيت ووحبهِ خاص و حجب خلافی نورانی وانواع تجليات و تلبيس ابليس ـ

لطیفه 9-شرائط تلقین، اذ کار مختلفه جو مشائخ میں جاری و ساری رہے ہیں، فضیلت ذکر جلی برخفی

لطیفہ10 - تفکر و مراقبہ، جمع و تفرقہ کے شرائط

لطیفہ 11-مشاہدہ دوصول درویت صوفیہ دمومنان دیقین لطیفہ 12-صوف و خرقہ دغیرہ سے لباس مشائخ کے اقسام

تعلیم 12 معنی اور مرید و مراد کے شرائط اور مقراض وطاقیہ کا تذکرہ۔ اور ہرایک کے معنی اور مرید و مراد کے شرائط اور مقراض وطاقیہ کا تذکرہ۔

لطيفه 13- حلق وقصر يعنى بال مند انااور كترنا ـ

لطیفہ12-مشائخ کے خانوادوں کی ابتد اجواسل میں چودہ ہیں لطیفہ 15-سلسلۂ حضرت قدوۃ الکبریٰ اور سلسلۂ حضرت نور العین اور سلف و خلف کے مشائخ کا بیان اور ان کے خلفا اور ہر ایک کی تاریخ وفات اور اعراس بزرگان اور متعدّد اکابرسے فضائل

حاصل کرنے کافائدہ کیاہے۔

وتمبر 2021

ماەنامەاشرفيە

صوفیات

لطيفير 3-بيان زكوة

لطيفه32-بيانَ حج وجهاد

لطيفه33-اتسام امت كي فرقه بنديان اور انساني مراتب كي

ماهیت اور انسان صوری ومعنوی کاتذکره **لطیفہ34**-فوائدسفراوراس کے شرائط لطيفه35-حضرت قدوة الكبرىٰ كا دوران سفر عائب روز گار کامشاہدہ فرمانااور کوہستان میں سن رسیدہ بزر گوں سے مقامات عاليه حاصل كرنابه **لطیفہ36**-عقل و شرب کے طریقے اور بعض ماکولات و مشروبات کے فوائد لطيفه37-شرائط اعتكاف وعزلت وخلقت، تجريد وتفريس لطيفير38-وظائف صبح ويثام، صلوة خمسهُ اسلام، نوافل، ادعيه مشهوره،ايام متبركه،صيام صوفيه-لطيفه 39-عشق اور مراتب عشق لطيفيه40-زيدوتقوي لطيفيه 41- توكل وكسب ورضاوخوف ورجاء كاذكر لطيفه42-تعبير خواب لطيفه 43- بخل وسخاوت درزق وذخيره لطيفه44-مجابده ورياضت اور سعادت وشقاوت لطيفير45-رسوم خلق ومزاج ستحسن لطيفه46-تذكيراور وعظ وسخلق وغضب وشفقت ومعامله لطيفه47-مومن وسلم لطيفه48-امرمعروف ونهي منكرواشربه مختلف فيها لطيفير49-امامت كي شاخت وبيان تولّاو تبرّاوترك علائق و عوائق **لطیفه 50**-معرفت نفس و روح و قلب اور قبض ارواح ، ملائك كاظهوراور خواهش موت لطيفيه 15-علم وطبل وزنبيل گرداني **لطيفه 52-حضرت رسالت پناه ڇُلڻُ نائلاُ کا نسب اور ان کي**

سیرت مقدسه اور ان کی سیرت مقدسه اور کتب انساب سے نسب

لطيفيه 53-خلفا براشدين وبعض صحابه و تابعين وائمه اثناعش

سادات ازاخفاد واولاد کی شرح

لطیفہ 16-مشائح کرام کے کلمات شطحیات کے معانی اور اس جیسے کلام کی تشریح۔ لطيفير17 - آداب صحبت وزبارت مشائخ وقبور وجبين سائي۔ لطيفيه 18-معانى زلف وخال وغيره **لطيفه 1**9-در ميان معاني ابيات متفرقه جومجملات متصوفه کے متعلق فضلاسے صادر ہوئے لطيفير20-ساع واستماع مزامير فهرست حصه دوم: لطيفير21 - مسكه جبر واختيار وقضا وقدر وخير وشراور بعض عقائد صوفيه _ لطيفه22-حضرت قدوة الكبري كاتخت سلطنت كاترك کرنااور سر رمملکت سے منہ موڑنا،سفراختیار کرنااور بعض مشائخ عصر سے راہ میں ملاقات کرنا اور خصوصیت کے ساتھ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سے شرف ملاقات ہونااور حضرت کیلی منیری کے بنت جنازہ میں پہنچنا، وہاں سے حضرت شیخ علاءالدین پنڈوی کے حضور میں بارباب ہونااور تمام مقاصد دلی کو حاصل فرمانااور شیخ کا اپنے تمام مقامات عالیہ کوان کے حوالے کرنااور خطاب جہانگیری سے سرفراز فرمانا۔ **لطيفه23**-حضرت قدوة الكبري كالتعين مقام اوران كي ظفر آباد تشریف آوری اور بعض بے بہ بے کرامتوں کاصدور اور حضرت شیخ کبیر سرور بوری کی ارادت۔ **لطيفه24–امرا** وسلاطين اور فقرا و مساكين كا ملا قات كرنا اوران کامندعالی سیف خان کے مناقب بیان کرنا۔ **لطيفه 2**5-ذكر ايمان و دلائل اثبات صانع ووحدت صانع اوراس کی ازلیت وابدیت اور اصول شریعت وطریقت _ **لطیفه26-**ارباب نظر و بربان واصحاب کشف واعیان اور ان دونوں گروہ کی حیرت اور آخری گروہ کے عقائد اور شریعت و طریقت کی بحث اور ان دونوں کاایک ہونا۔ . لطيفه27- دلائل وحدت وجود، بعض مشائح كا وحدت وجود میں اختلاف اور اقوال مختلفہ کے توفیق میں۔ **لطيفه**28-بيان توبه **لطيفير29-معرّفت نماز**

لطي**فير3**0-معرفت روزه

ماەنامەاشىرفىيە

صوفيات

لطیفہ54-بعض شعرا کاذکر جومشربِ صوفیاسے آگاہ تھے۔ لطیفہ 55-حضرت قدوۃ الکبریٰ سے بعض خوارق کاصدور بہ نسبت بعض اشخاص

لطیفه 56- تفویض مقام و حوالهٔ ولایت اسلام به سید عبد الرزاق اوران کی فرزندی میں قبولیت

لطیفہ 57 – حدود اودھ، قصبہ جائس، قصبہ ردولی اور اس کے نواح میں حضرت قدوۃ الکبریٰ کی تشریف آوری اور وہاں ظہورِ کرامت اور مندعالی سیف خان، قاضی رفیع الدین اور شیخشس الدین صدیقی اودھی کامعتقد ہونا۔

لطیفہ 58- دعائیں، اساے عظم، علم تکسیر، توریت کے سور و فاتحہ یعنی دعائے بیٹے اور افسوں و تعویذ کے بعض دیگر فوائد

لطیفہ 59- نزولِ فیض الٰہی و فضل لا متناہی، احضار ملا تکہ و مردانِ غیب اور بعض اولیابر اسے تجہیز و تکفین حضرت قدو ۃ الکبر کی مدانِ غیب اور بعض محبت آگیں کلمات کا صدرور بہ نسبت قدو ۃ الآفاق سید عبد الرزاق ، ان کی اولاد و احفاد اور بعض خلفا ہے اکبر اور لطف عام ہ نسبت فرزندان و معتقد ان و مریدان و مخلصان تام۔ مار لطف عام ہ نسبت فرزندان و معتقد ان و مریدان و مخلصان تام۔ مار مطاق اور حکایات صوفیان۔

عظرت شخ نظام نمینی نے جو آخر میں تحریر فرمایا ہے اس کی سلخیص ذیل میں پیش کرتے ہیں۔ تلخیص ذیل میں پیش کرتے ہیں۔

"خدامیری سعی کو مشکور کرے اور راؤ تحقیق میں خطاو لغزش سے محفوظ رکھے، میں ناظرین سے امید کرتا ہوں کہ وہ اس کتاب سے مستفیض ہوں تو مولف کے حق میں دعائے خیر کریں اور اس کتاب کے لکھنے میں کوئی علی ہوئی ہوئی ہوتو اصلاح کریں، حق تعالی جزائے خیر دے اس شخص کو جو اس کتاب کے مضامین پر غور کرے اور اس میں خطابہ و تو معاف کرے۔"
لطائف اشرفی فی بیان طوائف صوفی دینی علوم اور دنیاوی معاملات کا بحر ناپیدا کنار ہے، معارف روحانی اور سلاسل تصوف کا لہریں لیتا ہوا سمندر ہے، ہم نے فہرست توبلا تبصرہ پیش کردی ہے، اب حضرت غوث العالم کی علمی اور روحانی گہرائیوں مے علق چند لطائف کے حضرت غوث العالم کی علمی اور روحانی گہرائیوں مے علق چند لطائف کے اقتباسات درج کرتے ہیں:

صحابۂ کا ملین کے مناقب اور خلفا ے راشدین کے مراتب: حضرت قدوۃ الکبرا(مخدوم سید انشرف جہانگیر سمنانی) نے صحابہ کا ملین کے مناقب اور خلفا ہے راشدین کے مراتب پر ایک

رسالہ تالیف فرمایا تھا، اس میں صحابہر سول غِلاِیدًا میں سے حضرت علی خِلاَیقیاً کے فضائل کا ذرازیادہ ذکر تھا، جس سے علمائے ظاہر کو غلط گمان ہور ہاتھا، حیلہ جواور مجادلہ پیندلوگوں کے دل و دماغ میں تفضیلیت کی بو محسوس ہور ہی تھی، جب حضرت قدوۃ الکبرابزگال سے حضرت قدوۃ اللبرار، زبدۃ الاحرار، علاء الدین والدنیاسے ملاقات کرکے واپس الابرار، زبدۃ الاحرار، علاء الدین والدنیاسے ملاقات کرکے واپس آرہے تھے، اسی سفر میں آپ نے محمد آباد گوہنہ میں نزول اجلال فرمایا ، آپ کے ہمراہ علائی فقرااور بلند مرتبہ حضرات کی جماعت نے قصبہ کے در میان ایک مفرح قلب باغ میں قیام فرمایا، پچھ علاجو لباس فصاحت سے بیراستہ تھے، فصاحت سے بیراستہ تھے،

معارف و د قائق کی باتیں ہوئی، عوارف و حقائق پر گفتگو ہوئی،
اس کے بعد صحابہ کرام کے مناقب پربات ہونے لگی، حضرت قدوۃ الکبرا
نے اپنی درافشاں زبان سے وعظ فرمایا کہ اس مجلس پاک اور محفل مبارک
کے حاضرین اکابر دادو تحسین پر مجبور ہوگئے، اللہ تعالی کی حمد و ثناکے بعد
عقائد کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ فضائل صحابہ میں میں نے ایک رسالہ بھی
مرتب کیاہے، اگر ہمارے احباب اپنی نگاہوں کے انوارسے اس کتاب کو
دیکھ کرکر غور کریں تو عجب نہیں کہ مکمل دلچیں سے اس کامطالعہ مکمل کریں
گے، مولانا حسین صاحب (کتاب دار) حضرت کی کتابوں کے محافظ، نے
حضرت کا اشارہ پاکرائس رسالہ کوان کے ہاتھوں میں دے دیا۔

قاضی ظمیرالدین صاحب اور علماکی ایک جماعت نے رسالہ کے ابتدائی صفحات کا مطالعہ کیا ، بہت زیادہ تعریف کی ، قاضی احمد جو ان حاضرین میں سے ایک تھاوہ حضرت علی کے فضائل کو لے کر اعتراض کرنے لگا اور عجیب جھڑا کھڑا کر دیا ، ایک دوسرے کے سامنے دلیلیں پیش کی گئیں ، بات بہت کمی ہوگئی ، علما کے مختلف اقوال پیش کئے گئے۔

علاہمی قاضی احمد کے ساتھ ہوگئے، سب بحث کرنے گئے،
بحث یہاں تک پہنچ گئی کہ حفرت کو غلط قرار دینے کے لیے لوگوں نے
ایک استفتا تحریر کیا اور اس پر اتفاق کیا کہ آئدہ جمعہ کو اس مسلے میں
اس استفتا کو لے کر حضرت سے بحث و مباحثہ کریں گے، جب یہ خبر
حضرت کو ملی، آپ کو تردّ دہوا، جب جمعہ کا دن آیا تواس قدر بارش ہوئی
کہ طوفان نوح آ گیا، تصبہ کے گھروں میں سیل ب آ گیا، اس بنا پر کوئی
شخص جامع مسجد میں نہ آسکا بلکہ ان کی جماعت میں اختلاف ہوگیا۔
سید خان جو کہ نہایت ہی عاقل و فاضل سے انہیں خواب

30 صوفيات

> دکھایا گیاکہ خشرت مخدوم انثرف جہانگیر کوجیبیاکہ تم سمجھ رہے ہو، ویسے نہیں ہیں،تمھارے ہاتھوں میں ان سے مقابلہ کی طاقت نہیں ہے،اگر دونوں جہانوں کی خیریت و دولت مطلوب ہے توان سے معذرت اور توبہ کرو،جب صبح کے وقت خواب سے بیدار ہوئے، تواپنی اہلیہ سے خواب بیان کرنا چاہا، اتفاق بید کہ ان کی اہلیہ نے بھی وہی خواب بیان کرنانشروع کر دیا کہ مجھ کو بھی یہی خواب نظر آیا ہے ، میں کہنا ہی جاہ رہی تھی کہ آپ نے پہل کر دی،اب بہتریہ ہے کہ خضرت کے پاس جاکر معذرت کُرلو، ذلت میں پر ناقل مندی کا نقاضانہیں ہے ۔ شعر

> > نباید پسندیدگال را پسند که در بیشهٔ شیر خیمه زنند

ترجمه: پيندېده لوگول کوپه پيندنېين که شير کې کجپيار مين خيمه لگايئن ـ بیوی نے کہاکہ حضرت قدوۃ الکبراکی جماعت میں کھڑے ہو جاؤ، نیزآپ کی اولاد بھی نہیں ہے، حضرت سے در خواست گرو، ہوسکتا ہے کہ اس خواب کی تعبیر میں بیعظیم دولت نصیب ہوجائے جسے ہم نے جلد ہی دیکھا تھا کہ ایک عظیم ّ جامعٰ فضائل بزرگ مشرّق سے مانند' آفتاب نمودار ہوئے، میں نے اُن کی صحبت اختیار کی توانھوں نے مجھے

جار آمول سے سرفراز فرمایا۔

بیوی کی بات حضرت سیر خان کے دل میں بیٹھ گئی، تیزی کے ساتھ حضرت کی چوکھٹ ہوسی کے لیے چل پڑے ،حضرت کی صحبت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: حضور قلب مبارک میں کچھ تر ددنہ فرمائیں، ان معترضین کے اعتراضات کے جوابات میں دیتا ہوں، حضرت کے رخ مبارک پرنہایت خوشی کے آثار ظاہر ہورہے تھے، فرمایا: کہ میرے عزیز! فقیرنے بھی صحیح جواب دے دیاہے، مگر ناانصافی اور ہٹ دھرمی کی بنا پروہ اسے قبول نہیں کررہے ہیں، حضرت سیدخان نے عرض کیا: واقعی معاملہ الیابی بے، مگر بیر مخلص معتقد ایک دوسری تدبیر اپنانا جاہتا ہے، حضرت قدوة الكبرانے خوشی سے ان كوچار آم دے ديئے اور فرماياتمحارے گھرميں چار اولاد پیداہوں گی، ایک طاہر دوسر امطہر تیسر اطیب اور چوتھا محد کے نام سے موسوم ہوگا ، ان میں سے ہر ایک عالم وفاضل ہوگا اور یہ سب معاصرین پر سبقت لے جائیں گے۔

اس کے دوسرے جمعہ کو تمام علاے ظاہر حاضر خدمت ہوئے،استفتا پیش کیا،سیرخان نےاستفتاہاتھ میں لے کر پڑھااور کہا کہ آپ سب کااعتراض اس پر ہے کہ حضرت قدوۃ الکبرانے حضرت علی کے فضائل زیادہ بیان کر دیے ہیں؟اس پرسیدخان نے کہا، ہاں: بیہ کام اگر کوئی غیرسید کرتا تو قابل اعتراض تھا، مگر ایک سید ایساکرے بیہ

کوئی اعتراض والی بات نہیں کیوں کہ اگر کوئی اپنے ماں باپ کی تعریف میں مبالغہ کرے، تواس میں حرج نہیں، انہوں نے کہا کہ اینے دعوے پر دلیل پیش کریں ،سید خان نے کہا، اچھی بات ہے ،جامع العلوم میں ایک حدیث شریف منقول ہے۔ اَلنَّاسُ اَبْنَاءُ اللَّهُ نَیَا وَلَا يُلِامُ إِلرَّ جُلُ عَلى حُبّ أَبُويُهُ بِمَنْ حِهمَا - (لوك دنيادار ہیں اور کسی تخص پر والدین ہے محبت یا مدح سرائی کی بنا پر ملامت نہیں کی جائے گی۔)

محض اس روایت کو سن کر تمام معترضین دم بخود اور ذلیل مُوكَّحُ جِيباكه ارشاد الهيب: قُلْ جَأَّءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ. آخر کار ہرایک نے عذر پیش کیا، مگراپ عذر خواہی سے کیافائدہ ہوتا،حضرت قدوۃ الکبرانے ان کے حق میں دعائے خیر فرمائی کہ اللہ تعالی سب کونی کریم اور آپ کی آل اولاد کے صدقے کمالیت دارین سے نوازے اور معترضین کواعتراض کاموقع نہ دے،ہم اس سے اللہ کی پناہ ما نگتے ہیں، چنانچہ ہرایک معترض پریشان اورظلم وستم کاشکار ہوا۔ قسعر ستیزیدن عارفے بیدرنگ در انداختن در دمان نهنگ ترجمہ:کسی سے عارف سے منازعت،مگر مچھ کے منھ میں (مقدمه لطائف اشرفی)

ہاتھ ڈالناہے۔ رسالہ غوشہ کی ترتیب:

حضرت قدوة الكبرافرماتے ہیں:

"اولیا کا دوست اور بهی خواه اخیس میں سے ایک ہے"۔ ابوجعفر سیلانی[صیدلانی]نے فرماماکہ رسول کریم ﷺ لیٹ کا کھیں ا نے خواب میں د کیھا،آپ مسند صدارت پر حبلوہ افروز تھے، تمام مشاکُخ آپ کے اردگرد بیٹھے تھے۔ نبی کریم اللط اللہ ان (ابوجعفر) کی طرف سے چېره پھيرے ہوئے تھے،آسان كادروازه كھلا، فرشتہ نيچے اترا، سنہرى پليٹ اور جاندی کالوٹا ہاتھ میں لے کر حضور کے سامنے رکھ دیا،سب نے ہاتھ دھولیے ،جب میری باری آئی توحضور غِلالِیّلانے فرمایا کہ پلیٹ اس کے سامنے سے اٹھالو، کیوں کہ بہ اس جماعت سے نہیں، فرشتے نے اٹھالیااور حلاً گیا، میں نے عرض کیا: یار سول اللّٰد ﷺ ،اگرچہ میں ان میں سے نہیں ہول کیکن آپ کو معلوم ہے کی میں ان کو دوست رکھتا ہول، حضور غِّلِالِیَّالُ نے فرمایا: جوان کو دوست رکھتا ہے اس کا شار انہیں میں ہو تا ہے، پلیٹ پھرسے لائی گئی، پھر میں نے ہاتھ دھلے ، حضور نے مجھے دیکھااور سکراہااور فرمایاکہ جوہم سے دوستی رکھے گاہمارے ساتھ ہو گا۔ ابوجعفر فرمات ہیں کہ اس وقت میں جماعت صوفیا کی صحبت

ماهنامهاشرفيه وتمب ر2021

صوفيات

میں نہیں رہتاتھا۔

حضرت ایرائیم ادہم نے فرمایا کہ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ ہاتھ میں قلم لیے ہوئے کچھ لکھ رہاتھا، میں نے بوچھا تھا : کیا لکھ رہے ہو؟ اس نے کہا: اللہ کے دوستوں کانام، میں نے کہا، اللہ کے دوستوں کانام، میں نے کہا، اگرچہ میں نہ تواولیا ہے حق میں سے دو،اس نے کہا: آگرچہ میں نہ تواولیا ہے حق میں سے ہوں نہ ان کا دوست ہوں، اتنے میں ایک دوستوں کا دوست ہوں، اتنے میں ایک دوستوں کا دوست ہوں، اللہ میں ایک دوستوں کا دوست ہیں اللہ کے ولیوں کے دوستوں کا نام بھی لکھ لو،اللہ کے ولیوں کے ولیوں کے دوستوں کا دوست ہی میرادوست ہے۔

حضرت قدوة الكبرافرماتے ہیں کہ اس بلند مرتبہ جماعت کی تصنیفات اور جماعت صوفیه کی تالیفات عطامے ربانی اور عنایت لا متناہی ہیں، جس وقت اس فقیر نے شیخ عبدالرزاق کاشانی سے کاشان میں ملاقات کا نثرف حاصل کیا، حضرت شیخ اکبر کے بارے میں شیخ نے تقریباان الفاظ میں بہروایت نقل کی کہ بغداد کے ایک بڑے شیخ نے شیخ اکبرکے مناقب میں ایک کتاب تالیف کی ،اس میں یہ ذکرہے کہ شیخ اکبر کی ۔ تصنیفات کی تعداد پانچ سوے زائد ہیں، حضرت ینخ اکبرنے خود بعض احباب کے التماس پر اپنی کتابوں کی ایک فہرست تبار فرمائی تھی،جس میں حضرت شیخ اکبری ڈھائی سوکتابوں کانام ذکر کیا گیاہے ،اکثر تصوف میں اور بعض دیگر فنون سے متعلق ہیں، اس رسالہ کے خطبہ میں حضرت نے ذکر فرمایا ہے کہ ان کتابوں کی تصنیف کے پیچھے وہ مقصد کار فرمانہیں تھاجو عام مصنفین کاہوتا ہے بلکہ بعض تصنیفات کا داعیہ یہ تھاکہ حق تعالی کی طرف سے میرے اوپر کوئی امر وار دہوتا، مجھے لگتا کہ بہ میری ہستی کو جلا ڈالے گا،اس لئے بعض واردات کومیں حیطہ تحریر میں لے آتااور بعض کتابوں کی تصنیف کاسب یہ ہوتا کہ بھی خواب تو بھی بیداری میں حق تعالى كى بار گاه سے حالت كشف ميں مجھےاس كاحكم دياجاتا۔

حضرت قدوۃ الكبرافرماتے ہیں كہ "رسالہ غوشیہ" كى تالیف کے وقت مجھ كو بھی عطیات سے معمور اشارہ اور شوق انگیز بشارت ملی سے اور اس كتاب كى تالیف كا خیال میرے ذہن میں (من جانب اللہ) پیدا كیا گیا تھا، حضرت نورالعین بھی اس ارشاد کے وقت حاضر مجلس تھے اور حضرت قدوۃ الكبرا كے الفاظ شریفہ اور كلمات لطیفہ كی تالیف كا باعث بھی بہی بشارت تھی اور اس پاکیزہ لطائف آمیز كلام اور ظرافت آمیز كلمات كی تالیف كے لئے الہام ہوا تھا۔

حضرت مخدوم اشرف نے فرمایا:

مجھے اللہ تعالی نے بشارت دی ہے کہ جس نے میرے کلام کو قبول کیا ہو گا اور معرفت و وجدان کے ساتھ یقین واطاعت کے طور

پردل کے کان سے سنا ہو گا تواس کے اندر علم ومعرفت کی بچ پڑجائے گی۔اور اگر اس پر فی الحال کوئی بات مشتبہ ہو گئی ، تو بھی اس کے لیے یک گونہ فضیلت ثابت ہوگی۔

اسی در میان حضرت نے فرمایا کہ چونکہ مشائے کے کلمات حسنہ کشف و وجدان سے مستنبط اور اس جماعت کے ذوق و معرفت سے منتخب ہوتے ہیں،اس لیے بہر حال ان کلمات لطیفہ اور مقامات شریفہ کا منکر محرومی کے جہنم کی گہرائی میں جا پڑتا ہے اور رسوائی کے کنویں کی تنہ میں پہنچ جاتا ہے، حبیبا کہ حضرت مولوی فرماتے ہیں۔ متنوی چول خدا خواہد کہ پردہ کس درد

میلش اندر طعنهٔ پاکان برد در خداخوابد که پوشد عیب کس کم زند در عیب اہل دل نفس کتها چول تنج فولاد است تیز گرنداری تو سپر واپس گریز پیش این الماس بے اسپر میا کز بریدن تیج را نبود حیا

ترجمہ: ئرجب اللہ تعالی کسی کی پردہ دری کرنا چاہتا ہے ، تو اس کے اندریا کان امت پرطِعن کی جرات پیدا کردیتا ہے۔

اور اگر اللہ تعالی سی کی عیب بوشی فرمانا چاہتا ہے تواس کے نفس کواہل دل کی عیب جوئی سے سے دور کر دیتا ہے۔

کہ بغیر ڈھال کے اس تلوار کے سامنے مت آنا، کیوں کہ تلوار کو کاشنے میں کوئی شرم نہیں محسوس ہوتی۔

حضرت قدوۃ الکبرافرہاتے ہیں کہ جس شخص کو توحید افعال کی سختی اور توحید افعال کی سختی اور توحید افعال کی سختی اور توحید صفات سے آشائی ہوگی ،وہ جانتا ہوگا کہ جماعت صوفیا کے اقوال واحوال میں کیا حکمت پنہاں ہوتی ہے ،چاہیے کہ ان مشاکخ کی ہاتوں پر حرف زنی نہ کرے۔شعر

کی ہاتوں پر حرف زنی نہ کرے۔ شعر بر حرف بھی کس منہ انگشت اعتراض کال کلک صنع نیست کہ خطی خطا کشد ترجمہ: کسی بھی اللہ والے کی بات پر اعتراض مت کر کہ بیدوہ قلم نہیں ہیں جوغلط ککیر کھینچتے ہیں۔ (مقدمہ لطائف اشرنی) (جاری)

32

حضرت ابوعلى سن بصرى خالنعنائه

[ولادت:21هـوصال:110ه]

محراظم مصباحي مبارك بوري

سیدناحسن بصری رُطنتُ الله الله الله القدر تابعی بزرگ ہیں۔ آپ نے اس دور میں آنکھ کھولی جو خیر القرون قرنی ثم الذین بلونم کازمانہ ہر کت نشان تھا، بہت سے جلیل القدر کبار صحابۂ کرام سے شرف ملا قات حاصل تھا، ایک روایت کے مطابق 130 صحابۂ کرام کی زبارت سے مشرف ہوئے،ان میں سے 70 بدری صحابۂ کرام ہیں۔ بیت نبوی میں اپنے ابتدائی ایام گزارے اور سرچشمہ فیض و حکمت والے گھرسے خوب فیض پائی کی ،امام المحدثین کے لقب سے ملقب ہوئے۔ آپ علم شریعت وطریقت دونوں کے جامع تھے۔ **نام اور کنیت:** آپ کااسم گرامی حسن، کنیت ابوعلی، ابوسعید، ابو محمد اور ابونصر تقی _ والد کا نام حسب روایت بیبار تھااور وہ حضرت زید بن ثابت انصاری وَثِلَاثِيَّالُہُ کَے آزاد کردہ غلام تھے۔ والدہ محترمہ کا نام خیرہ تھااور وه حضرت ام المومنين سيده ام سلمه رئيلينجيالي كنيز خيس -

ولادت باسعادت: حضرت حسن بصرى عَالِثْحِينُهُ كَى ولادت خليفهُ دوم فاروق عظم سیرنا عمر بن خطاب رہنا تھا گئے کے دور خلافت کے آخری حصہ 21ھ میں مدینۂ طیبہ میں ہوئی۔ ولادت کے بعد آپ کو امیر المومنین حضرت فاروق عظم کی بار گاہ میں لایا گیا تو آپ نے حضرت حسن بصری کی تخنيك فرمائى اور "حسن" نام تجويز فرمايا ـ

آپ ان خوش نصیب بچوں میں ہیں جفیں بیت نبوی میں آنے جانے کی سعادت حاصل تھی۔ ابھی اوپر گزرا کہ آپ کی والدہ ماجدہ ام المؤمنين حضرت ام سلمہ رخالة تعلق كي خادمہ تھيں، اس وجہ سے آپ كوام[.] المؤمنین کی تربیت سے حصہ ملا۔ جب آپ کی والدہ کسی کام میں مصروّ ف ہو حاتیں اور آپ رونے لگتے توام المومنین ام سلمہ برنائی پہلے آپ کو چپ کرانے کے لیے اپنے سنے سے لگالیتیں اور دودھ پلاتیں، اس لحاظ سے آپ ام المومنين كے رضائى بيٹے ہوئے۔ آپ نے حضرت ام سلمہ كے بابركت ہاتھوں میں رسول اللہ کے گھریرورش پائی، تولوگ اس دور میں کہنے لگے کہ حسن بھری سے علوم و معارف کے جو دریا پھوٹے ہیں وہ در حقیقت اسی دودھ كافيني ہے جوآپ نے ام المومنين سے نوش فرمايا۔

اور مدینہ منورہ میں صحابہ کرام سے دینی علوم حاصل کیے، آپ نے ان کی قربت سے نی کریم میں اللہ اللہ اللہ الواسط صحبت کافیض حاصل کیااور اضیں صحابہ كرام حضرت على، حضرت عثمان ، حضرت انس بن مالك ، حضرت حسن مجتبيٰ رِ اللّٰهِ عَلَيْهِ الجعين سے فیض پایااور دین کاظاہری وباطنی تمام علم حاصل کیا۔ ۱۲سر سال کی عمر میں بصرہ گئے اور وہاں کے اہل علم سے قرآن و حدیث کاعلم سیکھا۔ **بيعت وخلافت:** حضرت حسن بصري عَالِيْحِينُهُ حضرت على النَّهِيُّكُاكِي

بیعت سے شرف باب ہوئے اور ان سے خرقۂ فقر یایا، حضرت علی مرتضیٰ نے آپ کووه خرقه پخاص مع کلاه چهارتر کی عنایت فرمایا، جواخیس حضور سیدعالم ﷺ سے ملاتھااور ظاہری وباطنی علوم عطاکر کے اپنی خلافت سے بھی سر فراز فرمایا۔

شجارت اور کسب معاش: حفرت حسن بصری والتفطیح ابتدائی دور میں جواہرات کی تجارت کرتے تھے لیکن پھر دنیاسے بے رغبت ہوکرفکرآخرت میں گوشہ نشینی اختیار کرلی۔

خشیت ربانی: حضرت حسن بصری کے تذکرہ نگاروں نے لکھا ہے کہ ہمیشہ آپ پرغم کاغلبہ رہتا اور تبھی نہیں مینتے تھے، گریہ و زاری میں مصروف رہاکرتے، آپ کے لبوں پڑی نے مسکراہٹ نہیں دیکھی، آپ ہمیشہ اس طرح ڈرے سہمے رہتے گویا آپ کو سزائے موت سنا دی گئی ہو، کثرت سے گریہ وزاری کے سبب آنکھوں میں گڑھے پڑ گئے تھے۔

ل**لمي مقام:** حضرت امام حسن بصرى تفسير و حديث ميں امام تسليم. کیے جاتے ہیں۔علم ظاہر وباطن کے علاوہ آپ زہدوریاضت میں بھی کامل تھے علامه ابن سعد لكه يين: كان الحسن جامعا عالما رفيعا فقيها مامونا عابداناكسا كبير العلم فصيحا جميلا وسفيا.

حضرت حسن بصری جامع ممالات عالم تنظے، بلند مرتبہ فقیہ اور مامون ہونے کے ساتھ ساتھ عابد وزاہد، بڑے عالم دین، صاحب فصاحت وبلاغت اورحسن و جمال کے پیکر تھے۔امام نووی فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بھری مشہور عالم تھے،ان کی جلالت شان پرسب کا اتفاق ہے۔ **کلس وعظ**: حضرت حسن بصری عوام کو دینی تعلیمات سے آگاہ تعلیم و تعلم: آپ نے دس سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کر لیا مسیر کرنے اور انھیں تقویٰ و پر ہیز گاری کا درس دینے کے لیے ہفتے میں ایک دن

_____ حامعهاشرفیه مبارک بور وسمب ر2021

اساطین تصوف

برگمانی کاسبب ہوتی ہے۔

افسوس اے انسان! کیا تجھ میں خدا ہے تعالیٰ سے جنگ کرنے کی طاقت ہے؟ کیوں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے، حقیقت میں وہی اللہ تعالیٰ سے جنگ کرتا ہے۔ بخدا میں نے ستر اصحاب بدر سے ملاقات کی ہے، ان میں سے اکثر و بیشتر کا لباس اون کا ہوتا تھا، یعنی وہ دنیا سے بے رغیت تھے اور عیش و نیمت کے حریص نہ تھے۔

اے ابن آدم اعمل کر عمل کر، کیوں کھمل ہی تیرا گوشت اور خون ہے۔ نیز غورک عمل پر تواہیے رب سے ملا قات کرے گا، بلاشبہہ اہل تقوی کی چندعلامتیں ہیں جن سے وہ پیچانے جاتے ہیں، من جملہ ان میں سے تیچ بات کرنا، عہد و پیمان کو بورا کرنا، صلہ رحمی کرنا، کمزوروں پررحم کرنا، حسن اخلاق سے پیش آنا اور کشادہ اخلاق ، اللہ تعالی سے قریب کرنے والے اعمال ہیں۔

آدمی کی مروت اس کی زبان کی سچائی ہے، اپنے بھائیوں کے بوجھ کواٹھانا، اپنے زمانے کے لوگوں کے لیے بھلائی عام کرنااور اپنے پڑوسیوں کو تکلیف دینے سے بازر ہنا۔

بندے کوہرایک نفقہ کا حساب دینا ہوگا، سواے اس نفقہ کے جو اس نے اپنے والدین پر خرچ کیاہے، یا جوان سے کم مرتبہ لوگ ہیں یاوہ نفقہ جواس نے اپنے بھائی پراللہ کی راہ میں خرچ کیاہے، یااپنے دوست پر اللہ کی اطاعت میں خرچ کیاہے۔ کیوں کہ مروی ہے کہ اللہ تعالی ایسے شخص سے ان چیزوں کے متعلق حساب کرنے سے حیافرما تاہے۔

چار چیزیں جن کے اندر ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرماتا ہے اور اس پر اپنی رحمت عام فرمادیتا ہے۔ یہ وہ ہے جو اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرے ، اپنے غلام کے ساتھ نرم بر تاؤکرے ، میتیم کی کفالت کرے اور کمزور کی مد دکرے ۔

وصال پر ملا: حضرت محد بن سیرین جوخواب کی تعبیر بیان کرنے میں مشہور تھے، ان سے کسی نے کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ ایک پر ندے نے مسجد سے بہتر کنگری کو لیا ہے تو حضرت ابن سیرین نے فرمایا کہ اگر تیرا خواب سچا ہے تو حضرت حسن بصری کی موت ہے، کیوں کہ وہی ہمارے در میان مسجد میں سب سے بہتر ہیں۔ چنددن نہیں گزرے کہ حضرت حسن بصری کا انتقال ہو گیا۔ آپ کا وصال رجب کے شروع میں 110 ھ میں ہوا۔ وصال کے وقت آپ کی عمر مبارک کم و بیش 88 برس تھی۔ شہر بصرہ میں نماز جمعد کے بعد آپ کی نماز جنازہ اداک گئی جس میں کثیر بندگان خدانے شرکت کی۔ (سیراعلام النبلاء، کشف انجوب، تہذیب الکمال، تذکرۃ الاولی، آداب الحن البصری وزیرہ وہ مواظہ وغیرہ کتابوں سے ضمون تیار کیا گیا۔) کھی کھی۔

وعظ فرمایا کرتے تھے ، آپ کی مجلسِ وعظ نے بہت جلد شہرت حاصل کر لی جس میں کثیر تعداد میں لوگ شرکت کیا کرتے تھے ، آپ کا وعظ سننے کے لیے اہلِ علم بھی حاضر ہواکرتے تھے ، حضرت حبیب عجمی اور رابعہ بصری جیسے لوگ بھی آپ کے وعظ میں شریک ہوتے تھے۔

کراهات: ایک قافے والوں کو شدت سے پیاس لگ گئ، راستے میں ایک کویں پر نظر پڑی تو دیکھا کہ وہاں رسی ڈول کچھ بھی موجود نہیں ہے، جب امام حسن بھری کو حالات کی اطلاع دی گئی توآپ نے فرمایا کہ جب میں نظر مین محضول ہوجاوں توتم لوگ پانی پی لینا، چنال چہ جب آپ نماز کے مختاز میں مشغول ہوجاوں توتم لوگ پانی پی لینا، چنال چہ جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تواجائک کویں سے پانی اہل پڑااور سب لوگوں نے بھی طرح اپنی پیاس بجھائی، لیکن ایک شخص نے احتیاطاً بچھ پانی ایک کوزے میں مرکھ لیا، اس کی اس حرکت سے کویں کا جوش ایک دم ختم ہوگیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے خدا پر اعتماد نہیں کیا ہے اسی کا نتیجہ ہے، پھر جب وہاں سے فرمایا کہ تھے تو راتے سے کچھ بھیوریں اٹھاکر لوگوں کو دیں جن کی گھلیاں سونے کی تھیں، لوگوں نے وہ گھلیاں نے کرکھانے پینے کا سامان خریدا اور سے صدقہ بھی کیا۔

صبر کی اقسام اور اس کی وضاحت: حضرت دا تا گنج بخش علی جویری ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی حضرت حسن بھری کی خدمت میں حاضر ہوااور صبر کے متعلق سوال کیا، آپ نے فرمایا: صبر دو طرح کا ہو تا ہے ایک تومصیبتوں اور بلاؤں میں ہو تااور دوسراجن باتوں کے کرنے سے ہمیں خدا نے منع کیا ہے ان سے باز رہنا۔ اس پر اعرابی نے کہا: اَنَّكَ زاهد ما رأیت از هد منك، لین آپزاهر بین، میں نے آپ سے بڑھ کر کوئی زاہد نہیں دیکھااور نہ ہی آپ سے بڑا کوئی صابر دیکھا۔ آپ نے فرمایا اے اعرائی میرا زہدسب کاسب رغبت ہے اور میراصبر جزع۔ اس پر اعرابی نے کہاکہ میرااعتقاد مذبذب ہو گیا، آپ اس کی تفسیر بیان کر دیجیے۔ آپ نے فرمایا: میراصبر مصیبتوں کے قبول کرنے میں میرے اس خوف پر دلالت کرتا ہے جو مجھے دوزخ کی آگ سے پیدا ہورہاہے اور یہ عین جزع ا ہے، لینی بے قراری ہے اور میراز ہد دنیامیں آخرت کی رغبت کرناعین رغبت ہے۔اور خوشی کی بات توبیہ ہے کہ اپنی غرض نکال دے تاکہ صبر خالص خدا کے لیے ہو، نہ کہ اپنے بدن کو دوزخ سے بچانے کے لیے اور زہد بھی خالص خداکے لیے ہوناچاہے نہ کہ اپنے آپ کو جنت میں پہنچانے کے لیے اور بیہ علامت اخلاص کی در شکی ہے۔

اَثُوال زريس: أَبِ فرماتے ہیں کہ "إِنَّ صُحْبَةَ الْأَشْرَارِ تُوْرِثُ سُوْءَ الظَّنِّ بِالْاَحْيَارِ " بروں کی صحبت نیکوں کے ساتھ

شخصيات

انوارحيات

علامه بيرسيداحمه على شاه بخارى غورغشتوي

سيد صابر سين شاه بخاري قادري

اس دنیاآب وگل میں ابوالبشر حضرت سید ناآدم علیہ الصلاق والسلام
سے آنے جانے کاسفر جاری وساری ہے، لیکن کچھ پاک طینت لوگ جب
اپنار خت سفر باندرہ کرعالم آخرت کاسفر اختیار فرماتے ہیں تونہ صرف اپنے
بیگانے محوجیرت ہوتے ہیں بلکہ ان پر زمین وآسمان روتے ہیں۔ ایسے ہی
نفوس قد سیہ میں سے مملکت خداد ادباکستان کے صوبہ پنجاب کے ضلع اٹک
کی خصیل حضر و کے مردم خیز خطہ غور غشتی سے خانوادہ سادات بخاری کے
ایک فرد فرید علامہ پیرسید احمد علی شاہ بخاری والنظافیۃ نے بھی گزشتہ دنوں
سفر آخرت اختیار کیا ہے۔ انا مللہ و انا الیہ د اجعون۔
علامہ پیرسید احمد علی شاہ بخاری ابن سید نواب شاہ ابن سید عطر

علامہ پیرسیداحمرعلی شاہ بخاری ابن سید نواب شاہ ابن سید عطر شاہ بن سید حکر فیق شاہ ابن سید آبر شاہ بن سید محمد وفیق شاہ بن سید عبد العلیم شاہ بن سید سباق شاہ بن سید ستور شاہ عرف سید بادشاہ بابو زئی شریف رحمۃ اللہ علیہم نے 1354ھ/1935ء میں مملکت خداداد پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ضلع اٹک کی تحصیل حضرو کے مردم خیز خطہ غور عشق میں آکھ کھولی۔

آپ نے ابتدائی تعلیم و تربیت گھر میں حاصل کی۔ ناظرہ قرآن کریم پڑھا بھری تعلیم میں گور نمنٹ ہائی سکول غورغشتی سے میٹرک کیا، بعدازال بی اے فرسٹ ڈویژن میں کیا۔ آپ نے علوم اسلامیہ کے لیے استاذ العلما شیخ القرآن علامہ فتی مجد بدایت الحق غورغشتوی، علامہ فتی مجد نعمان غورغشتوی اور مولانا حافظ نعمان غورغشتوی اور علامہ فتی مجد بدایت الحق رحمۃ اللہ علیہم اور مولانا حافظ غلام صطفیٰ دامت بر کا تم العالیہ سے اکتساب فیض کیا۔ 1408 ھ/1988 میں جامعہ حقائق العلوم حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی وٹرانسٹی ماتان میں جامعہ حقائق العلوم حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی وٹرانسٹی ماتان شریف نے فرمائی۔

1387ھ/1967ء میں آپ سرکاری طور پر شعبہ تدریس سے وابستہ ہوگئے۔ آپ نے غورغشتی، مومن پور، برھان شریف، فتح جنگ اور چیچا وطنی کے مختلف سکولوں میں تدریسی فرائض سرانجام دیئے، آپ کوبیک وقت عربی، فارسی، اور اردوزبان میں دسترس تھی۔ آپ نے وقتا فوقتا مختلف مساجد میں بلامعاوضہ امامت وخطابت کے

فرائض بھی سرانحام دیئے۔ آپ کو بچین ہی سے ذوق مطالعہ تھا۔ عقائدونظریات میں پختگی اور نکھارپیدا کرنے کے لیے اہل سنت کے مثنابيرابل علم وقلم كي تصانيف خود بھي پڙھتے تھے اور دوسروں كو بھي دعوت مطالعہ دیتے تھے ۔آپ نے فن طبابت میں بھی اپنے وقت کے جیداور حاذق حکما سے اکتساب فیض کیا جن میں حکیم محمر اساعیل امرتسرى كييم نور محمه چوہان اور كيم عبدالماجد جيسے اساتذہ فن شامل ہيں جب کہ بہ ہات بھی قابل ذکرہے کہ فن طب میں انکے اساتذہ خود شاہ صاحب مرحوم رالتخلطي واپنااستاد كهنج پربضدر بتے تھے آپ نے ايك نهايت تحقيقي مقاله "امراض قلب اور ان كاعلاج" كهاجي زبر دست پزیرائی ملی اور آل پاکستان مقابله میں بیہ مقالہ تیسرے نمبر پر آیا۔اس پر حکیم محر سعید شہید ڈالٹھ کے آپ کو انعام سے بھی نوازا تھا۔ آپ نے اس مقالے میں امراض قلب کے علاج کے لیے بائیس طریقوں سے نہایت مفید بحث فرمائی ہے ایک ماہر نباض ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی نے آپ کودست شفاسے بھی نواز رکھا تھا جینانچہ دور دور سے امراض روحانی و جسمانی میں مبتلامریض آپ کے پاس آتے اور اللہ تعالی انہیں شفایانی عطا فرما تا۔ آپ خود فرماتے تھے کہ میں نے اپنی زندگی اس قول مبارکہ کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی ہے کہ اعلم علمان علم الابدان وعلم الادیان لعنی علم دوہی ہیں بدن کاعلم اور دین کاعلم۔

آپ نے دورہ حدیث کی تحمیل کے لیے بھی"تقلید" کے موضوع پر مختر مگر جامع مقالہ لکھا ہے جواپنے موضوع پر منفر دہے۔ اردو زبان میں ایک الغت" بھی زیر ترتیب تھی۔ کوٹ نجیب اللہ ہری لور ہزارہ کی معروف روحانی شخصیت حضرت پیرسید شاہ فتح حمیدر سرکار ڈالٹیکٹٹے کے ہاتھ پر آپ نے حالت خواب میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ کو طریقت کے چاروں سلاسل میں بیعت وخلافت کا شرف بھی حاصل تھا حضرت علامہ مولاناتی الحدیث عبد الحکیم شرف قادری صاحب ڈالٹیکٹٹے، حضرت اساد العلما والصلحا ولی کامل حضرت علامہ مولانالوکب نورانی احکام حضرت علامہ مولاناکوکب نورانی العالم احالے اور حضرت مولاناکوکب نورانی اوکاڑوی صاحب واحت بر کاتم العالیہ اور مختلف علامے اہل سنت سے بھی اوکاڑوی صاحب واحت بر کاتم العالیہ اور مختلف علامے اہل سنت سے بھی

شخصيات

خلافتیں حاصل تھیں مگراپنی انکساری کی وجہ سے بھی سمخفل ان باتوں کاذکر واظہار مناسب نہ بھھتے تھے آپ کی ساری زندگی سادگی و درویشی میں بسر ہوئی، قناعت اور خود داری کا بیعالم تھا کہ نہایت غربت اور ضرورت کے باوجود بھی کبھی کسی کا احسان لین اگوارہ نہ فرماتے تھے۔ آپ پینتیس سال شعبہ تدریس سے وابستہ رہ وارت تنگان علم کو سیراب فرماتے رہے دوران تدریس ہمیشہ اس اصول پر کاربند رہے کہ اگر کوئی طالب علم چاہے انفرادی حیثیت میں بھی کوئی سوال ہو چھتا ہے تو جو کھی اس کے جواب میں میرے سینہ میں موجود ہے وہ اس کے سینہ میں میرے سینہ میں موجود ہے وہ اس کے سینہ میں میرے سینہ میں ماجوزے طریقے سے ہونا چاہیے ،محکمہ تعلیم سے 1423ھ/2002ء میں باعزت طریقے سے دیائر منٹ لے لی۔

ریٹائرمنٹ کے بعد جورقم ملی اس سے حرمین شریفین کاسفر اختیار کیا۔ 1424ھ/2004ء میں آپ نے اپنی اہلیہ کے ہمراہ حج بیت الله اور روضه رسول الله ﷺ يرحاضري دينے کي سعادت حاصل کي۔ سخی اور فیاض ایسے تھے کہ گاوں آکر جورقم اپنی ریٹائرمنٹ سے ملی ہوئی ۔ یجی وه سب غربیوں اور ناداروں میں لٹا دی۔ مدینه منوره میں بارگاه رسالت مآب ﷺ میں آپ نے جب حاضری دی توآپ کی حالت غیر ہوگئی ۔ دوران زیارت روضۂ رسول کی جانب منہ کرکے صلاۃ و سلام پڑھنے اور دعاما نگنے پر ایک نجدی مولوی نے اظہار ناراضگی کے ساتھ آپ سے بحث مباحثہ شروع کر دیاانجام کار اس نجدی مولوی نے اس عاشق صادق اور فنافی الرسول کاعلمی مقام دیچه کرراه فرار میں عافیت جانی۔ آپ بچین ہی سے نہایت کثرت سے اپنے آقا و مولا حضرت احر مجتبلی حرمصطفان ٹیانٹیا ٹیار درودوسلام جیجتے تھے۔ جبکہ درودوسلام سے والهانعشق كابيعالم تقاكه جب بهي كوئي سائل آب سے وظیفه بوچ تایاا پنی کسی تکلیف کااظهار کرتا توآب اسے اپنے آقاو مولا حضرت محم مصطفی احمہ مجتبل ﷺ پر بکثرت درود وسلام تھیجنے کامشورہ اور حکم عطافرماتے۔آپ کو خواب میں بکثرت سر کار دو عالم ٹرانٹیا ٹیٹر نے اپنی زبارت باسعادت سے بہرہ ور فرمایا آپ فنافی الرسول ﷺ میں اس مقام پر فائز سے۔ اسی طرح آپ کو عالم رویا میں مختلف اولیاء الله و بزرگان دین بکثرت شرف دیدار سے مشرف فرماتے تھے 1394ھ/1974ء میں آپ کی ازدواجی زندگی کا آغاز ہوا تھا۔ علاقہ چھھ کے معروف گاؤں برہ زئی شریف کے نہایت نیک سیرت بزرگ باعمل عالم و فاضل پیرسید مقبول شاہ بخاری ڈِلٹنٹٹلٹٹے کی دختر نیک اختر سے آپ کا عقد مسنون ہوا تھا۔ آپ

کی اولاد امجاد میں جار صاحب زاد گان اور تین صاحبزادیاں ہیں۔ان میں سيد منورعلى شاه بخاري امريكه مين مقيم بين اور الل سنت كي تبليغ واشاعت میں منہمک ہیں۔ وہاں انہوں نے ایک عظیم الثان لائبریری قائم کی ہوئی ہے۔اپنے آباد احداد کے خوشہ چین اور فکر رضا کے امین ہیں۔انہوں نے اپنے بھائیوں جیسے دوست محترم جناب تنویر اقبال صاحب کے ساتھ مل کر امریکه نارتھ کیرولیناہائی بوائٹ میں 7 ایکڑ زمین خرید کراس پر املی شاندار جامع مسجد گلزار حبيب بباد گار حضرت علامه مولانا محمر شفيع او كاژوي رِ النَّقِظَيْةِ باني حضرت علامه مولانا كوكب نوراني او كارُوي صاحب، قائم كي ہوئی ہے اور مزیداس جگہ بچوں اور بچیوں کے لیے دی تعلیم میر مل مدرسہ، مسلم کمیونٹی فوت شد گان کے لیے فیونرل ہوم، بڑا جنازہ گاہ وغیرہ پر بھی شاندار کام کے حوالے سے کوششوں میں مصروف عمل ہیں دوسرے سٹے سيد محمر على شاه هو ميو پيتهک ڈاکٹر ہیں اور اپنے علاقہ میں مختلف فلاحی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ نیسرے بیٹے سید محمود علی شاہ انگليند مين ميم بين جبكه چوت سيخ سيد حامد على شاه بهي برطانيه مين مقيم بين اورساتھ ساتھ دعوت اسلامی کے فیضان مدینہ میں درس نظامی کیعلیم حاصل کررہے ہیں اور ذوق مطالعہ و تحقیق بھی رکھتے ہیں۔

ماسڑ جی علا کمہ پیرسیداحمہ علی شاہ بخاری ڈُسٹٹٹٹٹٹٹے نے اپنے اساتذہ کرام کی معیت میں ختم نبوت اور ناموسِ رسالت کے لیے بھی خدمات سرانجام دی ہیں۔ آپ نے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت بھی اسی نہج پر فرمائی ہے کہ وہ ناموسِ رسالت اور ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ہمیشہ سرگر م رہیں۔

علامہ پیرسید احمد علی شاہ بخاری ڈائٹٹٹٹٹٹے صرف چند دن علیل رہے اور بلال میڈیکل سینٹر راول پنڈی میں زیر علاج تھے۔ آپ کے فرزند ارجمند سید محمد علی شاہ آپ کے پاس تھے کہ 24/محرم الحرام دند ارجمند سید محمد علی شاہ آپ کے پاس تھے کہ 24/محرم الحرام دیکھتے ہی دیکھتے ہی دیکھتے ہی دیکھتے ہی اس تصوف کا یہ آفتا ہے ہیں شہے کے لیے غروب ہو گیا۔

فكرونظر

سلسلہ قادر پیرے چندا کابر

بزم دانش میں آپ ہرماہ بدلتے حالات اور ابھرتے مسائل پر فکر وبصیرت سے لبریز نگار شات پڑھ رہے ہیں۔ ہم اربابِ قلم اور علاے اسلام کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ دیے گئے موضوعات پر اپنی گراں قدر اور جامع تحریریں ارسال فرمائیں۔ غیر معیاری اور تاخیر سے موصول ہونے والی تحریروں کی اشاعت سے ہم قبل از وقت معذرت خواہ ہیں۔ از: مبار کے سین مصباحی

> عہدِ حاضر میں نعت کے غیر مسلم شعرا جہان اہل سنت میں تاریخ اسلام پر کتابیں

جنوری2022 کاعنوان فروری2022 کاعنوان

سلسلئهٔ قادر بیرسب سے افضل واعلیٰ سلسلہ

مفتی محمر ساجد رضام صباحی

السلهٔ قادر بیسب سے افضل و اعلیٰ آپ کے تجدیدی کارنامے اور اسلام کو اس کی اصل شکل میں پیش پیش اللهٔ قادر بیستان خضرت سیرناشخ عبدالقادر کرنے کی دعوت کو الله تعالی نے ایسی قبولیت بخشی که دنیا سے اسلام میں کے اسم گرامی سے منسوب ہے۔ آپ آپ گا الشیوخ اور پیر پیرال کے معزز القاب سے یاد کیے گئے۔ آپ د و دہوی سلسلهٔ قادر بیہ اور سرکار کی تعلیمات اور منہ و مسلک کو بیجھنے کے لیے آپ کی وہ وصیت کافی ہے بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: جوجو آپ نے اپنے فرزندگرامی کے لیے فرمائی:

"اوصیك بتقوی الله وطاعته ولزوم ظاهر الشرع وسلامة الصدر وسخاء النفس و بشاشة الوجه و بذل الندی و کف الاذی، وحمل الاذی والفقر و حفظ حرمات المشائخ و حسن العشرة مع الاقران والنصیحة للاصاغر و ترك الخصومة مع الافارق وملازمة الایثار و مجانبة الا دخان-"[فتن النیب،ص:75] یعنی میں وصیت کرتا ہول کہ اللہ سے ڈرواور اس کی فرمال برداری اختیار کرو فاہر شریعت کی پابندی کرو سینہ کو پاک، نش کو برداری اختیار کرو فاہر شریعت کی پابندی کرو سینہ کو پاک، نش کو رہو ایزار سانی سے باز رہو، تکالیف پر صبر کرو، بزرگول کی عزت رہو ایزار مکا ویوبر والول کے ساتھ خیر خوابی کے جذبے سے پیش آؤ، احباب سے جھگڑانہ کرو، قربانی وایثار کامذبر اپناؤہ مال ودولت کی ذخیرہ اندوزی سے بچو۔

سلاسل طریقت میں سلسلہ قادر بیسب سے افضل واعلیٰ سلسلہ ہے ، جوغوث صدانی ، محبوب لا ثانی حضرت سید ناشخ عبدالقادر جیلانی رخان اللہ عدت دہلوی سلسلہ قادر بیہ اور سرکار حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سلسلہ قادر بیہ اور سرکار غوث اظلم رخان اللہ محدث دہلوی سلسلہ قادر بیہ اور سرکار غوث اظلم رخان اللہ عظمت و فضیلت بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

در اولیا ہے امت واصحاب طرق اقوی کے کہ بعد تمام راہ جذب باکد وجوہ باسل این نسبت میل کردہ است ودر آنجا بوجہ اتم قدم جذب باکد وجوہ باسل این نسبت میل کردہ است ودر آنجا بوجہ اتم قدم ایشال در قبر خود مثل احیات طرف کی کند۔"[لمعات، از شاہ ولی اللہ ، ص: 61]

ترجمہ: اولیا ہے امت اور ارباب سلاسل میں راہ جذب کی ایشی کے بعد جو اس نسبت کی طرف سب سے زیادہ مائل اور اس مرتبہ پر بربر رجبُ اتم فائز ہوئے وہ حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی مرتبہ پر بربر رجبُ اتم فائز ہوئے وہ حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی تصرف فرماتے ہیں۔

تصرف فرماتے ہیں۔

چھٹی صدی ہجری کے آغاز میں ارشاد وتلقین اور اصلاح احوال کا جو ہنگامہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی وٹٹائٹٹا نے ہر پا کیا بعد میں ہمیں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ غوث اعظم حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی وٹٹائٹٹا کے تبلیغی اثرات پوری دنیا سے اسلام پر مرتب ہوئے۔

استاذ دارالعلوم غريب نواز داهو كنجى مشى نگر، بو يي

دخمب ر2021

اار رئیج الآخرا ۵۹ ہے کو حضرت غوث اعظم سید ناشیخ عبد القادر جیلانی و خلافی کے بعد بھی بغداد علم وروحانیت کا مرکز رہا، آپ کی اولاد اور آپ کے خلفا نے شریعت و طریقت کے اس گلتال کو شاد وآباد رکھا، معرفت و حقیقت کے طریقت کے اس گلتال کو شاد وآباد رکھا، معرفت و حقیقت کے ہزاروں شاور یہاں جلوہ فکن تھے۔ ۲۵۲ ھیں جب تا تاریوں نے بغداد پرحملہ کیا اور شہر میں قتل و غارت گری کا بازار گرم کیا، تا تاری اسلام کے سخت ترین دشمن تھے، انھوں نے یہاں کے علما وسلحاکو چن جن کر قتل کرایا، علامہ جلا الدین سیوطی ڈرائش کیلئے نے تا تاریوں کی سفاکی اور علما وصوفیہ پر ان کے ظلم وجرکی تفصیل تحریر فرمائی ہے، ایک مقام پر آپ نے کھا ہے کہ بغداد پر حملہ کے بعد ہلاکو خان نے ایک مقام پر آپ نے کھا ہے کہ بغداد پر حملہ کے بعد ہلاکو خان نے ایک منازش کے تحت یہاں کے علاو صلحاکو یک جاکر کے اخیس نہایت سفاکا نہ انداز میں شہید کیا۔ آپ لکھتے ہیں:

"فاستدعی الفقها واماثل یحضرو العقد فخر جوا من بغداد فضربت اعناقهم وصار کذلك یخرج طائفة بعد طائفة فتضرب اعناقهم حتی قتل جمیع من هناك من العلما والامراء والحجاب والکبار ثم مد الجسر و بذل السیف فی بغداد واستمر القتل فیها نحوامن اربعین یو ما فبلغ القتلی من الف الف نسمة ولم یسلم الامن اختفی فی بیر وقناة -" لین اس نے فقها اور علما کو دعوت دی کہ وہ عقد[فاح] کی مخفل میں شرکت کریں، پر حضرات بغداد سے بام مخفل فکا حیل شرکت کریں، پر حضرات بغداد سے بام مخفل فکا حیل شرکت کریں، پر حضرات بغداد سے بام مخفل کئیں، اس طرح ایک گردنیں اڑادی گئیں، اس طرح ایک قدر علما، امرا اور بڑے لوگ شے، سب قتل ہوگئے، تقریبا چالیس دن قدر علما، امرا اور بڑے لوگ شے، سب قتل ہوگئے، تقریبا چالیس دن فقدر علما، امرا اور بڑے لوگ شے، سب قتل ہوگئے، تقریبا چالیس دن فقدل عنارت گری جاری رہی، اس طرح دس لاکھ سے زائد جانیں ضائع ہوگئیں، صرف وہی بچا جو کنویں یا پر دے میں چھیار ہا۔

بغداد کے اس بحران میں لاکھوں علما، فضلاً، فقہا، صوفیہ، محدثین قتل کیے گئے، خانوادہ غوث پاک اور سلسلہ قادریہ کے عظیم مشائع بھی اس ظلم وجبر کے شکار ہوئے، غظیم فقیہ و محدث سیدابوالمحاسن فضل اللہ بن سید تاج الدین عبدالرزاق بن سید محی الدین عبدالقادر، سید ابوضا کے نصر [قاضی القضاۃ] بن سید ابونصر محد بن سید عماد الدین ابوصالح نصر [قاضی القضاۃ] بن سید

تاج الدین عبد الرزاق قدس اسرار ہم بھی تار تاریوں کے ہاتھوں شہید ہوئے، یہ سارے حضرات سلسلۂ قادریہ کے مشائخ میں سے تھے، مملکت روحانیت کے تاج دار حضرت سید محی الدین ابونصر تھے۔ شہادت بعد الن کے اخلاف سید ناعلی بن موسی بن سید ناعلی قدس سرہ نے بھرہ طیبہ کونہ صرف زندہ رکھا بلکہ سلسلۂ قادریہ کوعالم اسلام میں فروغ دینے میں اہم کر دار ادا کیا۔[تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ، ازمولانا عبد الحجی رضویہ، مطبوعہ البرک سیلرزلا ہور، اشاعت 2018ء، مخص از مقدمہ]

سلسلہ قادر یہ کے مشائخ نے اپنے فیوض وہر کات سے

بورے عالم اسلام کو منتقیض فرمایا، ان مشائخ کے تفصیلی حالات کتابوں

میں مذکور ہیں، ہم یہاں موضوع کی مناسبت سے ان میں سے بعض
جلیل القدر مشائخ کا بہت اختصار کے ساتھ ذکر کریں گے۔

حضرت سيد عبد الرزاق قادري والتفطيخة [۵۲۸ه- ۹۲۳ه]

آپ غوث صدانی حضرت سیدناشخ عبدالقادر جیلانی را التفاظیم کے شہزادے تھے۔ ۱۸؍ ذی قعدہ ۵۲۸ھ کو بغداد میں پیدا ہوئے، آپ کی کنیت ابو بکر، لقب تاج الدین ہے، آپ کی تعلیم و تربیت والد گرامی کی آغوش ولایت میں ہوئی، زہد وروع، معرفت وروحانیت اور علم وعمل میں اپنے والد گرامی کے مظہ جمیل تھے، خوف و خشیت الہی کا میمالم تھا کہ آپ نے الد گرامی کے مظہ جمیل تھے، خوف و خشیت الہی کا کے مطالم تھا کہ آپ نے کئی سالوں تک آسمان کی طرف نظر نہیں اٹھائی۔ کشوال المکرم 623ھ میں بغداد معلی میں آپ کا وصال ہوا، نماز جنازہ میں اس قدر بھیٹر ہوئی کہ پورے بغداد میں کہیں بھی الیمی جگہ نہیں تھی جہاں اسے لوگ ساسیس، اس لیے 7 مقامات پر 7 مرتبہ آپ کی نماز جنازہ داد میں گئی، مزار مقدس بغداد معلی میں مرجع خلائق ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی ﷺ نے شجرہ قادریہ میں ان الفاظ میں آپ کاذکر فرمایا ہے:

> احسن الله لهم رزقات درزق حسن بندهُ رزاق تاج الاصفيا كي واسط • حضرت سير الوصالح عبد الله نصر را التفطيح [۵۲۲ه - ۲۳۲ه]

حضرت سیدابوصالح نصر ولانتخاطینی حضرت سیوبدالرزاق قادری و ولانتخاطینی کے شہ زادہ گرامی اور حضرت غوث اعظم سیدناشیخ عبد القادر

وصال ہوا۔

• حضرت سيدنا شيخ محمه كاليوى والشخطية [٢٠٠١ه-١٠٠١ه]

حضرت سید محمد کالیوی ڈرانٹنگلٹی سلسلهٔ قادر بیہ کے اکابر شیوخ میں ہیں ، آپ 1005ھ کو کالی میں پیدا ہوئے، والدگرامی آپ کی ولادت سے بہل مفقود الخبر ہوگئے تھے ، لہذا آپ کی پرورش و پرداخت والدہ محترمہ کے زیر سابیہ ہوئی ، اپنے وقت کے مشہور محدث حضرت محمد یونس ڈرانٹنگلٹی کی بارگاہ سے علم دین کی تحصیل فرمائی ، حضرت شاہ جمال الاولیا ڈرانٹنگلٹی سے شرف بیعت حاصل کیا، اور اجازت وخلافت سے مشرف ہوئے، 7سال کی عمرسے آپ کی نماز باجماعت بھی قضانہ ہوئی، اخیر عمر میں 26سال تکمسلسل روزے رکھے، ایک زمانے تک درس و تذریس کی محافل بھی آراستہ فرمائی ، 13 تصانیف یاد گار چھوڑیں درس و تدریس کی عمر میں 6 شعبان المعظم 1071ھ میں وصال فرمایا۔

حضرت سيد بركت الله مار بروى وطلط المنطقة [وصال ١١٣٢ه]

خانقاہ بر کا تیہ مار ہرہ مقد سے قادری فیضان برصغیر کے بے شار خطوں تک پہنچا، یہ مقد سہ سے قادری فیضان برصغیر کے بے شار خطوں تک پہنچا، یہ مقد س خانقاہ حضرت سید شاہ برکت اللہ مار ہروی فیصن تک پہنچا، یہ مقد س خانقاہ حضرت سید شاہ برکت اللہ مار ہروی فیصن کی نام نامی سے منسوب ہے، آپ 1070 ھ میں بلگرام شریف میں پیدا ہوئے، اپنے والدگرامی حضرت سید اولیں رحمۃ اللہ علیہ سے تفسیر، حدیث، اصول حدیث وغیرہ کادرس لیا، والدما جدنے تمام سلاسل کی اجازت و خلافت عطافر مائی، ان و نول حضرت سید شاہ فضل اللہ کالیوی کاشہرہ تھا اور کالی علم وروحانیت کامرکز، آپ نے کالی کے لیے رخت کاشہرہ تھا اور کالی علم وروحانیت کامرکز، آپ نے کالی کے لیے رخت منبر باند ہوا دریا بہوں نے فر مایا: "دریا بہوریا پیوست " لیخنی دریا دریا میں مل گیا، اسی جملے سے سلوک ومعرفت اور مقامات تصوف کی سیر کر ادی ۔ آپ حضرت غوث اظم کے اوجود ومعرفت اور مقامات تصوف کی سیر کر ادی ۔ آپ حضرت وخلافت کے باوجود صرف سلسلۂ قادر سیمیں بیعت فرماتے سے ۔ 10 محرم الحرام 142 ھ کوآپ کاوصال ہوا۔

[شرح شجرهٔ قادر بدر ضویه مجلس المدینة العلمیه، کراتی طخصا] سلسله قادر بد کے مشاکخ کاروحانی فیضان اکناف عالم میں جیلانی ڈالٹنگائیے کے بوتے ہیں، آپ جیدعالم وفاضل ، محدث ومناظر اور اپنے جدگرامی کے مدرسے کے متولی تھے، آپ اپنے عہد کے قاضی القصاۃ بھی تھے ، جملہ اوصاف کے ساتھ تواضع وانکساری میں بھی اپنی مثال آپ تھے ، ہزاروں تلامذہ نے آپ سے علم حدیث وفقہ حاصل کیا ، علم فقد میں آپ کی تصنیف '' ارشاد المبتدئین '' بے نظیر کتاب ہے ، ۲۷ر جب المرجب ۲۳۲ھ کو آپ کا وصال ہوا۔

• حضرت سيدنات ابرابيم اير بي والطفطية [وصال ٩٥٠ه]

حضرت سید ابرائیم ایر جی والشکالیت کے والد ماجد کانام حضرت سید معین بن عبد القادر والشکالیت ہے ، آپ نے علم شریعت اپنے وقت کے جیدعلاسے حاصل کی اور علم طریقت اپنے شیخ حضرت شیخ بہاء الدین جنید کی وطنی اختیار کرتے جنید کی ووٹ نشینی اختیار کر لی تھی ، آپ نے دنیاسے کنارہ کئی اختیار کر لی تھی ، آپ نے دنیاسے کنارہ کئی اختیار کر لی تھی ، گوشہ تنہائی میں کتابوں کے مطالعہ اور ان کی تھی میں مصروف رہتے ، 5ر تھے الآخر 953 ھیں وصال ہوا، مزار مقدس دہلی میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاد ہلی کے احاط در گاہ میں واقع ہے۔

حضرت سيدنا شيخ قاضى ضياء الدين والشيطية ١٩٢٥هـ - ٩٨٩هه]

حضرت سیدناشخ قاضی ضیاءالدین بن سلیمان را التخاطین اجلهٔ شیوخ قادر به میں سے تھے، لکھنو آپ کی جانے پیدائش ہے، علامه وجیه الدین بن نصر علوی گیراتی را التخطینی سے علوم وفنون کی تکمیل کی اور شرف بیعت وخلافت حضرت شخ نظام الدین شاہ بھکاری را التخاطینی سے حاصل کیا، ۲۲ر رجب المیر جب ۱۸۹ھ میں وصال فرمایا۔

م حضرت شيخ جمال الاوليا وَالسَّحُطُطِيّةِ [٩٤٣هـ -١٠٣٠هـ]

حضرت سیدناشیخ جمال الاولیاء رُٹرسٹیٹلٹٹی سلسلۂ قادریہ کے اکا بر شیوخ سے ہیں، آپ ۳۷۹ھ میں کوڑا جہان آباد میں پیدا ہوئے، اپنے والدگرامی مخدوم جہانیاں ثانی سے تعلیم حاصل کی اور انھی کے دست اقدس پر بیعت ہوکراجازت وخلافت سے سر فراز ہوئے، آپ نے حضرت قاضی ضیاءالدین رُٹسٹیٹٹیکی بارگاہ میں پانچ سال تک رہ کرعلوم ظاہری وباطنی کی تیمیل کی، شب عیدالفطر 1040ھ میں آپ کا

بزمدانــش ا

سلسلہ قادر پیے چندمشائح

ہمیشہ برستارہاہے، مشائخ قادر پیرنے خلق خدا کی رشد وہدایت کے حوال ہیں، حوالے سے جو خدمات انجام دی ہیں وہ انتہائی اہمیت کے حامل ہیں، خاص طور سے ہندوستان ہر زمانے میں سلسلہ قادر پیرکے اکابر شیوخ کے فیضان کرم سے مالامال رہاہے، یہاں سلسلہ قادر بیرکی کئی بڑی اور قدیم خانقاہیں آج بھی امت مسلمہ کی علمی وروحانی قیادت کافریضہ انجام دے رہی ہیں، امام اہل سنت اعلی حضرت امام احمد رضا بریلوی سے تعلق خان اسی قادری فیضان کو علوم و معرفت کی شکل میں امت مسلمہ کے اسی قادری فیضان کو علوم و معرفت کی شکل میں امت مسلمہ کے

در میان قسیم فرمایا اور آج بر صغیر سمیت بوراعالم اسلام ان کے احسان تلے دباہے۔ یہ کالم اس بات کا تحمل نہیں کہ اس پر مزید کچھ تفصیل کی جائے۔ بس اتناکہ دینا کافی ہے کہ:

افلت شموس الاولین وشمسنا ابدا علی افق العلی لا تغرب اگول کے سورج غروب ہوگئے اور ہمارا سورج ہمیشہ بلندی کے کنارے پررہے گا اور کبھی غروب نہ ہوگا۔ ﷺ ﷺ

مہتاب پیای

سلسله قادريه كي تنظيم حضرت عبدالقادر جيلاني رَثِيلَا يَقِيلُ وصال كـ50 سال بعد ہوئى۔ افغانستان،بلقان، بنگله ديش، ياكستان، ترکستان، چین، هندوستان، نیز بشمول مراقش مشرقی اور مغرثی افریقهه میں اس سلسلے کی خوب اشاعت ہوئی۔ پورپ اور امریکہ میں بھی اس کے سات جیموٹے جیموٹے گروہ پائے جاتے ہیں مشہور سیاح ومصنف ازابیل (Isabelle Eberhardt) بھی اسی سلسلے سے تعلق رکھتا تھا۔ ہندوستان میں سلسلۂ قادریہ کے سب سے پہلے بزرگ شیخ حضرت نور الدین مبارک غزنوی ڈالٹنے ہیں ۔ اخبار الاخبار کے مطابق آپ حضرت شيخ شهاب الدين سهرور دي رُطَّنْطُيْنِهُ (م: 633هـ) کے خلیفہ تھے۔حضرت شیخ سہروردی ڈائٹلٹٹیے سلسلئہ قادریہ میں حضرت غوث یاک خِلاَتُقَدُّ کے خلیفہ اور ان کے صحبت یافتہ تھے۔ حضرت عبد القادر جبلانی ﷺ کے خاندان اور نسب والا شان سے تعلق رکھنے والے بزر گان بغرض اشاعت اسلام اور ترویج روحانیت ہندوسندھ کے علاقہ میں نویں صدی ہجری سے پہلے آتے رہے ہیں۔ انہیں میں مشہور قادر یہ سلسلے کے بزرگ حضرت سیرمجمود غوث قادری حلبی گیلانی ڈالٹنے کی ہے۔ 88ھ میں ہندوستان تشریف لائے اور اوچ میں مقیم ہوئے۔ اسی سلسلہ میں ایک دوسرے بزرگ سید بہاء الدین گیلانی رالنتھائے بہاول شیر قلندر کا نام بھی آتا ہے۔انہوں نے 973 ھ میں وفات پائی۔

خزینۃ الاصفیا میں قادری سلسلے کے ایک اور مشہور بزرگ حضرت سید نعمت اللہ ولی قادری ڈرائٹھ کا ذکر آتا ہے۔ جو 840ھ

میں بغداد سے تشریف لائے اور بہار شریف میں قیام فرمایا۔ 860ھ میں بغداد سے تشریف لائے اور بہار شریف میں قیام فرمایا۔ 860ھ میں ان کاوصال ہوا۔ قادری سلسلے کے ایک اور بزرگ جو صوبۂ بہار میں 840ھ میں تشریف لائے۔ بہیں 940ھ میں آشریف لائے۔ انھوں نے خود تو الدین محمود قادری 989ھ میں تشریف لائے۔ انھوں نے خود تو یہاں قیام نہیں فرمایا البتہ ان کے شہزادے ابوالحیات قادری یہاں رشد و ہدایت کا کام انجام دیا۔ ان کی نسل اور ان کا سلسلۂ طریقت بنگال، پنجاب، بہار، بولی اور سندھ میں پھیلا۔ زمین دکن کے سبسے مشہور قادری بزرگ شاہ نعت اللہ قادری (م: 1430ھ) تھے۔ ان کے علاوہ مختلف جگہوں پر قادر یہ سلسلے کے دیگر مشائخ بھی سلسلۂ مقادری خدمت میں دن رات کے ہوئے تھے۔ مثلاً: شخ بہاء الدین کا دریہ کی خدمت میں دن رات کے ہوئے تھے۔ مثلاً: شخ بہاء الدین کرمانی۔ شخ عبدالحق محدث دہلوی، سید شہباز محمہ بھاگل بوری، شخ ابو کرمانی۔ شخ عبدالحق محدث دہلوی، سید شہباز محمہ بھاگل بوری، شخ ابو کرمانی۔ شبخ عبدالحق محدث دہلوی، سید شہباز محمہ بھاگل بوری، شخ ابو کرمانی۔ شبخ عبدالحق محدث دہلوی، سید شہباز محمہ بھاگل بوری، شخ ابو المعالی قادری، حضرت میاں میر، ملاشاہ وغیرہ وغیرہ ان بزرگوں نے عہد مغلیہ میں قادر بیہ سلسلے کوکافی فروغ دیا۔

ذیل میں ہم سلسلۂ قادریہ کے چند بزرگوں کے اجمالی تذکرے پیش کرتے ہیں:

تاج الدين حضرت سيد عبد الرزاق والتفطيعية: آب كي ولادت 18 ذيقعده 528ھ كو بغداد شريف ميں

،پ ک رورت 16 ريه هوکي۔(شجرة الكاملين،ص:221)

آپ کااسم گرامی عبدالرزاق اور کنیت ابوبکر، ابوالفرح اور عبد

الرحمان ہے، اور لقب تاج الدین ہے۔

آپ کی تعلیم و تربیت سرکار غوشت مآب برنگافی آنوش میں ہوئی اور والد ماجد ہی سے آپ کو بیعت و خلافت کاعظیم شرف بھی حاصل تھا۔ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ کے اٹھار ہویں امام اور شخ طریقت ہیں، آپ سیدنا غوث عظیم برنگافی گئے کے بانچویں شہزادے ہیں، حافظ قرآن و حدیث اور مفتی تھے، معرفت حدیث میں میہ طولی رکھتے تھے، صبر و شکر اور اخلاق حسنہ و عفت شعاری میں مشہور و معروف تھے، زہدو خاموثی آپ کاطر والتیاز تھاآپ عمواً لوگوں سے کنارہ کش رستے اور سواے نماز جمعہ یادیگر ضروریات دینی کے گھرسے باہر نہیں نکلتے تھے، باوجود عرب و تنگ دستی کے آپ بڑے تی اور نرم دل تھے۔ طلبہ سے نہایت انس و محبت رکھتے تھے، آپ کی ذات سے بشر تھے، حلب میں قیام فرمانے کے سبب لوگ آپ و حلبی بھی کہتے ہیں۔ شھے، حلب میں قیام فرمانے کے سبب لوگ آپ و حلبی بھی کہتے ہیں۔ آپ کی تاریخ وصال میں کافی اختلاف ہے خزینۃ الاصفیا میں کلھا ہے کہ "دوسال مانس کافی اختلاف ہے خزینۃ الاصفیا میں کلھا ہے کہ "دوسال مانس کافی اختلاف ہے خزینۃ الاصفیا میں کلھا ہے کہ "دوسال مانس کافی اختلاف ہے خزینۃ الاصفیا میں کلھا ہے کہ "دوسال مانس کافی اختلاف ہے خزینۃ الاصفیا میں کلیت "اربی وصال میں کافی اختلاف ہے خزینۃ الاصفیا میں کلیت کھا ہے کہ "دوسال مانس کافی اختلاف ہے خرینۃ الاصفیا میں کلیت کھا ہے کہ "دوسال میں کافی اختلاف ہے کونی الیت "اور بعض لوگوں نے

آپ کی تاریخ وصال میں کافی اختلاف ہے خزینۃ الاصفیامیں کھا ہے کہ ''دوسال پانصدو نود و پنج ہجری است ''اور بعض لوگوں نے 603ھ بروز شنبہ ماہ شوال بتایا ہے مگر شجر ہ عالیہ قادر یہ میں تاریخ وصال 6 شوال المکرم 623ھ درج ہے۔

آپ کا مزار مقدس حضرت امام احمد بن صنبل وَ اللَّقَالُ کے مقدر مقدس حضرت امام احمد بن صنبل وَ اللَّقَالُ کے مقبرہ بغداد شریف میں مرجع خلائق ہے آپ کے فرزندا کبر سید ابوصالح نظر وَ اللَّفَائِلَةِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّالِمُ اللْمُلِمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّالِمُ اللَ

آپ کی ولادت با سعادت 24 رئیج الثانی 520 ھ کو بغداد شریف میں ہوئی۔آپ کا اسم مبارک عبد اللہ نصر ہے اور کنیت ابو صالح اور لقب عماد الدین ہے۔

حضرت ابوصالح نفر رِطْنَتَ الْنَجْتَةِ نِهِ السِّهِ والدَّرَامَى كَى تَكُرانَى مِي الْعَلَيْمَةِ نِهِ والدَّرَامَى كَى تَكُرانَى مِينَ تَعْلَيْمِ مَكُملَ فَرِمانَى والدَّماجِد كَى علاوہ ديگر علما ہے بھی علم فقہ و حدیث حاصل فرمایا۔ آپ نے اپنے عم بزر گوار حضرت شنج عبدالوہاب رئی اللّٰ اللّٰ کے علاوہ دیگر علوم کا بھی رئی اللّٰ اللّٰ کے علاوہ دیگر علوم کا بھی اکتساب فرمایا۔

آپ سلسله عالیه قادر میر کے انیسویں امام وشیخ طریقت ہیں۔ آپ اعلی درجہ کے محقق، عارف حدیث ثقہ نہایت شیریں کلام اور خوش طبع و متین تھے۔ فروی مسائل میں بھی آپ کی معلومات وسیع

تھیں حافظ ابن رجب حنبلی نے اپنی کتاب طبقات میں بیان کیا ہے،
آپ قاضی القصاۃ شخ الوقت، فقیہ، مناظر، محدث، عابد و زاہد اور
بہترین واعظ سے، اور اپنے جد امجد سید ناشخ عبد القادر جیلانی وظافظات کے مدرسہ کے معولی تھی۔ آپ ان فصیح و بلیغ گفتگو فرماتے، آپ کی انشا پردازی اور فتاو کی نولی میں ندرت ہوتی تھی، مدینۃ الاسلام کی تینوں مصحدوں میں آپ کا نام خطبہ میں پڑھا جاتا تھا، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے پیکر تھے، آپ ان لوگوں سے تھے جو بھی کسی سے خوفزدہ نہیں ہوئے اور ابن کثیر نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ آپ بنو عباس میں عمر بن عبد العزیز کے ممائل تھے، صادق القول ہونے کے مباس میں عمر بن عبد العزیز کے ممائل تھے، صادق القول ہونے کے ساتھ ساتھ امور مملکت میں اصلاح کی کوشش بلیغ فرمائی، روئی کالباس ساتھ امور مملکت میں اصلاح کی کوشش بلیغ فرمائی، روئی کالباس ساتھ اور شدرت سے حق پر قائم رہتے۔ (شدرات الذہب مطبوعہ قدم پر چلتے اور شدرت سے حق پر قائم رہتے۔ (شدرات الذہب مطبوعہ معروت جن بیروت جن بی مائل لیافی، جن بی مائل کالمیاں کے دور المعروت کے دور المحروت کے دور المحروت کے دور المحروت کی دور المحروت کی دور المحروت کی دور المحروت کے دور المحروت کی دور

آپ72ر جب المرجب 632ھ کومحبوب حقیق سے جاملے۔ مگر بعض لوگوں نے 6 شوال اور 13 شوال 633ھ بھی لکھا ہے۔ آپ نے ستر سال کی عمر میں صبح صادق کے وقت وصال فرمایا۔

(شجرة الكاملين،ج:2،ص:482)

آپ کا مزار مقدس بغداد شریف میں روضہ امام احمد بن حنبل وظائق میں مرجع خلائق ہے۔ ب

سراج العلما سيدمحى الدين ابونصر محمد والتفاطية: آب بغداد شريف ميں پيدا ہوئے۔ تاريخ ولادت كے سلسلے

میں مور خین نے سکوت فرمایا ہے اسم گرامی محی الدین ابو نصر محمہ ہے۔ آپ کے والد ماجد عماد الدین حضرت ابوصالے نصر ہیں۔
آپ کی تعلیم و تربیت والدگرامی کے ظل عاطفت میں ہوئی، فقہ، حدیث، ودیگر علوم کی تحصیل بھی والدگرامی سے ہی فرمائی۔ ان کے علاوہ آپ نے بہت سے مشاکخ وقت سے حدیث پاک سنی۔ (قلائد الجواہر، علاوہ آپ نے بہت سے مشاکخ وقت سے حدیث پاک سنی۔ (قلائد الجواہر، عدة الصحائف فی حال اہل الکشف والمعارف، ص: 172)

آپ سلسلہ عالیہ قادر ہیر کے بیسویں امام اور شیخ طریقت ہیں۔ اپنی عظیم فقاہت کی بنیاد پر عراق کے مفتی مقرر ہوئے جس وقت آپ کے والمد ماجد قاضی القضاۃ کے عہدے پر فائز تھے آپ کو بھی دار اخلافہ میں مندعدالت میں سر فراز کیا گیا تھالیکن آپ صرف ایک ہی

41

ميں ہوا۔ (ايضًا، ص: 173)

حضرت سيدسن قادري بغدادي والتطافية:

آپ کی ولادت باسعادت بغداد مقدس میں ہوئی۔اسم گرامی میرسید حسن ہے اور والبرگرامی کانام نامی میرسید موسیٰ عِلاَلْحِیْنے ہے۔ آپ کی علیم و تربیت والد بزرگوار کی صحبت میں ہوئی اور اخیس سے بیعت و خرقئہ ّ خلافت بهي يهنا ـ (عدة الصحائف في حال الل الكثف والمعارف،ص: 174) آپ كاوصال26صفرالمظفر78ھ كوبغداد شريف ميں ہوا۔ مزار مقدس بغداد شریف میں ہے۔ (ایسًا)

حضرت سيداحر جبلاني والتصاطيحة:

آپ کی ولادت باسعادت بغداد میں ہوئی۔ آپ کا نام نامی سید احمد جبیلانی ڈائٹنے لگئے ہے اور والد ماجد کا اسم گرامی میر سیدحسن ڈائٹنے لگئے ہے۔آپ کی تعلیم و تربیت حضرت میرسیدسن رالتفاظیم کی صحبت میں ہوئی اور آخیں سے خلافت بھی پائی۔

(عمدة الصحائف في حال الل الكثنف والمعارف، ص: 173) میرسیداحد جیلانی ڈائٹھاٹی سلسلۂ عالیہ قادر بیے کے چوبیسویں امام اورشیخ طریقت ہیں۔ مشاہیراولیاہے کاملین میں آپ کا شار ہو تا ہے۔ آپ نے ریاضت و مجاہدہ کی تکمیل کے بعد مندر شدو ہدایت پر جلوه گر ہوکر ہزاروں گم گشتگان راہ کو کو صراط منتقیم پر گامزن فرمایا۔ ہزاروں کواسرار الٰہی سمجھایا اور آپ سے بہت سے بزرگوں نے قیض باطنی حاصل کیا۔ آپ جامع علوم صوری و معنوی تھے۔ تجرید و تفرید، رباضت وعبادت اورعامل شريعت وطريقت ميرمشهور زمانه تتھ_

آپ كا وصال 19 محرم الحرام 853ه كومين بغداد شريف میں ہوا۔ آپ کا مزار بغداد شریف میں ہے۔ حضرت شیخ بہاء الدین شطاری والتحاظیۃ:

(الطِنَّا، ص:174)

آپ کی ولادت باسعادت سر ہند(پنجاب) میں جنید نامی شہر میں ہوئی اور وہیں کی نشوو نما ہوئی۔آپ کے والد ماجد کا نام حضرت ابراہیم بن عطاءالانصاری شطاری جبنیدی ڈائٹنٹائلٹیہ ہے۔

آپ کے شخ طریقت حضرت شخ احمد جیلانی ڈاٹٹٹائٹے ہیں آپ زبارت حرمین طیبین کوتشریف لے گئے تھے اسی دوران میں خاص حرم نثریف ہی میں بیعت کاشرف حاصل فرمایااور جملہ اور ادواشغال کی اجازت مرحمت فرمائی گئی اور خلافت کے ساتھ خرقہ سے بھی نوازا

مرتبہ عدالت میں بلیٹے اس کے بعداتعفٰی دے کر درس و تدریس سے وابسته ہو گئے۔ آپ اپنے حد امحد حضرت غوث عظم شیخ عبد القادر جبلانی خلایقائے سے بہت مشابہ تھے۔(ایصًا)

آپ كا وصال 27 ربيج الاول بروز دوشنبه 656ھ كو بغداد شریف میں ہوا۔آپ کا مزار مقد س بغداد شریف میں اپنے پر داد کے مدرسہ کے احاطہ میں مرجع خلائق ہے۔

واقف اسرار خفي وجلي حضرت سيدعلي والتفاطية: آپ کی ولادت باسعادت بغداد نشریف میں ہوئی۔آپ کے والدماجد كانام نامى سيدمحى الدين ابونصر ہے۔

تعليم وتربيت والد گرامي حضرت سيدمحي الدين ابونصر عَالِحْفِيْهِ کی صحبت بابرکت میں ہوئی اور دیگر مشائخ وقت سے بھی حدیث، فقہ و دیگر علوم کی تعلیم حاصل کی اور بہت سے لوگوں نے آپ سے اکتساب فيض كبيا_ (عمدة الصحائف في حال الل اكشف والمعارف، ص: 172)

آپ کو حضرت سیدمحی الدین ابونصر بِمَالِحْضُمْ سے شرف بیعت حاصل ہوااور والد مکرم کے ارشد خلفامیں آپ کا شارہے۔ (ایسًا) آپ سلسلہ عالیہ قادر یہ کے اکیسویں امام وشیخ طریقت ہیں۔

علوم ظاہر و باطنی میں یکتاہے روز گار ، سخاوت و بخشش میں ریگانہ زمانہ ، فراست و دانائی میں با کمال ، تجربیر و توحید و مشاہدہ میں فانی اور طریقت میں مجتهدلا ثانی تھے۔(ایشًا)

آپ كا وصال 23 شوال المكرم 739ھ ميں بغداد شريف

حضرت ميرسيد موسى والتصاطيح:

آپ کی ولادت بغداد مقدس میں ہوئی۔آپ میر سیدعلی عِلَالِحِمْنَةِ کے فرزندہیں۔

آپ نے اپنے پدر بزرگوار میر سیدعلی عِلالِحْنْمْ سے نسبت و ارادت اور تلقین اذ کار وخلوت گزینی یائی۔

(عرة الصحائف في حال الل الكشف والمعارف، ص: 173) میرسیدعلی خلافی سلسلهٔ عالیه قادر بدر ضویه کے بائیسویں امام اورشیخ طریقت ہیں، آپ بڑے کامل، عبادت وریاضت میں بے مثل صاحب تصرفات ظاہر و باطن تھے۔ آپ کی ذات سے کثیر افراد نے فیض پایااور بے شار افراد نے علم حدیث کی ساعت آپ سے فرمائی۔ آپ كاوصال 13 رجب المرجب 762ھ ميں بغداد شريف

ا وتمبر 2021 ماهنامهاشرفيه

گیا۔(اخبارالاخیارفاری، ص:189/189۔خزینۃالاصفیاء،ت:1، ص:115) آپ کواچھی خوشبوسونگھتے ہی ایسا ذوق وحال طاری ہوتا تھا کہ جاں بلب ہوجاتے تھے چپانچہ آپ کے وصال کاظاہری سبب یہی ہوا کہ ایک مرتبہ ایک شخص حالت نقاہت میں آپ کی خدمت میں عالیہ میں خوشبولایا جس کے اثر سے آپ کی روح قفس عضری سے پرواز کر گئی۔(ایفیًا)

آپ کا وصال گیارہ ذی الحجہ 921ھ میں ہوا۔ آپ کا مزار مبارک دولت آباد، دکن میں مرجع خلائق ہے۔

حضرت سيدابراميم ايرجي والتفاطية:

آپ کی ولادت ایرج کے مقام میں ہوئی اور وہیں آپ کی نشوو نمایھی ہوئی۔ آپ کا اسم مبارک سید ابراہیم ایرجی ہے۔ آپ کے والد ماجد کانام سید عین بن عبد القادر بن مرضیٰ الحسیٰ القادری ڈالٹیٹائٹی ہے۔
آپ نے علم شریعت وطریقت کی پوری تعلیم حاصل فرمائی اور نام ور مشائخ وقت سے استفادہ کیا۔ حضرت شخطیم الدین محدث ڈالٹیٹٹٹیٹ سے آپ نے علم ظاہر کی تعمیل کی اور اپنے شخ طریقت حضرت شخ بہاء الدین بن العطاء الجنیدی ڈالٹیٹٹٹٹی ہے علم طریقت کی تحمیل فرمائی۔ آپ کے شخطریقت کی تحمیل فرمائی۔ آپ کے شخطریقت نے بلا خصوص آپ کے لیے ایک رسالہ او کار واشغال "رسالہ شطاریم" تصنیف فرمایا۔ (اخبار الاخیار فارسی، ص:239)

آپ سلسله عالیه قادریه کے چھبیسویں امام اور شیخ طریقت ہیں آپ کے فضائل وبلندی کا اعتراف جملہ مؤرخین نے کیا ہے چنانچہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی ڈولٹھ کے نے اپنی شہر ہ آفاق کتاب اخبار الاخیار میں بڑی تفصیل ہے آپ کے فضائل و مناقب بیان فرمائے ہیں اور کھتے ہیں کہ "حقیقت حال یہ ہے کہ آپ کے عہد میں دہلی میں کوئی شخص علم ودانش میں آپ کاہم پالہ نہیں تھا۔"

آپ کا وصال 5ر نج الآخر 953ھ میں ہوا۔ آپ کا مزار شریف دہلی میں حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء ﷺ کی در گاہ کے اندر حضرت امیر خسر و ﷺ کے پائینتی میں واقع ہے۔

حفرت سيد محمد نظام الدين عرف شاه بهيكا والتخاطية:

آپ کی ولادت شریف قصبه کاکوری ضلع لکھنؤ 900ھ مطابق 1485ء میں ہوئی۔(مشاہیر کاکوری و تذکرہ علاے ہندفار سی،ص:33)

آپ کااسم مبارک محمد نظام الدین ہے اور مریدین و خلفامیں آپ بھکاری کے نام سے مشہور ہیں۔ نیز مثنویات و شجرات میں بھی آپ

اسی نام سے معروف ہیں۔ لقب "شریف دانشمند" ہے۔ ایک شاہی فرمان میں جو دربار اکبری سے 982ھ مطابق 1547ء میں جاری ہوا فرمان میں جو دربار اکبری سے 982ھ مطابق 1547ء میں جاری ہوا تھاآپ کو" قاری آبائی نظام الدین شخ بھیکہ دانشمند" کے لقب سے یاد کیا گیاہے۔

آپ کے والد ماجد کا نام سیف الدین ہے آپ اپنے وقت کے بڑے ہی مایۂ ناز عالم و فاضل اور قرأت سبعہ کے امام تھے جملہ علوم و فنون کو اپنے والد ماجد سے حاصل فرمایا اور درس و تدریس کے ذریع عظیم دبنی واسلامی خدمات کو انجام دیا۔

(کشف التواری فی حال نظام الدین به کاری، ص: 18) آپ کوبیعت کاشرف حضرت سید ابرائیم ایر جی رُ التفاظیمیت حاصل ہوا۔ تاریخ وصال 8 فیقعدہ 981ھ مطابق 1572ء ہے۔ مزار پُر انوار قصبہ کا کوری کے محلہ جھنجری روضہ میں واقع ہے۔ حضرت قاضی ضیاء الدین عرف شیخ جیاء والتفاظیم:

آپ کی ولادت مقد شه قصبه نیوتی ضلع لکھنو میں 925ھ کو ہوئی۔"قاضی جیاء"تاریخ ولادت پر دال ہے۔

(سلاسل الانوار، بحرذ خار، برکات الاولیا، ص: 81)

آپ کے والد ماجد کا نام حضرت سلیمان بن سلونی عثمانی

ہے۔آپ کی تعلیم و تربیت ابتدامیں گھر پر ہی ہوئی۔ اس کے بعد آپ

نے گجرات کا سفر اختیار فرمایا اور وہاں حضرت علامہ وجیہ الدین بن نفر اللہ علوی گجراتی عِلاً فِحْتُم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اکتباس علم فرمایا، اسی دوران علیم حضرت علامہ وجیہ الدین عِلاً فِحْتُم نے اپنی لڑکی کا آپ سے عقد کر دیا۔ آپ نے خرقہ خلافت و اجازت حضرت شخ نظام الدین شاہ بھیکاری وُلاً اللّٰ اللّٰ علی فرمایا اور وہی محضرت شخ نظام الدین شاہ بھیکاری وُلاً اللّٰ اللّٰ اللّٰ علیہ حاصل فرمایا اور وہی آپ کے پیرطریقت وروحانی پیشواہیں۔

آپ کاوصال مبارک 21رجب المرجب989ھ میں قصبہ نیوتی ضلع اناؤمیں ہوا۔ مزار مقدس بھی وہیں پرہیے۔

برم دانش کے لیے دیا گیا عنوان انتہائی تفصیل طلب ہے، چند صفحات میں مشائخ سلسلہ قادریہ کے احوال نقل کرنا ناممکن ہے، پھر بھی مخضراً کچھ بزرگوں کے احوال بیش کردیے، ورنہ یہ چند صفحات کا کام نہیں ہے، حق تو یہ ہے کہ "سفینہ چا ہیے اس بحر بے کرال کے لے"۔

43

<u>گوشهٔ ادب</u>

نور کے ساغر میں حمد و مناجات کی تابشیں

مبارك سين مصباحي

اعتراض کیوں ہو؟ دینے والا خالقِ کل اور مالکِ کل ہے، لینے والے صاحبِ اختیار رسول پڑا اُنٹا کا گائی اُنٹا کا گائی اُنٹا کا گائی ہیں، ان کے فیضان سے انبیا اور اولیا ہیں۔

کوچ مصطف میں پہنچا دے

حضرت تور تمنا کر رہے ہیں، میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے حبیب کا غلام ہوں۔ غلام کے لیے اپنے آقا کا در ہی سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ مگر پہنچانے کا اختیار تو پروردگار تیرا ہی ہے۔ اس کے لیے عرض کیا ''تور جائے اور کہاں تیرا''اس ناز وادا میں جو دیوائی کا لیے عرض کیا ''تور جائے اور کہاں تیرا''اس ناز وادا میں جو دیوائی کا رنگ ہے اسے ہم لفظوں میں بیان نہیں کر سکتے، یہ صرف محسوس کرنے کی چیز ہے۔

ہواکی قینچیاں جب طائروں کے پر کتریں یکارتے ہیں وہ بے اختیار نام ترا خزاں کے طائر سفاک کے کتر کر پر بھیر دیتا ہے رنگ بہار نام ترا دونوں شعروں میں بڑے اچھوتے انداز میں حمد باری کی گئی ہے، ایک طرف ''ہواکی قینچیاں'' اس صنعت لفظی میں خیرت اُنگیز جِدت ہے۔"طاِئروں کے پر کتریں "حسنِ تعبیر کی دل کثی ہے ُ "خزال کے طائر سفاک"کی بندش نے بھی عقلوں کُوور طرُحیرت میں ڈال دیااور پھراس مصرع میں تکم کریر "دبکھیر دیتاہے" رنگ بہار نام ترا"خزال اور بهار کی آمد ورفت پرکتنی خوب صورت تاریخ ہے،بس پڑھتے رہیے... نیوں ہی شاعری میں پائی ہے عزت جس نے دیا ہے کمال ، میرا خدا ہے ہو نہ شرمندہ ترے ہوتے ہوئے ہو نہ سرمندہ رہے ،۔۔ نور کا دستِ دعا ربِ عظیم میرے دن رات کی ہے یہ تفصیل ا دل میں تو، لب یہ گفتگو تیری ہے آب نیسال سے تشکی کو بجھانے والا

صدّف کو گوہر بنانے والا مرا خدا ہے

اہلِ دل پر کھل جاتے ہیں
حکمت کے دروازے اس کے
اس شعر میں حضرت تور نے اسلام وسنیت کی طویل بحث کو سمیٹ
دیا ہے۔اس موضوع پر بے شار تقریریں ہو چکی ہیں، قرآن اور احادیث کی روشنی
میں ہزاروں دستاویز لکھے گئے حضرت نور کابیہ شعرد یکھیے
جے چاہے اس کو نواز دے
جے چاہے اس کو تو بخش دے
حضرت نور بھی بھی اپنی شاعرانہ عظمتوں کے لیے و اُمَّا بین شاعرانہ عظمتوں کے ایے و اُمَّا بین شاعرانہ عظمتوں کا خوب چرچاکرو) پر

ملیں نور کوجو یہ عزتیں ، یہ محبتیں بیہ سعادتیں مگران امتیازات کو آپ بھی اپناکمال نہیں بلکہ عطاہے الہی ہونے کالقین رکھتے ہیں۔ ہیں ترے کرم کی کرامتیں تری شان جل جلالہ ال شعر پر نظر ڈالیے بحرعظمت كاترے ايك جو قطرہ لكھ دول وہ بھی ہوگا مرے معبود کرشمہ تیرا ساری خلقت یہ خدایا ہے حکومت تیری شرکت غیر کہاں، صرف ہے قبضہ تیرا يهلي شعر ميں اپني انكساري ميں حق بياني فرماً كي، يعني جو بحر عظمت خداکے ایک قطرے کا ذکر خیر بھی توفیق الہی کے بغیرممکن نہیں ً اور دوسرے شعر میں عرض گزار ہیں، تمام مخلو ُ قات پر اے خداتیری حکومت ہے،اس لیے غیر کی شرکت کا تصور بھی نہیں، جہاں تک ہم سمجھتے ہیں، بیسب سے بڑی توحید بیانی ہے۔ جس کو جاہے اسے عطا کر دے ہے ہر اک ملک عز و شال تیرا

جس کو چاہے اسے عطا کر دے ہر اک ملک عز و شاں تیرا اس شعر میں آپنے لاکھوں صفحات کونچوڑ کرر کھ دیاہے،اللہ تعالی مالکِ کل ہے، وہ اپنے مجبوبوں کو عطافرما دے تواس میں غیروں کو

استاذ جامعه اشرفیه

ادبــيــات

ارشادباری تعالی ہے:

﴿ وَ نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ٥

(سوره قن، آیت:16)

ترجمہ:اورہم دل کی رگ ہے بھی اس سے زیادہ نزدیک ہیں۔ آپ نے میر تقی میر کے کلاموں کی شاخوں یر "**لعتول کے** ویے "روشٰ کیے ہیں اور مکمل نعتبہ مجموعہ شائع فرما دیا ہے۔ بقول حضرت سيد نور ، مير کي غزلول پر ار دو زبان ميں به پہلا مکمل مجموعه ہے۔ ہم نے بھی اس کی زیارت کی ہے، دل و دماغ شاد کام ہو گئے۔ اس میں ایک حمد اور ایک مناجات ہے۔ میر تقی میر کا مصرع ہے "نگاہیں اٹھ گئیں طوفان پر سے" اس مصرع پر پہلا مصرع لگایا ہے "خدانے حوصلہ بخشاوہ مجھ کو" یہ حضرت سید ٽور کی مدحتِ خدا وندی کاایک اہم کمال ہے کہ آپ نے حدید مصرع لگاکر میر کے مصرع کو بھی حمد میں بنادیا ہے۔ آئے اب کھواشعار مزید دیکھیے۔ نتجسس کی نظر بھی ہے ضروری ملا کب ہے وہ بس گردِ سفر سے اس شعر میں حضرت نور نے جوئے اللہ کے لیے 'ڈنجسس کی نظر بھی ہے ضروری "کتنا پر کیف مصرع نظم فرمایا ہے۔ رموز تصوف کے اسرار ہر فرد نہیں سمجھ یا تا، سے بیہ ہے کہ جوعار فان باللہ ہوتے ہیں ان سے دریافت کیجیے کہ عرفان رب تعالی کن مشکلوں کے بعد حاصل

> ﷺ کے پر نور چراغ ہیں۔ دوسرے شعر میں فرماتے ہیں۔

خدا ہے وہ اگر کرنے پہ آئے بچھا دے آگ کو برق و شرر سے

ہوتا ہے، شاعر محض آیک شاعر نہیں بلکہ عارف باللہ اور خاندن مصطفے

.ن ۽ وڻ ٻ آگے عرض کرتے ہيں۔ دل کو رازِ حقیقت کا گنینه کر تجھ سے ہی لو گلی ہے میرے کردگار مجھ پر ترے کرم سے سے عقدہ کھلا بیخودی ہی خودی ہے مرے کردگار

حضرت سیر تور نے ان اشعار میں اپنے مسائل نہیں، بلکہ کائات کے مسائل رکھ دیے ہیں۔ پہلے شعر میں اپنی عزت پر افتخار کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں "جس نے دیا ہے کمال، میرا خدا ہے"۔ اس کے بعد اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنا جو اندااختیار کر رہے ہیں، یقیناً ایک بندہ بھی بھی بیانداز اختیار کر تا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو ارحم الراحمین ہے، خوش ہوکر دعاقبول کرتا ہے۔ اس کے بعد حضرت نے اپنے شب و روز کی تفصیل بیان کی ہے "دل میں تو، لب پہ گفتگو تیری" اس کے بعد دل پہ نعت کے قافلے اتار نے کی خواہش کی ہے اور یہ ایک بڑی مقد س دعا ہے۔ آخری دو شعروں میں صوفیانہ اسرار کے گفینہ کر" یہ شعر مکمل اور یہ ایک بڑی مقد س دعا ہے۔ آخری دو شعروں میں صوفیانہ اسرار کے گفینہ کر" یہ شعر مکمل عارفانہ ہے۔ آخری شعر میں فلفئہ خودی کو بڑے آسان لہج میں عارفانہ ہے۔ آخری شعر میں فلفئہ خودی کو بڑے آسان لہج میں عام قاریکن کی شجھ سے بالا ترہے مگر صدق دل سے بچھنے کی کوشش کریں گے تواسرار نظر آجائیں گے۔

نَعْتِيهُ مُجْمُوعُول سے چند حمربيا شعار:

ہم گھنامہ چاہتے ہیں"ایاک نعبہ"کے بعدہ ہم آپ کے دیگر چند نعتیہ دواوین سے بھی دوایک حمریں لے لیتے ہیں،ان کے بعدہ ہم"ایاک نعتیہ ناموان سے بھی دوایک حمریں لے لیتے ہیں،ان کے بعدہ ہم"ایاک نستعین "میں موجود مناجات اور دیگر کتب میں شامل مناجات پر پھی کھنے کا شرف حاصل کریں گے۔اس وقت ہمارے روبر وجموء بنعت "در پچ بنور" ہے۔اس کے بیدو شعر دیکھیے۔ ہے۔اس میں ایک "حمرباری تعالی" ہے۔اس کے بیدو شعر دیکھیے۔ ہیں تیری، آسمال تیرا اے خدا ہے بیہ کل جہال تیرا تیری قدرت ہیں زندگی کے افق تیری قدرت ہیں زندگی کے افق ہے۔ مکال تیرا لا مکال تیرا

ان اشعار میں عقیدۂ توحید کاکتنا حیرت انگیز انداز سے اعلان

فرمایا ہے۔

جب کیا غور تو کھلا عقدہ ہے ٹھکانہ قریبِ جاں تیرا

ادبـــات

سیانی کوآپ نے حد کے ایک مصرع میں بیان کر کے کمال کر دیا ہے۔ بلا شبہہ آپ کا بدمصرع یاشعر ہرخاص وعام کی زبان زدہونے کے لائق ہے۔ دوسراشعرد يكھيے ہے کون توڑ یائے جو تیرا یہ ضابطہ ہر اک عروج کے لیے وقت زوال ہے بعض لوگ بڑے کم ظرف ہوتے ہیں،اخیس اگر عروج و ترقی مل جائے تووہ اپنے سے کمزوروں پر ظلم وستم شروع کر دیتے ہیں۔ یہ گندی سوچ ہے، مثل مشہور ہے "ہر کمال کے لیے زوال ہے "اپنے شعرمیں بیضابطہ بڑے مؤثرانداز سے بیان کر دیاہے، اس سے آپ کی فکری بلندی اورمسلم حقیقت کی ترجمانی اظهر من اشمس ہوگئی ہے۔ آگے عرض کرتے ہیں۔ اے تورشرق وغرب میں اس کی ہی رنگتیں اس کی ہی ذات وجہ جنوب و شال ہے اس شعرمیں آپ نے ایک انوکی حمد بیان کی ہے۔ ساری جہتیں اسی کی قدرت کے مطاہر ہیں وہ اگر چاہے توان سمتوں کوبدل بھی سکتا ہے۔ بہر کیف اگر انسان غور کرے تو ذریے درے سے اس کی حمدو ثنا کا خاموش اعلان ہور ہاہے۔ كه دياجانے بيكس نے باخداد بوانہ باش: الله عز وجل اور رسول کریم ﷺ کے مقامات اور آداب تعلق سے میصرع معروف ہے" باخداد اوانہ باش و بامحر ہوشیار"۔ ہوسکتا ہے ہم نے بھی کسی تحریر میں استعال کیا ہو، مگر بھی گہرائی میں اتر كرسوچنے كالفاق ہى نہيں۔ آج جب ہم نے سيدنور كايد شعر پڑھا توہم ورطهٔ حیرت میں ڈوب گئے۔آپ کاشعرہے کہ دیاجانے بیکس نے باخدا دیوانہ ہاش جب سے آیا ہے خیال اس کا ہوں محوار تعاش کسی بھی مصرع میں بات کہنے کے مختلف زاویے ہوتے ہیں، ہوسکتاہے میصرع"باخدا....، "بھی کسی بزرگ کا ہو، اب انھوں نے کس رخ اورکس زاویے سے بیہ مفہوم بیان کیاہے۔ سیائی بیہ ہے کہ اللہ

كريمه بهى نازل فرمائى: ﴿ يَآيَّتُهَا الَّذِينَ المَنُوا لَا تَرْفَعُوَا اَصُوتَكُمْ فَوْقَ

تعالی نے "ورفعنا لك ذكرك "فرماكرايغ محبوب كے ذكركو

محبوب کے لیے بلند کیا۔اینے حبیب کی بارگاہ کے آداب میں یہ آیتِ

بیال کسے کرول میں اس کی قدرت

مر دیتا ہے بے موسم شجر سے

اس کی بہت می مثالیں ہیں۔ حضرت مریم کواللہ تعالیٰ اپنی
قدرت ہے بے موسی پیل عنایت فرما تا تھا،اس کی مکمل تفصیل قرآن مجید
میں موجود ہے۔ ہمارے وطن قصبہ شاہ آباد ضلع رام پور (یوپی) میں ایک
"بیل والے حضرت" کا مزار اقد س ہے، ٹھیک مزار شریف کے قریب
ایک بیل کا درخت ہے، وہ بارہ مہینے ہرا بھرار ہتا ہے اور اس پر ہمیشہ بیل
ایک بیل کا درخت ہے، وہ بارہ مہینے ہرا بھرار ہتا ہے اور اس پر ہمیشہ بیل
معلوم نہیں۔ حضرت تور کے اس مصرع "شرویتا ہے بے موسم شجر سے"
کی سچائی در جنوں بار ہم نے کھی آنکھوں سے دیکھی ہے "دبیل والے حضرت" کے مزار شریف پر دعائیں بھی خوب قبول ہوتی ہیں۔
حضرت "کے مزار شریف پر دعائیں بھی خوب قبول ہوتی ہیں۔

خصرت "کے مزار شریف پر دعائیں بھی خوب قبول ہوتی ہیں۔

خصرت "کے مزار شریف پر دعائیں بھی خوب قبول ہوتی ہیں۔

خدائی اس کی ظاہر ہے شمر سے

خدائی اس کی ظاہر ہے شمر سے

خلوقات میں غور کرنا توبڑی بات ہے، آپ ایک درخت ہی

کلو قات میں عور کرنا آوبڑی بات ہے، آپ ایک درخت ہی کو دیکھ لیجیے، ایک پھل دار درخت لگایا جاتا ہے، وہ پروان چڑھتا ہے، اس پر پھل آتے ہیں، ان میں بھی نسلیں ہوتی ہیں، جیسے درخت لگائے جائیں گے اسی نسل کے پھل آئیں گے، آپ سیب ہی کو دیکھ لیکھے، وہ طاقت کس کی ہے جو ٹہنیوں پر سیب پیدا فرما تا ہے، بعض علاقوں کے سیب کم ذائقہ ہوتے ہیں اور کشمیریا دیگر بعض علاقوں کے سیب کم ذائقہ ہوتے ہیں اور کشمیریا دیگر بعض علاقوں کے سیب کم ذائقہ ہوتے ہیں اور کشمیریا دیگر بعض علاقوں کے نے عرض کیا ہے حضرت نور نے مضرت نور کے خاص کیا ہے تنہ دائی اس کی ظاہر ہے تمرسے "۔

"فنا کی نکھتیں "مجنوء انعت بر زمین غالب ہے،
اس میں ایک حمد باری تعالی ہے، چندا شعار آپ بھی ملاحظہ فرمائے۔
ہر زندگی کو موت بھینی ہے اے خدا
تو رب کائنات ہے تو لازوال ہے
کُلُّ نَفْسِ ذَائِقَةُ الْمَوْت ۔
ہرجان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ (آلِ عمران: 185)
مزیدار شادِ باری تعالی ہے:
﴿ وَمَا الْحَلُوةُ الدُّنْ يَا آلِاً مَنْ عُ الْغُرُودِ ۞
رَجہ: اور دنیاکی زندگی تو یہی دھو کے کامال ہے۔
رُجہ: اور دنیاکی زندگی تو یہی دھو کے کامال ہے۔

"انبیاکو بھی اجل آنی ہے - مگرایسی کہ فقط آنی ہے"۔اس تاریخی

ادبیات

کی دعائیں جلد قبول ہوتی ہیں۔

(2)﴿أَدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۗ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴾ (الا عراف: 55)

ترجمہ: اپنے رب سے دعاکر وگڑ گڑاتے اور آہسہ بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔

﴿ الْمُوْمِ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيْ آسْتَجِبُ لَكُمْ الْمُعُونِيْ آسْتَجِبُ لَكُمْ (3) ﴿ (الْمُومِن: 60)

ترجمہ: اور تمھارے رب نے فرمایا مجھ سے دعاکرو میں قبول کروں گا۔

(4)﴿ أَمَّنُ يُّجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْءَ﴾ (السُّوْءَ﴾ (السُّوْءَ﴾ (السُّوْءَ ﴾ (السُّوْءَ)

ترجمہ: یاوہ جولا چار کی سنتاہے جب اسے پکارے اور دور کردیتاہے برائی۔

ان آیتوں سے بیرواضح ہو گیا کہ بندوں کو دعاکر ناچاہیے، کبھی مولا اپنے بندوں کو روئے گرگڑاتے ہوئے دیکھنا پسند فرما تا ہے، ان کی دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں۔ دعاقبول نہ ہونے پرشکوہ اور شکایت نہیں کرناچاہیے۔ نبی کرناچاہیے۔ نبی کریم ﷺ اور دیگر انبیا اور اولیا کے وسیلے سے دعاکر ناچاہیے۔ اگر ہو سکے تواللہ تعالی کے نیک بندوں سے دعاؤں کی گذارش کرناچاہیے، دعا برات خود عبادت بلکہ عبادت کا مغزے۔

اب چنداحادیث مبارکه بھی ملاحظہ فرمائیے:

(۱)- حضرت سيدناابو ہريره سے روايت ہے كه محبوبِ رَبِّ اكبر ﷺ الله عزوجل فرما تا ہے: "ميں اپنے بندے كے محبوب ہوں اور جب وہ مجھے لكار تاہے توميں اس كے ساتھ ہوتا ہوں۔"(سلم ، کتاب الذكروالدعاء، باب فضل الذكروالدعاء والتقرب، رقم 2675، حا، ص 1442)

(۳)-حضرتِ سیرنا ابوہریرہ ڈٹٹائٹائٹے سے روایت ہے کہ حضورِ بڑالٹٹائٹ نے فرمایا: "دعامون کا ہتھیار، دین کاستون اور زمین وآسان صَوْتِ النَّبِيِّ ﴾ (الحِرات: آيت: 2)

ترجمہ: اے ایمان والو اپنی آوازیں او نچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی)کی آواز سے۔

خانہ کعبہ اور دنیا کی تمام مساجد اللہ تعالی کے گرہیں، ان مقدس مقامات کے آواب سے عام طور پرمسلمان واقف ہیں۔ گر حضرت سید نور فرماتے ہیں: "جب سے آیا ہے خیال اس کا ہوں محو ارتعاش "یہ محوار تعاش ہونا در اصل حمد نگاری کے پس منظر میں ہے، بلا شبہہ اللہ عزوجل کی حمد و ثنانتہائی حساس اور نازک ترین مرحلہ ہے، بہال بھی فیش فیس پر خوف و خشیت اور عرفان و آگبی لازم ہوتی ہے۔ یہاں بھی فیش فیس پر خوف و خشیت اور عرفان و آگبی لازم ہوتی ہے۔ یہاں معمولی لغزش بھی حمد نگار کو ناکام و نامراد بنادیتی ہے اور اگر لغزش ہو جاتا ہے اور حمد و ثناکر نے والا اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور حمد و ثناکام مقدس اور پا کیزہ عمل اس کے فکر و قلم کی غلط روی سے ناکم کی اور نامرادی تک پہنچا دیا ہے،

اسی من میں حضرت کا بید دوسرا شعر بھی ملاحظہ فرمائیے۔ پانہیں سکتے کسی بھی تنج عافیت میں چین شیشہ آدابِ بیت اللہ کر کے پاش پاش

مناجات اور دَعانين:

دعااور مناجات بھی ایک بندہ مومن کے لیے بڑی اہمیت کی حامل ہیں استعلق سے ہم پہلے چند آیتیں اور احادیث نقل کرتے ہیں: دامل ہیں استعلق سے ہم پہلے چند آیتیں اور احادیث نقل کرتے ہیں: ارشاد باری تعالی ہے:

(1)﴿ وَإِذَا سَالَكَ عِبَادِئ عَنِّىٰ فَاِنِّى قَرِيْبٌ لَا الْجِيْبُ دَعُوةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ﴾ (البقرة:186)

ترجمہ :اورائ محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے بو چیس تومیں نزدیک ہوں دعاقبول کر تاہوں پکارنے والے کی جب مجھے لکارے۔

یہ حق اور سے ہے کہ اللہ تعالی زمان و مکان سے پاک ہے، یہ
آیتِ کریمہ صحابۂ کرام کے سوال کہ اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ کے جواب
میں نازل ہوئی، بلا شبہہ پاک پروردگار انسان کی رگِ جال سے بھی
زیادہ قریب ہے۔ دعاؤں کی قبولیت کے مختلف شرائط اور درجات
ہیں، کچھ بندوں کی دعائیں اسی وقت قبول ہوجاتی ہیں اور کچھ آخرت کی
جانب منتقل ہوجاتی ہیں، اسی لیے بندے بزرگوں سے دعائیں کرنے
جانب منتقل ہوجاتی ہیں، اسی لیے بندے بزرگوں سے دعائیں کرنے
کے لیے عرض کرتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ سے قریب ترہوتے ہیں۔ ان

ادبــيــات]

كانور ہے۔ "(متدرك، كتاب الدعاو الذكبير، باب الدعاء سلاح المومن ، رقم 1855، 25، ص 162)

(م) حضرتِ سيدنا ابوہريرہ وَ فَالْقَالُاتِ سے روايت ہے کہ آپ اللہ عزوجل کے نزديک کوئی چيز دعاسے زيادہ عزت والی نہيں۔"(جامع ترندی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، رقم 33815ء م 243)

ان احادیث کے مفاہیم واضح ہیں، مزید تفصیلات کے لیے مزید مطالعہ فرمائیں۔

اب مناجاتیہ حصہ "ایاک تعین "سے چنداشعار پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ آپ نے پہلی مناجات کے پہلے شعر کو اس طرح قرطاس دل سے سمیٹ کر سینہ قرطاس پر رقم فرمایا ہے۔

بنی کا آئینہ رہگزار دے اللہ مرک حیات کی زلفیں سنوار دے اللہ ہرایک تارمیں جس کے ہوبوئے عشق نبی ہو گھے وہ پیر ہمن تار تار دے اللہ قصیدے روز ہی کہتا ہے مصطفے کے مگر محمد فیم کو کوئی شاہ کار دے اللہ میں ہے میرے قلم کو کوئی شاہ کار دے اللہ بنی کا نقش قدم تورکی نگاہ میں ہے جنول کے بحر کو اب اختصار دے مولا ہے میرا کے بحر کو اب اختصار دے مولا ہیں ہے کہا تھا ہے میرا کے بحر کو اب اختصار دے مولا ہیں ہے کہا تھا ہے کہا تھا ہے کہ کر کو اب اختصار دے مولا ہے کہا تھا ہے کہ کر کو اب اختصار دے مولا ہے کہا تھا ہے کہا تھا

اس شعر کا میقی مقام رب تعالی سے اس کے حبیب بھل النہ اللہ کی صدق دل سے آرزو کرناہے یمنی سائل خداسے اس کے مجبوب کو مانگ جیکا اور اللہ تعالی نے اپنے فضل خاص سے اپنامجبوب عطافر مادیا، جب سرور کا نئات مل گئے توسیح اور حقیقی بندے کوسب کچھ مل گیااس کے بعد دعاکے لیے ہاتھ اٹھائے یہ غیرت بندگی کے خلاف ہے ۔ مگر ہماری یہ تمام گفتگو محض شاعرانہ بھی نہیں، بعض بندے ہریل اللہ تعالی کی حمد و ثنا اور اس کی بارگاہ مے سلسل دعاکرتے رہتے ہیں۔ کچھو چھہ مقدسہ کے ایک بزرگ سے شرف نیاز حاصل ہوا ان کا اپنا طریقہ یہ تقاکہ وہ دعانہیں مانگتے تھے،ان کا فرمانایہ تھاکہ رب تعالی عالم طریقہ یہ قاکہ وہ دعانہیں مانگتے تھے،ان کا فرمانایہ تھاکہ رب تعالی عالم الغیب والشہادہ ہے،وہ ہماری ساری ضرور توں کوبہ خوبی جانتا ہے۔ ٹیر

بيه ساري باتين تصوف و روحانيت <u>ست</u>علق رکھتی ہيں جن کا بمحضا اور سمجھانا ہم جیسوں کے وہم و خیال سے بلند بلکہ بہت بلندہے۔ہمیں سردست عرض کرنایہ ہے کہ حضرت سید تور نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جو مناجات کی ہے اس میں" نبی کا آئینۀ رہ گزار دے اللہ" فرمایا ہے۔ آپ اپنی حیات کی زلفیں سنوارنے کے لیے آقا مٹلانا اللہ جیساً فظیم را بہرور ہنما کی بھیک مانگ رہے ہیں،"ہرایک تار میں جس کے ہوبوئے عشق نبی "اس کا ایک ایک تار ادب سے طلب کر رہے ہیں۔اگرآپ اس رخ پر گہرائی میں کسی شیخ بمیر کی رہنمائی میں اتریں تو آپ کواس کی ہمہ گیری اور گیرائی کاسی قدر اندازہ ہو گا۔ حضرت سید ٽور عشق رسول کا شاہ کار طلب کررہے ہیں، حالاں کہ آپ عشق رسول ، کے قصیدے توسلسل کھتے رہتے ہیں، یہاں آپ نے شاہ کار طلب کر کے صوفیانہ راز کوراز میں رکھاہے۔ اللہ تعالی اپنے فضل سے آپ کووہ شاہ کار عطا فرما دے اور ان کے طفیل ہمیں بھی سرفراز فرما دے۔ آخری شعرمیں آپ نے عشق نبی کی جنوں خیزی کے بحر کو مختصر کرنے کی دعافرمائی ہے، بہ عار فانہ راز و نیاز کی ہاتیں ہیں ہم جیسے توبس لفظوں کو بھی کماحقہ ہمجھنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔

دوسری مناجات دیکھیے۔
مجھ کو تسخیر دو عالم کی نہیں کچھ حاجت
میرے اللہ مرا نفس مسخر کر دے
شہر طیبہ کے گداؤں کا گدا ہو جاؤں
کب تمناہے مری مجھ کو سکندر کر دے
ہونہ تقسیم مجھی ظاہر و باطن میرا
ایک جیسا ہی مرا اندرو باہر کر دے
الدور میں شاء محتمر نصوفان اتیں کھی

ان اشعار میں شاعر محترم نے صوفیانہ باتیں کہی ہیں بنس کشی جہاد اکبرہے اس کی طلب کوئی معمولی دعانہیں ہے اللہ تعالیٰ آپ کی دعا قبول فرما لے۔ آپ نے سکندر بننے کی تمنا سے بھی سخت گریز کیا ہے کہی اللہ والوں کی شان بھی ہوتی ہے۔ آپ توشیر طیبہ کے گداؤں کے گدائوں کے گدائی ہے، سرکار پڑائی گئے کے گداؤں کے گدا ہی زندہ جاوید ہوتے ہیں ، ایک کامیاب اور فائز المرام بندے کا یہی امتیازی افتخار ہوتا ہے، اس دعا کے مانگنے کے انداز نے دنیا کو یہ خاموش سبق دیا ہے کہ سکندر بننا آسان ہے مگر اس کا زوال بننے سے خاموش سبق دیا ہے کہ سکندر بننا آسان ہے مگر اس کا زوال بننے سے جھی ہزاروں گنا آسان ہے، اگر دعا ہی مانگنا ہے توشیر طیبہ کے گداؤں کی

ادبــيــات

گدائی مانگو۔ غلامانِ مصطفے ﷺ دنیا اور آخرت میں سلطانی کرتے ہیں۔ آخری شعر میں قول و فعل اور ظاہر و باطن میں کیسانی کی دعا کی ہے۔ یہ بڑی اہم اور بنیادی آرزوہے کسی بھی کامل مومن اور صوفی حق شناس کے لیے بیانتہائی اہم اور ضروری ہے۔

حضرت سيدنوركي رباعيات:

ہم اپنے آفس میں سے بزرگ نقاد ڈاکٹر فضل الرحمن شرر مصباتی دام ظلہ العالی کی کال آئی اور فرمایا کہ آپ کہاں ہیں؟ میں نے عرض کیا: اپنی نشست گاہ پر۔بس ابھی میں آتا ہوں۔ آپ تشریف لائے، سلام اور فیریت کے بعد پھر ہاتیں ہوئیں معروف صحافی محتر مصباحی جموعہ حمد و مناجات "ایاک احمد جاوید (ایڈیٹر روزنامہ انقلاب، پٹنہ) بھی تشریف لے آئے، مخضر ضروری ہاتوں کے بعد ڈاکٹر شرر مصباحی جموعہ حمد و مناجات "ایاک فعبد وایاک نستعین " دیکھنے گئے، سب سے پہلے آپ نے "رباعیات" کو ملاحظہ فرمایا، ہم آپ کے چہرے کا مشاہدہ کر رہے تھے، نورانی چہرے پر بشاشت اور ہلکی مسکر اہم دیکھی اور کتاب رکھتے ہوئے فرمایا دیا ہی اشاء اللہ ایجال کو ناشاء اللہ ایجال کو ناشاء اللہ ایک مسب سے پہلے گئی کوائی لیے دیکھا کہ اس کے اوزان میں عام طور پر شعراغلطیاں کرتے ہیں مگر ماشاء اللہ یہاں تو سب کچھ ٹھیک ہے۔ ہم نے عرض کیا: ڈاکٹر صاحب! حضرت سید تور کے میں اب تک ان سے واقف نہیں۔

اب ہم حضرت سید تورکی چندرباعیات نقل کرتے ہیں:
خورشید کو چکا کے اندھیرا کردے
تو چاہے تو رات کو سویرا کردے
مرضی تری اک ذرے کو وسعت دے کر
دنیا کے لیے رین بسیرا کر دے
اس رباعی میں اللہ تعالی کی قدرت کو بیان کیا گیا ہے۔
خورشید کی روشنی میں اندھیراکرنا، رات کو سویراکرنا اور ایک ذرے کو
وسعت دے کررین بسیراکرنا، پیسب خالق اور مالک کے لیے ممکن
ہے۔ حضرت تور نے اس رباعی میں جس طرح اپنے فن کا مظاہرہ
فرمایا ہے باربار داد دینے کو جی چاہتا ہے۔
دل غمر سے جمعا ناہوالی ہیں۔ اغفالی

دل غم سے ہوا نڈھال رب اغفرلی ہے کار نفس محال رب اغفرلی جے کار نفس محال رب اغفرلی تجھے سے نیں

ہوں غرق انفعال رب اغفرلی آگھوں میں عشق کے اجالے بھر دے دل ذکر رسول سے منور کر دے دکھوں میں بہیں سے سبزگنبد یارب سب دوری طیبہ کے ہٹا دے پردے ساعل پہ لگے میرا سفینہ !آمین میں کہتے خدا کو سجدے کرتے نعین کہتے خدا کو سجدے کرتے بہتیوں میں خدا کرے مدینہ! آمین

اس رباعی میں آپ نے نعتیں کہنے اور خدا کو سجدے کرنے لینی حمد و نعت کے روحانی ماحول میں مدینہ منورہ پہنچنے کی عشق انگیز آرزو کی ہے۔ اللہ تعالی آپ کی اس مبارک آرزو کو جلد بورافرمائے، آمین۔ اور آپ کی اس رباعی کے فیضان سے یہی توفیق ہمیں بھی عطافرمائے۔ آمین تم آمین۔ آمین می آمین۔

جنداحساسات:

سچائی یہ ہے، حضرت سیر تور ایک عظیم شاعر ہیں، آپ کی منظومات اپنے اندربڑی گہرائی اور گیرائی رکھتی ہیں، آپ نے عزلین بھی کہی ہیں، مگر اس وقت آپ کے نوکے گئم کی مکمل توجہ حمد و مناجات اور مختلف زاویوں سے نعت نگاری ہے۔ بدایک نا قابل تردید قیقت ہے، حد نگاری مقدس اور پاکیزه شغف ہے، سچ اور حق بیہے کہ بیبرانازک اور ہاریک فن ہے ، بڑے بڑے شعرابھی حمد و نعت لکھنے سے بڑی حد تک محفوظ رہتے ہیں۔ حمد ومناجات لکھنے کا مشکل مرحلہ ہویا نعت نگاری، ان کے لیے قرآن و سنت سے مکمل آگاہی ضروری ہے۔ دبستان نعت کے امیر امام احمد رضانے بھی یہی لکھا ہے ''قرآن سے میں کے نعت گوئی سکھی ۔ یعنی رہے احکام شریعت ملحوظ "اردو میں نعت کے بڑے بڑے یکتا ہے روز گار شعرا ہیں، مگر بڑی حد تک امام احدرضانے نعت گوئی میں حق اداکرنے کی کوشش کی ہے۔ ہم اخیس بلا شبهه كامياب ترين نعت نگار مجھتے ہيں، كم از كم ہم اتنا توكم سكتے ہيں كه سد نور فرمائیں کہ "قرآن سے میں نے حد گوئی سیکھی "حق یہی ہے کہ مسلہ حمد نگاری کا ہویانعت کہنے کا، دونوں کے بنیادی ماخذ قرآن عظیم اور احادیث نبویہ ہیں، دیگر چند شعراکی طرح آپ کے یہاں بھی ر موز تصوف کاغلبہ نظر آتا ہے۔ (باقی ص: 23 پر)

ماەنامەاشرفيە

ادبـيـات



عقیقه کا گوشت کچھ رشتہ داروں کا نہ کھانے کے تعلق سے غلط فنجی کا ازالہ:

عوام میں یہ بہت مشہور ہے کہ عقیقہ کا گوشت بچہ کے ماں باپ اور دادا دادی، نانا نانی نہ کھائیں میر مض غلط ہے اس کا کوئی ثبوت .

نہیں۔(بہارِشریعت، جلد سوم، ص:357، مکتبۃ المدینہ) گردے واو جھڑی کھاناکیسا؟

گردے کھانا جائز ہے مگر حضور ﷺ کھی گیا گیا گیا گیا گیا گیا گیا ہے پہند نہ فرمایا، اس وجہ سے کہ بیشاب ان میں سے ہوکر مثانہ میں جاتا ہے اور او جھڑی کا کھانا مکروہ (ناجائز) ہے۔ (الملفوظ، چہارم، ص: 341)

وليم كى تعريف اوراس كى مدت:

ہمارے ملک ہندوستان میں ولیمے کارواج بہت کم ہے،عام طور یر منڈے کے دن کھانا کھلا دیاجاتا ہے لینی بارات جانے سے ایک روز قبل دو پهرياشام مين، حسب استطاعت دعوت عام كر دى جاتى ہے،اس میں بیرونی رشتے دار اور متعلقین بھی آجاتے ہیں، اگر بتایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ اس طرح تواخراجات کالمیاسلسلہ جاری رہے گا، ہم لوگ بس کسی طرح شادی کررہے ہیں۔ یہ مسله صرف غریبوں اوراوسط درجے کے افراد میں نہیں بلکہ دولت مندول میں بھی رائج ہے۔ دعوتوں کے بڑے اہتمام وانصرام کرتے ہیں مگرولیمے کی سنت سے محروم رہتے ہیں۔اصل وجہ بیہ ہے کہ مہمانوں کوایک روز پہلے آنے کی دعوت دی جاتی ہے تووہ آجاتے ہیں،اگرآپ اخیس بارات کی شرکت باصرف و لیمے میں شرکت کی دعوت دیں گے تووہ اسی کے مطابق آئیں گے ،اس نکاح مسنون میں خرچ بھی ہوتا ہے اور ولیمہ کرنے کی سنت بھی ترک ہو جاتی ہے۔شب زفاف کے بعداحباب کی دعوت کرناولیمہ ہے اور بیسنت ہے۔اس کے مطابق عمل کرنا باعث اجرو ثواب ہے۔اس تعلق سے مؤلف نے بڑے معلومات افزااور اصلاحی اقتباسات نقل نکیے ہیں۔انھیں ذیل میں پڑھیے۔ "شب زفاف کی صبح کواحباب کی دعوت ولیمہ ہے، رخصت سے پہلے جو دعوت کی جائے ولیمہ نہیں، بول ہی بعد رخصت قبل

كتاب: اصلاح عوام

مؤلف: محمدالياً سرضاخال رضوي

صفحات: 104

اشاعت: 2019

ناشر: ڈاکٹراختر علی وآس محمد خان، ربوبورہ، گریٹر نوئیڈا

ہماری میز پراس وقت دنی، اصلاحی اور قتہی جزئیات پر شمال مطبوعہ "اصلاح عوام" ہے ٹائیٹل پر سورہ انمل کی آیت 43 ہے مظبوعہ "فاسٹگؤا اکھل البا گؤ ان گذشہ لا تغلہوں " ترجہ "تواے لوگو اعلم والوں سے بوچھواگر شخصیں علم نہیں "اس میں ستند کتابیں اور معتبر شخصیات سب شامل ہیں۔ معلومات کے اجالے سے جہالت کی تاریکیاں ختم ہوتی ہیں۔ اہل علم سے دریافت کرنے سے اپنے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے "جہال کی بھاری کی شفا علا سے دریافت کرنا ہے "عوام ہی نہیں بلکہ خواص کے علم میں بھی کھار پیدا ور مستند کتابوں کے مختر مختر افتابات ہیں، کتاب کا نام "اصلاح ہوام" منتخب کیا گیا ہے گرتے اور حق یہ ہے کہ اس کے مطالعہ سے خواص کے خزانہ علم میں بھی تازگی پیدا ہوتی ہے۔ عبادات اور معاملات کے مراب کی مسائل ہیں۔ خاتی، معاشرتی اور کاروبار حیات معاملات کے دیگر پہلوؤں پراصلاحی اور اضلاقی نقاضوں کی رہبری ہے۔

کتاب کے مؤلف محب مگرم حضرت مولانا قاری محمدالیاس رضاخاں رضوی دام ظلہ العالی ہیں، موصوف کی اب تک زیارت تو نہیں ہوئی ہے مگر فقالو سے بھر پور معلوم ہوتے ہیں نیک اور پابند شرع ہیں اور دیگر مسلمانوں کو بھی بلنداخلاق اور صالح دیکھنا چاہتے ہیں۔موصوف نے جن مسائل اور مستند افتناسات کو نقل فرمایا ہے اس میں بڑی دیانت داری ہے اور حوالوں کا بھی بڑی حد تک اہتمام فرمایا ہے۔ چند مثالیں ذیل میں پڑھے:

50

میں لاٹری اور بعض حصوں میں بی . سی . بولاجا تا ہے جسے کچھ لوگ مل زفاف اور ریاوناموری کے قصدسے جو کچھ ہو حرام ہے۔ اور جہال اسے جل کر ڈالتے ہیں اور اس میٹی کے مشترک افراد میں جس کو زیادہ ضرورت ہوتی ہے تووہ گھاٹے میں کمیٹی سے رقم اٹھالیتا ہے اور پکی ہوئی رقم کو کمیٹی کے لوگ آپس میں بانٹ لیتے ہیں کمیٹی والوں میں کسی کوفائدہ زیادہ ہو تاہے کچھ کو کم۔

یہ برائی مسلمانوں میں بہت تیزی کے ساتھ پھیل رہی ہے یہ برائی بھی سود ہی کی طرح اور اس سے بچنامسلمانوں کو فرض اور ثواب ہے۔ بولی والی تمیٹی کے تعلق سے فتاویٰ مرکزی دارالافتامیں ص112 پرہے کہ بیر طریقہ جائز نہیں ہے اور بیہ بھی سود ہی کی طرح ہے اور اسے منافعٌ که کرلیناآپس میں تقسیم کر آیناناجائزو گناہ سود ہے۔وہ لوگ توبہ کریں والله تعالى اعلم _الله تعالى مسلمانوں كوہدايت فرمائي!

اب آپ صرف چندعنوانات ملاحظه فرمالیچے:

* جماعت میں شامل ہونے کے لیے دوڑ نامنع ہے۔

*سلام کے جواب میں جیتے رہونہ کہو۔

* ہاتھ کے اشارے سے سلام کرناکیساہے؟

* مرنے کے بعد اولاد پر ماں باپ کے حقوق کیاہیں؟

* مرنے کے بعد ہونے والی بری رسموں کا ہائیکاٹ۔

* حاجت اصليه كي تعريف.

* ز کاة کن لوگوں کونہیں دینا جا ہے۔

*مهر کوادانه کرناکیساہے؟

* چندامراض نعمت ہیں

*شہادت نامہ پڑھناحرام ہے۔

«نظم میں "نور نامہ"کی کتاب کا پڑھناجائز نہیں۔

چند عنوانات ہم نے قتل کئے ہیں باقی کثیر عنوانات بھی انتہائی اہم اور ضروری ہیں۔ اے کاش اس کتاب کا ہندی ترجمہ ہوجائے تو مزید بہتر ہوتا، عوام وخواص سے ہماری گذارش ہے کہ اس کتاب کاہر گھرمیں ہوناضروری ہے۔

الله عزوجل كى بارگاه ميں دعاہے مولى تعالى اپنے غيب دال پيغمبر معلم دوعالم ﷺ فَالنَّهُ اللَّهِ كُلُّونُ اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللّ مؤلف دام خلبہ العالی کو دارین کی سعاد توں سے سرفراز فرمائے۔ کتاب کو مقبوليت وسرفرازي عطافرمائي-آمين بجاه سيدالمرسلين عليه الصلوة والتسليم

قرض سجھتے ہیں وہاں قرض اتارنے کی نیت میں حرج نہیں اگر جہ ابتداءً یہ نيت محمود نهيں۔والله تعالی اعلم۔" (فتاوی رضوبیہ،ج:5،ص:171) اور دوسرے دن کا کھاناسنت ہے اور تیسرے دن کا کھانا شمعہ ہے (لینی سنانے اور شہرت کے لیے ہے) جو سنانے کے لیے کوئی کام کرے گااللہ تعالیٰ اس کوسنائے گالینی اس کو سزادے گا۔ (ترمذی شریف) ہندوستان میں شادیوں کاسلسلہ کئی دن تک قائم رہتا ہے، سنت سے آگے بڑھنار یاوسمعہ ہے اس سے بچناضروری ہے۔ (قانون شریعت، دوم)

تنانفكي روزه ركھنے كامسكلە:

عام طور پربعض نیک حضرات خاص جمعہ کے دن روزہ رکھ لیتے ہیں، اس دن تنہا روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ آپ نے گرال قدر عبارتين نقل فرمائي ہيں:

"رسول الله ﷺ فَمَا اللهِ عَلَيْهِ فَمِواتِ بِينِ كه جمعه كے دن كوئي روزہ نه رکھے اور دوسری روایت میں ہے جمعہ کادن عید ہے، للہذاعید کے دن كوروزه كادن نه كرو- "(بېار شريعت، مكتبة المدينه، ص:1014، جلداول) "خصوصیت کے ساتھ جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے، البتة آگے یا پیچھے اور روزہ ملاکرر کھے کنفل سنت روزہ تنہامکروہ ہے۔' (قانون شريعت، ص:147)

خدا کاواسطہ دے کر بھیک مانگنا؟

بعض لوگ اور فقیر خدا کاواسطہ دے *کر بھی*ک مانگتے ہیں، یعنی یہ کہتے ہیں کہ خداکے واسطے کچھ دے دو۔ حالاں کہ اس طرح سے مانگنا جائز نہیں، کیکن اگراس طرح مانگ ہی لے توضرور دینا ج<u>ا ہ</u>ے۔ حدیث میں ایسے . شخص کوملعون کہا گیاہے۔ جو خدا کا واسطہ دے کرمانگے اسے بھی ملعون کہا گیا[۔] ہے۔جس سے خدا کا واسطہ دے کر کچھ ما نگاجائے اور وہ نہ دے۔

ر سول الله ﷺ فالله الله فالله في الله في اله کر کچھ مانگے اور ملعون ہے جس سے خدا کا واسطے دیے کرما نگا جائے پھر وہ اس سائل کونہ دے جب کہ اس نے کچھ بے جاسوال نہ کیا ہو (طبر انی)اور فرماتے ہیں ٹالٹا ہائے جس سے خدا کا واسطہ دے کر کچھما نگاجائے اور وہ دے دے تواس کے لیے سترنیکیال لکھی جائیں۔"(بیہق، شعب الایمان)

بولى والى تمينى والناكيسا ہے؟ موجودہ دور میں کچھ عرصہ سے بولی والی تمینی جسے کچھ علاقوں

وسمبر 2021 ماهنامهاشر فيه 51

خيابان حرم

بچول کی نعتیہ ظم

آؤ، سنائيں پيار كا نغمه اور كہانى آقا كى بچین کی ہر بات نرالی اور جوانی آقا کی دائی حلیمہ کے آئگن میں عدل کا پیکر لگتا ہے دودھ کے بھائی کی خاطر وہ کیسا جذبہ رکھتا ہے بکری،شیر نظر آتے ہیں اک دوجے کے جگری بار حاروں طرف دیکھے دنیانے ان کی اداؤں کے انوار سیج کہنا، سیج ہی سننا اور سیحوں کی ماتیں کرنا ان کی صبح و شام تھی عادت! عزت کی روٹی کھانا سلجھاہے ان کی باتوں سے کالے پتھر کا جھگڑا سارے قبیلے والول نے پکڑا ہے حادر کا کونا ایبا امانت دار کہ ہر اک تاجر جاہت رکھتا ہے عبد الله کا بیٹا ہاتھ میں کیسی برکت رکھتا ہے اک بیوہ سے شادی کر کے دنیا کو پیغام دیا ناداروں کو عزت بخشی، بچوں کو انعام دیا سریہ بتیموں کے تانی ہے شفقت کی پیاری حادر بیواؤں کے سریہ رکھی ہے عفت کی پیاری حادر روتے بلکتے بچے کو بوں خوشیوں کی سوغات ملی عید کے دن دنیا نے دیکھا ہے ایسا کردار نبی مولی نے جنت رکھ دی ہے ماں کے قدم میں یادر کھو سیے نبی کی باتیں سن کر ہر کھھ تم شاد رہو کھیل تماشوں میں ہر گزتم وقت نہیں کرنا برباد اس سے نہیں ہویائے گی یہ چھوٹی سی دنیا آباد نعت نی کی عادت ڈالورب سے دعائیں کرتے رہو

توفيقاحسنبركاتي

احسن کی نظموں کو پڑھوتم اور قلم سے یبار کرو

روشنىھوگئى

آپ آئے تو تاریکیاں حیٹ گئیں، روشن ہوگئ ظلم اور جبر کی بیڑیاں کٹ گئیں، آشتی ہوگئی آپ آئے تو بادِ بہاری چلی، گل مہلنے لگے خوشبوؤں سے سبھی بستیاں اٹ گئیں، تازگی ہوگئ سارا عالم تھا ڈوہا ہوا کفر میں، آگئے مصطفیٰ شرک و بدعت کی طغیانیاں گھٹ گئیں، راستی ہوگئی کالے گورے کی تفریق بھی ختم کیں، متحد پھر کیا دور بوں کی سبھی کھائیاں پٹ گئیں، دوستی ہوگئی جھوم کر خوب برسا ہے ابر کرم، لطف شاہ امم خوان سرور سے جب نیکیال بٹ گئیں، بہتری ہوگئ اُن کی باتوں نے سب پر مشاہد کیا، خوب گہرا اثر جن کے لیجوں میں تھیں تلخیاں ہٹ گئیں، حاشیٰ ہوگئ

واكثر محرحسين مشابدرضوي

كحهنهس

ماسوا مدحت کے ہستی کا شارہ کچھ نہیں اصل تشبیه و کنابه استعاره کچه نهیں کچھ نہیں اب اے جہاں تیرانظارہ کچھ نہیں

ابندا، فهرست، عنوال، گوشواره کچه نهیں وجبه بخشش باعثِ اعزاز نعتِ مصطفیٰ فائدے دونوں جہاں کے اور خسارہ کچھ نہیں اپنے منگتوں کو دیااتناکہ ان کے ہونٹ پر باز پیہم پھر دوبارہ کچھ نہیں ن جوہولا ثانی سرایا سچ ہے اس کی مدح میں ہے بساان پتلیوں میں سبز گنبد کا جمال

نعت کا موضوع ہے وہ بحر بے پایال نظیر جس میں ہے وُسعت ہی وسعت اور کنارہ پچھ **کالم واحد نظیر**

ماهنامهاشر فيه وسمبر 2021

مكتوبات

صداعبازگشت

شربعت كومضبوطى سے تھام لو

مکرمی!

اعلیٰ حضرت مجد د دین و ملت امام احمد رضا خان غالیجهٔ یک پوری زندگی شریعت وسنت کی اتباع، بدعات و محرمات سے اجتناب اور ان کے ردبلیغ سے ۔ عبارت ہے۔انہوں نے نہ صرف اپنی تحریروں بلکه کردار وعمل سے اسلام ونثریعت کی سچی تصور دنیا کے سامنے پیش کی۔وہ صرف ایک عظیم محقق،عبقری فقيه اورآتش نواشاعر بى نهيس بلكه ايك عابرشب زنده دار صوفى وزابد ، درويش كامل اومتبع سنت وشریت تھے۔اعلیٰ حضرت نے اپنے قلم سے جہاں بہت سے مردہ اور فرسوده دنی و عصری علوم و فنون کو زنده کیاوہیں اسلام وشریعت کی اہمیت وعظمت اوراس کے نقدس وبریزی کوبھی مدلل مفصل طریقے سے واضح کیا۔ کچھ لوگ تصوف وطریقت کے نام پرسادہ لوح مسلمانوں کوگمراہ کر کے ، شریعت کوبدنام کرنے کی نایاک کوشش کرتے ہیں۔ یہ سلسلہ پہلے سے حیلا آرہا ہے۔طریقت کی آڑمیں شریعت پر حملہ اعلیٰ حضرت کے دور میں بھی ہور ہاتھا اور طریقت کو شریعت سے نہ صرف الگ قرار دیاجارہاتھابلکہ اس کامقام بھی کچھ اور ہی متعیّن کیاجارہاتھا۔ جب اس بارے میں اعلیٰ حضرت سے سوال ہواکہ عمرو کا بیان ہے، شریعت نام ہے چند فرائض وواجبات وسنن واستحاب وچند مسائل حلال وحرام كاجيسے صورت وضوو نماز وغيره اور طريقت نام سے وصول الیاللّٰہ تعالیٰ کا،اس (طریقت) میں حقیقت نماز وغیرہ منکشف ہوتی ہے۔ تو اس کاجواب دیتے ہوئے اعلی حضرت نے لکھا:

"عمره کا قول که شریعت چنداد کام فرض دواجب و حلال و حرام کانام ہے کھن اندھایان ہے۔ شریعت متمام احکام جسم وجان وروح وقلب و جملہ علوم الہید ومعارف نامتا ہیہ کو جامع ہے جن میں سے ایک ایک گلڑے کا نام طریقت ومعرفت ہے۔ واہذ ابا جماع طعی جملہ اولیائے کرام تمام حقائل کو شریعت مطہرہ پر عرض کرنا فرض ہے، اگر شریعت کے مطابق ہوں حق ومقبول ہیں ورنہ مردود ومخدول۔ تو یقینیاً قطعاً شریعت ہی اصل کار ہے، شریعت ہی مناط ومدار ہے، شریعت ہی مخلہ ومعیار ہے۔ "

مزید کھتے ہیں: ''شریعت راہ کو کہتے ہیں اورشریعت محمد یہ علی صاحبها اُضل الصلوٰۃ والتحیہ کا ترجمہ محمد رسول اللہ ﷺ کی راہ، بیہ قطعاعام ومطلق ہے نہ کہ صرف چندا دکام جسمانی سے خاص ۔ یہی وہ راہ ہے کہانچوں وقت ہر نماز بلکہ ہر

رکعت میں اس کا مانگنا اور اس پر ثبات و استقامت کی دعا کرنا ہر مسلمان پر واجب فرمایا ہے کہ اهد خاالصر اط المستقیم ہم کو تحدیث اللہ اللہ اللہ کے استقام کی شریعت پر ثابت قدم رکھ۔ یہی وہ راہ ہج جس کا منتہ اللہ ہے۔ قرآن عظیم میں فرمایا: بے شک اس سیدھی راہ پر میر ارب ماتا ہے۔ یہی وہ راہ ہے جس کا مخالف بددین گراہ ہے۔

قرآن عظیم نے صاف فرمادیا کہ شریعت ہی صرف وہ راہ ہے جس سے وصول الی اللہ ہے اس کے سوا آدمی جوراہ چلے گا اللہ کی راہ سے دور پڑے گا۔ عمرو کا قول کہ طریقت نام ہے وصول الی اللہ کامحض جنون وجہالت ہے ہردو حرف پڑھا ہواجا نتا ہے کطریق، طریقت راہ کو کہتے ہیں نہ کہ پڑنچ جانے کو توقیتی اطریقت بھی راہ ہی کانام ہے۔اب اگروہ شریعت سے جدا ہو تو بشہادت قرآن عظیم خدا تک نہ پہنچائے گی بلکہ شیطان تک، جنت میں نہ لے جائے گی بلکہ شیطان تک، جنت میں نہ لے ومردود فرما دی ہی شریعت کے سوا سب راہوں کو قرآن عظیم باطل جائے گی بلکہ جہنم میں کہ شریعت کے سوا سب راہوں کو قرآن عظیم باطل ومردود فرما دی اس کا اس کا اس کا سے جدا ہونا محال و ناسزا ہے جواسے شریعت سے جدا جانتا ہے اسے راہ خدا سے توڑ کر راہ ابلیس مانتا ہے مگر حاشا طریقت حقہ راہ ابلیس نہیں قطعا راہ خدا ہے کیونکہ وہ شریعت میں کا نگڑا ہے۔

اعلی حضرت نے مذکورہ سوالات کے جوابات میں "مقال عرفاباعزاز شرع وعلا"کے نام سے ایک مل رسالہ تصنیف کیاجس میں قرآنی آیات واحادیث کے علاوہ چالیس اکابر اولیائے کرام کے اسی ارشادات عالیہ پیش فرماکر اس امر کو واضح کیا کہ طریقت، شریعت ہی کا ایک جز ہے، شریعت منبع ہے اور طریقت اس میں سے نکلاہ والیک دریا۔

دُور حاضر میں بھی ایسے بہت سے جاہل پیرو فقیر ہیں جواپنے آپ کو اہل طریقت قرار دے کر کھلے عام غیر شرعی امور انجام دیتے ہیں اور پیری ومریدی کاجال پھیلا کر عوام کو جنت کا عکت تقسیم کرتے ہیں۔ جو ان کے جھانسے میں آجاتا ہے اس کا عمل اور جیب دونوں صاف ہوجاتا ہے۔اس نازک وقت میں اعلیٰ حضرت کی تعلیمات ہماری رہنمائی کرتی ہیں مختصر نازک وقت میں اعلیٰ حضرت کی معلیمات ہماری رہنمائی کرتی ہیں مختصر کا خطوں میں یہ کہاجا سکتا ہے، شریعت کو مضبوطی سے تھام لویہی اعلیٰ حضرت کا پیغام ہے۔

مولانا محمور فال قادری

استاذ مدرسه حنفيه ضياءالقرآن شابى مسجد براحياند كتح لكصنو

مكـــتـوبات

چېلم حضرت سيد شاه طاهر ميال بلگرامي <u>سي</u>ق

مکرمی!سلام مسنون۔

عام طور پر خانقا ہوں کے ماہین چیقیش اور آپی مشاجرت دیکھنے کو ملتی ہے یہ سی سے پنہا نہیں ہے لیکن گزشتہ ماہ 25 تتمبر کے دن کو خانقاہ واحد یہ طیبیہ میں منعقد مرجع طریقت مندر شدو ہدایت آل رسول حضور سرکار سید طاہر میاں بلگرامی عِلاِیشنے کے عرس چہلم میں انقاق و اتحاد اور محفل کی جو روحانیت دیکھنے کو ملی وہ دور دور تک کسی پروگرام میں دیکھنے کو نہیں ملتی ہے۔

حضرت طاہر ملت عِلَالْخِينَة كي رحلت كے بعد شخ طريقت حضرت مولاناسير تهبيل ميان قادري حيثتي واحدى كوخانقاه واحديه طبيبيه كاسجاده منتخب کیا گیا اس محفل نور میں سادات عظام اور ملک بھر کی خانقاہوں کے ۔ سجاد گان اور نامور علماے کرام نے شرکت فرمائی مجفل کا انعقاد خانقاہ واحد سیہ طیبیہ کے کشادہ صحن اور تاریخی قدیمی مسجد کے احاطہ میں ہوا، مرکز تجلبات مار ہر ہمطہرہ کے صاحب سجادہ رفیق ملت حضرت سید نجیب حیدر میاں مار ہر وی نے دوران خطاب کئی قیمتی ہاتیں کہیں اور حضرت رفیق ملت نے شیخ طریقت سید نہیل میاں کواپنا تبرک رومال عطاکرتے ہوئے اپنے سلسلہ بر کا تیم کی خلافت واجازت سے نوازتے ہوئے کہا یہ فیض اصل میں اسی در کا ہے جوآج میں سہیل میاں کوعطا کررہا ہوں،ان سے بیشتر مرجع طریقت بحر . معرفت حضرت حافظ ومولاناسيداويس مصطفى قادري صغروي صاحب سحاده خانقاہ صغروبہ بلگرام شریف نے دوران نصیحت قیمتی باتیں کہیں اور ساتھ میں اپنے سلسلہ صغروبہ کی خلافت واجازت سے بھی نوازااور کہااگر جیسہیل میاں مجھ سےعمر میں چھوٹے ہیں لیکن خاندان کاطریقہ یہ بھی ہے جوعمر میں بڑے ہوتے ہیں وہ بھی اپنی خلافت و اجازت سے نوازتے ہیں چوں کہ بڑے بھائی سیدنجیب میاں اپنی خلافت و احازت سے نواز تھے ہیں ،لہذا میں بھی اپنی خلافت صغروبیہ جوخاندان کا پہلا سلسلہ ہے اس سے نواز تاہوں اس در میان سید مهیل میال نے مخدوم ملت سید اویس مصطفیٰ کی دست بوسی فرمائی چھر دعافرمائی۔

یہ لمحات واقعی قابل دیداور روحانیت سے پر تھے جب بڑی بڑی خانقاہوں کے سادات شخصیات حضرت آل رسول سید سہیل میاں کو اپنی دعاؤں سے نواز رہے تھے بدیادیں تاریخ کے لیے انمول حسین گلدستہ کی حیثیت رکھتی ہیں، اس طرح انوار و تجلیات سے پر شخصیات کا یجا ہونا بہت مشکل ہوتا ہے ،مشاکخ عظام کے مابین انفاق و اتحاد اور الفت و محبت کی بیہ روحانی گھڑی دیکھ کرتمام مشاکخ کے محبین و مریدین فرحال و شادال تھے اور

کیوں نہ ہوکہ ایسا ہونا بھی جا ہیے۔

صاحبزادہ حضرت سید سعیداختر اور صاحبزادہ حضرت سیدر ضوان میاں نے بھی اپنے بھائی حضرت سیدسمیل میاں کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا اور کہا ہم تمام بھائی بانقاق رائے سمیل میاں کو سجادگی پر مقرر کررہے ہیں، حضرت سیدسعیداختر صاحب کے اس جملہ نے محفل میں ایک رنگ پیدا کردیا پھر وہ وقت بھی آیا جب سرکاران مار ہرہ اور بلگرام نے مشتر کہ طور پر حضرت سید سمیل میاں کے سرپر سجادگی کی پگڑی باندھی پوری مخفل نعریائے تکبیر ورسالت سے گونج اٹھی۔

بعد میں نو منتخب صاحب سجادہ سید سہبل میاں نے آبدیدہ ہوکر عظمت والدین پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا دنیا میں مجھے کوئی نعمت مل جائے لیکن طاہر ملت جیسا باپ نہیں ملے گا انھوں نے کہا یہ رسم سجادگی کی ذمہ دارایاں کیا ہیں میرے دل سے بوچھو کہ آج میں کتناگراں بار ہوں لیکن کوشش بیہ ضرور کروں گا کہ طاہر ملت کی ادا بن سکوں حضرت سیر ہیل میاں نے والدگرائی پر بیان کرتے ہوئے کہا کہ طاہر ملت صرف میرے باپ نہیں اپنے بے شار محبین کے روحانی باپ تھے اور ان کے جانے سے صرف نہیں اپنے بے شار محبین کے روحانی باپ تھے اور ان کے جانے سے صرف میری اور میرے بھائیوں کی آئسس نم نہیں بلکہ ان سے ایک مرتبہ بھی اگر میری اور میرے بھائیوں کی آئسس نم نہیں ، حضرت طاہر ملت دستر خوان پر کیوں نہ بیٹھے ہوں لیکن اگر طنے والا پر بیشان حال آجا تا تو نوالہ چھوڑ کر ان سے طنے باہر تشریف لے آتے، حضرت سید مولانا ندیم القادری نے اولیائے طریقت کی شان میں تصوف سے پر اشعار پیش کیے۔

محفل نور میں کثیر تعداد میں مشائخ طریقت اور علائے کرام حاضر رہے جس میں حضرت سید فیضان میاں بلگرامی، ڈاکٹر سید بادشاہ میاں بلگرامی، فاکٹر سید بادشاہ میاں بلگرامی، علامیغیراحمد جو کھنپوری، فقتی حنیف برکاتی، سید حسان میاں مسولی شریف، قاری عارف القادری واحدی، مفتی امیرسن امجدی، مفتی فرقان رضا، حافظ احسان رضا، مفتی فرید نوری، قاری بوسٹ جھی فیضی، قاری ناظر حسین سینی، مولانا اسرائیل کے اسا قابل فرکر ہیں، شعرامیں جمہ علی فیضی، راشدر ضامر کرئی، لیم اسرائیل کے اسا قابل فرکر ہیں، شعرامیں جمہ علی فیضی، راشدر ضامر کرئی، لیم رضا، سیف رضا واحدی، فرحان رضا برکاتی، وغیرہ نے نعوت و مناقب میشہلی نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔ رفیق ملت، مخدوم ملت، سیبل ملت کی دعائیہ پرصلاق وسلام کے ساتھ محفل کا اختتام ہوا۔

ا**ز: قمراخلاقی امجدی** خانقاه قادریه تیغیه کھرساہاشریف سیتامڑھی بہار

سرگرمیان ا

خيروخبر

وارانسى سے حج پرواز شروع كرنے كامطالبہ

سے امور میں کامیائی عطائی ہے مولانانے کہاکہ اس وارانی جی پرواز کے سلط میں وزیر عظم سمیت جی کمیٹی آف انڈیا اور وزیر جی کو سنجیرگ سے غور کرناچاہیے۔ کرناچاہیے اور 2022 سے جی پرواز شروع کرنے کا اعلان کرناچاہیے۔ از: رحمت الله مصباحی

نوٹ: یہ خبر ملک کے کثیر اردواخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ فاضل بریلوی کی علمی خدمات نا قابل فراموش جامعہ اشرفیہ میں مولانامبارک حسین مصباحی کا خطاب

آج بوری دنیامیں امام احمد رضا محدث بریلوی کویاد کرکے ان کالمی اورکمی خدمات کو سراہا جارہاہے۔انھوں نے فتوی نویسی، تصنیف کتب ورسائل، ترجمهٔ قرآن اورنعتیه شاعری کی بدولت ارباعلم و تحقیق کے دلوں میں اپنی جگہ بنائی ہے۔انھوں نے جوعلمی سرمایہ جھوڑا ہے وہ کیف وکم ہر دو اعتبار سے قابل قدر ہے۔ ان کی علمی خدمات نا قابل فراموش ہیں۔ان کے فتاوی بارہ صخیم جلدوں میں شائع ہوئے ہیں جس کی تحقیق ویدوین میں جامعہ انثر فیہ کے اساتذہ وعلماکی مختیں اور کاوشیں شامل ہیں چضور حافظ ملت کے دوشاگر دوں نے اس علمی کام کوانجام دیا۔اعلیٰ حضرت کے آحوال وافکار پر تحقیق وریسر چ کرنا ہماری ومدداری ہے۔ان خیالات کااظہار حضرت مولانامبار کسین مصباحی مدیر اعلیٰ ماہنامہ اشرفیہ نے حامعہ اشرفیہ مبارک بور اعظم گڑھ کے اسٹاف روم میں منعقد امام احد رضا قادری کے عرس کی محفل میں کیا۔ یروگرام کا آغاز مولانا جنید احمد مصباحی استاد حامعه اشرفیه کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا مولانا توفق احسن بر کاتی نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔ قاری محدرضا قادری اور مولانا ناظم علمی مصباحی نے قل شریف پڑھااور حضرے مفتی زاہدعلی سلامی کی دعا پرمجلس کا اختتام ہوا۔ اس موقع پر مولانااختر حسین فیضی مولاناساحد علی مصباحی ، مولاناد تتگیر عالم مصباحی ، مولانا حسیب اختر مصباحی ، مولاناعرفان عالم مصباحی، مفتی ناصرحسین مصباحی، مولانا اشرف رضا قادری، مولانا عبدالله از ہری، مولانا حبیب الله از ہری، مولانا ارشاد احمد مصباحی،

وارانسی سے مج پرواز شروع کرنے کے مطالبہ پر حافظ نوشاد احمد عظمی کی حمایت میں پروانچل کے حاروں طرف سے دانش ور، سر کردہ شخصیات اور علماے کرام میدان میں اتر ہے ہیں۔ آج اس سلسلے میں عالم گیرشهرت یافته دینی درس گاہ الجامعة الاشرفیہ کے سینئراستاذ وماہ نامہ اشرفیہ کے مدیراعلی الحاج مولانامبارک حسین مصباحی نے ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہاہے کہ وارانسی سے حج پر واز 2007سے شروع ہوئی تھی اوراسے شروع کرانے کے لیے مجھے اچھی طرح یادیے کہ مئی 2006 میں محمد آباد گوہنہ مئومیں ایک پروانچل کی جج کانفرنس حافظ نوشادا حمد عظمی نے بلائی تھی ۔ جس میں شدید گرمی اور دھوپ کے باوجود بیں سے پچیس ہزار افراد نے شرکت کی اور انٹیج پر کافی علماو دانش وران موجود تھے جس میں ملک کی سب سے بڑی سیاسی میکزین انڈیا ٹوڈے نے ایک بیج کی اسٹوری کی تھی۔اس کانفرنس میں محماظم خان اسٹیٹ جج تمیٹی کے چیئر مین کی حیثیت سے شرکت کی اور مجھے بھی اس کانفرنس کو خطاب کرنے کاموقع ملا اور بڑے افسوس کی بات ہے کہ مرکزی حکومت نے 2021 سے وارانسی سے حج یرواز بند کرنے کااعلان کردیا۔مولانانے مزید کہاکہ وارانسی کا ایئر پورٹ ملک کے بڑے ایئر پورٹ میں اب شار ہونے لگاہے اور وزیر اعظم کا حلقئہ انتخاب بھی وارانسی ہے کسی بھی طرح وارانسی سے حج پرواز بند کرنامناسب اور انصاف کا تقاضانہیں ہے انھوں نے کہاکہ وارانسی الممارکیشن کے قریب کے اصلاع جن میں مبارک پور اظم گڑھ بھی شامل ہے عاز مین حج کوطرح طرح کی پریشانیوں کا سامنا کرناپڑے گا انھوں نے کہاکہ حج ہمارا مذہبی فریضہ ہے اوراللہ کے مہمانوں کی آسانی اور سہولت دلانے کے لیے ہم لوگ حافظ نوشاد احمر کی جدوجہد کی ستائش کرتے ہیں اور ان کی خدمات پروانچل کے لیے ہی نہیں بلکہ ملک کے عاز مین فج کے ساتھ رہی ہے ان کی خدمات کی ایک لمبی فہرست ہے جس پاکیزگی اور شفافیت سے انھوں نے چ کے معاملات 1998 سے اٹھاتے چلے آئے ہیں اللہ رب العزت نے اینے حبیب مصطفے جان رحمت ﷺ کے صدقہ اور طفیل میں بہت

سرگرمیان

مولانا قاری محمد رضا قادری، مولانا محمد اسلم مصباحی، ماسٹرزبیراحمد بر کاتی ، ماسٹر تاجدار، کاتب تنویر احمد ، ماسٹرنسیم احمد ، ماسٹر محمد آسلم ، ماسٹر انعام الحق سمیت جامعہ کے جیداسا تذہ اور دیگر افراد موجود تتھے۔

از:رحت الله مصبای جامعه اشرفید مبارک بور میں ایک نشست میں ممبارک بور میں ایک نشست میں ممبل قرآن

خاتم النبیین بی النیائی المائی الداری کا جو آخری پیغام لے کر تشریف لائے وہ کتاب مبین قرآن مجید ہے،اس کا پڑھنا،اس کا یاد کرنا،اس کی تعلیم دینااوراس پرعمل کرنا، ہر کام باعث برکت اور حامل فضیلت ہے۔ فرمان رسالت ہے:جس نے قرآن پڑھااور اسے حفظ کیا، پھراس کے حلال کو حلال جانا اور اس کے حرام کو حرام جانا تواللہ تعالی قرآن کے سبب اسے جنت میں داخل فرمائے گااور اس کے گھر کے ایسے دس افراد کے حق میں اس کی شفاعت قبول فرمائے جن پر جہنم واجب ہو پکی کے حق میں اس کی شفاعت قبول فرمائے جن پر جہنم واجب ہو پکی کے ساتھ اس کی تعلیم دیناسعادت مندی کا ایک اور قلیم منصب ہے۔ توفیق اللی سے جواس پر فائز کیا جائے وہ خص خیر کا سختی گھر تا ہے۔"تم توفیق اللی سے جواس پر فائز کیا جائے وہ خص خیر کا سختی گھر تا ہے۔ "تم میں بہترین وہ سے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔" (بخاری)

کتاب ہدایت سے نور حاصل کرنے کا بہ سلسلہ خیر القرون سے آج تک جاری ہے اور تدبیر اللی سے تاقیامت جاری رہے گا۔ اسی سنہرے سلسلے کی ایک کڑی جامعہ اشرفیہ مبارک بور کا شعبۂ حفظ ہے، جہال محلہ کٹرہ (مبارکبور) کے رہنے والے صہیب انیس ولد انیس الرحمٰن نے 13سال کی عمر میں قرآن مجید کا حفظ مکمل کیا اور رحمانی نعتوں کا مزید فیضان یہ کہ موصوف نے بورا قرآن مجید ایک نشست میں سایا، قرآن کی تعلیم دے کر خیر حاصل کرنے کا شرف رب العالمین کی بار گاہ سے حافظ و قاری محمد اجمل قادری مصباحی کوعطا ہوا۔ 17 اکتوبر 2021 کو حفظ قرآن اور تکمیل ساع کے مبارک موقع پر اعزازی تقریب کا انعقاد ہوا، والدین اور احباب نے دعاؤں سے نوازا اور اس ہونہار بیچے کی گل ہوشی کرکے حوصلہ افزائی کی۔اس موقع پر منعقد تقریب کوخطاب کرتے ہوئے حافظ صہیب انیس جیسے در جنوں شاگردوں کے استاد، حامعہ اشرفیہ مبارک پور میں شعبۂ حفظ کے جید مدرس حضرت قاری محمد اجمل قادری مصباحی نے کہاکہ "قرآن کریم کلام الٰہی ہے، حفظ قرآن کی بے شار ضیلتیں ہیں، دیگر آسانی کتابوں کے حافظ صرف انبیاے کرام ہوتے تھے، بقرآن پاک کااعجاز ہے کہ اسے

امت محریہ کے چھوٹے چھوٹے بیچ بھی حفظ کر لیتے ہیں۔"

اللہ تعالی قرآن مجید کی تعلیم اور اس کے تعلیم کا یہ سلسلہ قائم و
دائم رکھے، حافظ صہیب انیس کو قرآن کی برکت سے زندگی میں مزید

کامیا بی عطافرمائے اور حافظ و قاری محمد اجمل قادری مصباحی کی خدمات

کے دائرے کو وسیع سے وسیع تر فرمائے اور موصوف کو قرآن عظیم
پڑھانے کی برکت سے دارین کی سعاد توں سے مالامال فرمائے۔
پڑھانے کی برکت سے دارین کی سعاد توں سے مالامال فرمائے۔

از:محر محبوب عزیزی

دارالعلوم قادرىيە، چرياكوك ميں جشنِ اعلىٰ حضرت ويادِعلامه بدر القادري

25 صفر المظفر عرس اعلى حضرت كي مناسبت سے دارالعلوم قادريه چرماكوٹ ضلع مئومیں حضرت علامه محمد عبدالمبین نعمانی قادری، مانی رکن المجمع الاسلامی مبارک بور کی زبرصدارت ایک محفل کاانعقاد کیا گیا، جس میں مقرر خصوصی نے طور پر مولانا محمد عارف رضا نعمانی مصباحی ایڈیٹر پیام بر کات علی گڑھ نے شرکت کی، تلاوت قرآن یاک سے محفل کا آغاز کیا گیا پھر طلبہ کے ذریعے نعت و منقبت کے نذرانے پیش کے گئے،مولاناعارف نعمانی نے طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہاکہ اعلیٰ حضرت کی ذات علوم و معارف کی انسائیکلوپیڈیا ہے، آپ نے 10 شوال المكرم 1272 ہجرى ـ مطابق 14 جون 1856 ء كوابك ديني اور علمی گھرانے میں آنکھ کھولی، آپ کے آباو اجداد علم وفضل میں یکتاہے روز گار تھے، آپ نے اپنے والد گرامی مفتی نقی علی خال عِلافِینے سے 14 برس کی عمر میں علّم دین کی تخمیل کر لی تھی،اسی عمرسے فتویٰ دینابھی شروع كر ديا تها، عمر بهراشاعت اسلام، تبليغ دين، احقاق حق وابطال بإطل كا فریضہ انجام دیا، ناموس رسالت پرفتنہ انگیزیاں کی جار ہی تھیں، آپ نے ا پنی تحریر کے ذریعے اس کاجواب دیا، آپ فقہ وحدیث اور تفسیر کے امام تھے،آپ کاترجمہ قرآن "کنزالا بمان "عام وخاص میں مقبول ہے،ہم پر ضروری ہے کہ اپنے اعظیم محسن کویاد کریں اور اپنی نسلوں کواعلیٰ حضرت امام احدر ضامحدث بریلوی کے بارے میں بتائیں۔

علامہ بدر القادری کی حیات و خدمات پر بھی روشی ڈالی گئی، آپ 1969ء میں الجامعۃ الاشرفیہ مبارک بورسے فارغ ہوئے پھر پچھ عرصے بعدعلم وعرفان کہ شمع جلانے ہالینڈ کی سرزمین پر تشریف لے گئے اور آخر تک وہیں لوگوں کو دین اسلام کی حقانیت سے روشناس کراتے ہوئے کیم صفر المظفر 1443ھ کو ہالینڈ میں وصال فرما گئے، ان

سرگرمیاں

کے آبائی وطن گھوسی ضلع مئومیں تدفین عمل میں آئی، حضرت موصوف کی دارالعلوم قادریہ سے قدیم وابتگی تھی۔

اس پروگرام میں ادارے کے پرنسپل مولانا حافظ عبدالسلام قادری، مولانا عمران قادری، مولانا انور علی مصباحی، ماسٹرنیم احمد، ماسٹر للواحمد، ماسٹر عبدالمقیت جملہ اساتذہ اور طلبہ شریک رہے، صلاۃ وسلام اور مولاناعارف رضانعمانی کی دعا پر محفل کا اختتام پر ہوا۔

اسی طرح جامع مسجد غوشیہ محلہ مسجد آباد چریاکوٹ مئوبوم رضاکی مناسبت سے ایک محفل کا انعقاد کیا گیا، قاری مجمد سلطان کی تلاوت سے محفل کا آغاز ہوا پھر مولانا اخترالا سلام قادری نے نعت و منقبت پیش کی، پھر پیر طریقت مجمد عبد المہین نعمانی قادری نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اعلی حضرت امام احمد رضا تھی ٹی نے سب سے بڑا جو کام کیا وہ ہمارے ایمان و عقیدے کی حفاظت کا ہے آپ کی ذات علم کا سمندر تھی، ہمارے ایمان و عقیدے کی حفاظت کا ہے آپ کی ذات علم کا سمندر تھی، تاریک ختاوی ترجمے کے ساتھ 33 جلدوں پر مشمل ہیں، ساتھ ہی علامہ بدر القادری صاحب کے بارے میں فرمایا کہ انھوں نے چاپس سالوں سے زیادہ عرصہ دیار مغرب میں گزارا، وہاں لوگوں کو فد ہب اسلام اور مسلک حق اہل سنت و جماعت سے وابستہ رہنے میں بھر پور جدو جہد کی، کئی تصانیف یاد گار ہیں، جن میں بزم اولیاء ،اسلام اور امن عالم، خینی فرہب، ہندوستان اور مسلمان، حیات حافظ ملت، تربیت اولاد ، تذکرہ فربی، سنت کی آئین حیثیت و غیرہ، قابلِ ذکر ہیں، مفتی عبدالمیین نعمانی فادری کی دعا پر محفل کا اختتام ہوا۔

از:مولاناعمران رضا قادری، استاذ دارالعلوم قادر بید چریاکوٹ

تحريك دعوت انسانيت كاابهم اقدام

تحریک دعوت انسانیت ڈیرہ گور کان بور دیہات کے زیراہتمام جاج مئوشہر کان بور میں دوسری بارسہ روزہ تعلیمی نشست کا انعقاد مور خدیم اکتوبر 2021ء جمعہ تاکی شنبہ منعقد ہوئی،اس سے قبل مور خد 9،0 ستمبرا 2021ء جمعہ تاکی شنبہ منعقد ہوئی،اس سے قبل ان تعلیمی نشستوں کا مقصد نئی نسل کی اسلامیات سے دور کی اور اسلامی پچیوں کی بے راہ روئی کے اسباب پر غور وخوض اور اس کے تدارک کے لیے موثراور مضبوط لا تحریک تیار کرنا تھا۔ ان تمام نشستوں کی قیادت بانی تحریک دعوت مضبوط لا تحریک محمد انقاس آلحس چشی شخ الحدیث وصدر المدرسین جامعہ انسانیت علامہ مفتی محمد انقاس آلحس چشی شخ الحدیث وصدر المدرسین جامعہ صدید بھیچھوند شریف اور سرپر سی حضرت علامہ لیین اخر مصباحی دارالقام دبلی

نے فرمائی، مہمان خصوصی کی حیثیت سے خیر الاذ کیا حضرت علامہ محمد احمد مصباحی ناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ مبارک بور، محقق مسائل جدیدہ حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین رضوی، شخ الحدیث وصدر شعبۂ افتاجامعہ اشرفیہ مبارک بور، مولانا مسعود احمد برکاتی مصباحی، مولانا نفیس احمد مصباحی، مولانا ساجد رضا صدر الورکی قادری مصباحی اساتذہ جامعہ اشرفیہ مبارک بور، مولانا ساجد رضا مصباحی استاذ دارالعلوم غریب نواز داہو گئج، شی نگر مولانا غلام محبوب سجانی از بری، مولانا احکام علی چشی مصباحی، مولانا آفتاب عالم صدی اساتذہ جامعہ صدر بھی چوند شریف نے شرکت فرمائی۔

ان نشستوں میں کافی غور و خوض اور باہمی تبادلہ خیال کے بعد عصری تعلیم یافتہ مسلم بچیوں کو دین سے قریب کرنے کے لیے دو سالہ "اسلامیات کورس" کافصاب تعلیم و تربیت تیار کیا گیا، جس میں عقائد، عبادات، معاملات اور آداب زندگی سے متعلق مواد خاص طور پر شامل کیا گیا ہے، اس دوسالہ کورس کے ذریعہ بچیوں کو اسلامی اصول و آداب کی روشنی میں زندگی گزار نے کے ساتھ اسلام کے بنیادی عقائد سے روشناس کرا یاجائے گاور ان کے عقیدہ و عمل کی حفاظت کے لیے تربیت دی جائے گی۔

شرکا نے نشست نے کئی نشستوں میں بڑی گہرائی سے حالات کا جائزہ لینے کے بعد ابتدائی مرحلے میں اسلامی نونہالوں کے لیے پانچ سالہ '' اسلامیات کورس'' کا نصاب تعلیم و تربیت تیار کیا، جس میں اعتقادیات کے ساتھ عبادات، معاملات اور اخلاق و آداب پر خصوصی توجہ دی گئی ہے، اس پانچ سالہ کورس کی کتابیں تحریک دعوت انسانیت کی دہجاس علما ''کے زیر اہتمام تیار ہوں گی، جس کے لیے چھ مہینے کاوقت مقرر کیا گیاہے، کتابوں کی تیار می کے بعد خوب صورت رنگ و آہنگ میں یہ کتابیں شائع ہوں گی۔ پھر اس کے بعد اگلے پانچ سال کا نصاب تعلیم و تربیت تیار کیا جائے گا۔ بانی تحریک دعوت انسانیت فقی محمد انفاس الحن چشتی دام ظلم از پر دیش کے کثیر اصلاع میں مکاتب کے قیام کے لیے جدو جہد فرمار ہے پر دیش کے کثیر اصلاع میں مکاتب کے قیام کے لیے جدو جہد فرمار ہے ہیں، بعض مقامات پر بیر مکاتب قائم بھی ہو چکے ہیں۔

تحریک دعوت نسانیت کے زیراہتمام منعقدان شستول کے انتظام وانصرام میں صاحب عالم ، فخرعالم ، ماسٹر شاداب ، عرفان چشتی وغیرہ نے خصوصی کردار ادا کیا۔ علما و دانشواران نے تحریک دعوت انسانیت کے بانی اور اس کے جملہ ارکان و کار کنان کواس اہم اقدام پر مبارک باددی اور خصوصی دعاؤں سے نوازا۔

از بشعبهٔ نشر واشاعت تحریک دعوت انسانیت دُیره بور کان بور دیبهات

R.N.I. No. 29292/76 Regd. No. AZM/N.P.2

THE ASHRAFIA MONTHLY

Mubarakpur Azamgarh (U.P.) 276404 (INDIA)

الجامعة الاشرفيه ماري

December 2021

اہل سنت و جماعت میں محتاج تعارف نہیں ،اس کی دینی ہلمی اوتعلیمی خدمات ہرطر ف روشن ہیں تعلیمی اوتعمیری امور منتعلق بے پناہ ضرور تیں سامنے ہیں ، آپ صفرات گذارش ہے کے سب ذیل ذرائع سے اپنی رقوم ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالی اپنے حبیب ہلی تھا گئے کے طفیل آپ کو دارین کی سعاد توں سے سرفراز فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ سیدالرسلین

عبدالحفيظ عنه سربراهِ اعلى الجامعة الاشرفيه، مبارك بور شلع عظم گرُه (يويي)

(Tel.) - 05462-250092 (Mob. No.) 9450109981 Mahnama Ashrafia: 05462-250149 Fax No. 05462-251448 (Mumbai Office) 022-23726122 (Delhi Office) Tel. 011-23268459, Mob.No. 9911198459 www.aljamiatulashrafia.org Email: info@aljamiatulashrafia.org

(For Education)

(1) Darul Uloom Ahle Sunnat Madrasa Ashrafia Misbahul Uloom Central Bank of India A/C 3610796165 IFSC. Code: CBIN 0284532

(2) Darul Uloom Ahle Sunnat Madrasa Ashrafia Misbahul Uloom Union Bank of India A/C 303001010333366 IFSC. Code: UBIN 0530301 Branch Code: 530301

(3) Darul Uloom Ahle Sunnat Madrasa Ashrafia Misbahul Uloom Punjab National Bank A/c 05752010021920 IFSC. Code: PUNB0057510

(For Construction)

(1) Aljamiatul Ashrafia Central Bank of India A/c 3610803301

IFSC. Code: CBIN 0284532

(2) Aljamiatul Ashrafia Union Bank of India A/c 303002010021744 IFSC. Code: UBIN 0530301 Branch Code: 530301

(3) Aljamiatul Ashrafia Punjab National Bank A/c 05752010021910

IFSC. Code: PUNB0057510



BHIM UPI Payments Accepted at Darul Uloom Ahle Sunnat Madarsa Ashrafia Misbahul Uloom



Account Number: 3610796165, IFSC Code: CBIN0284532 Scan and Pay using any UPI supported Apps

(1)- Exempted u/s 80G, (5) (VI), of Income Tax Act. 1961, Vide File No. Aa.Ayukt/Gkp/80G, Redg. S.No. 178/2011-12 Dt. 30/8/2011 w.e.f A.Y 2012-13 (F.Y.2011-12) (2)- Exempted u/s 12A, Vide Letter No. 177/2011-12

Only for Foreign Countries. FCRA Registration. No.236250051 Nature: Educational Social. For Account Detail, please visit http://aljamiatulashrafia.in/donation.php?lang=EN



ا شرفیه کلینڈر 2022 ماس کرنے کے لیے دابطہ کریں

ماسل کرنے کے لیے رابطہ کریں منیجرماہ نامیہ انٹر فید، مبارک بور، اعظم گڑھ

موبائل نمبر:9935162520